

منتخب  
نیا نوجوؤں کا مجموعہ  
فاتحہ فرات

مکتبہ  
سید مہدی حسینی

ناشر  
رحمت اللہ علیہ ایجنسی  
المقابلہ السامیہ، کھارادر، کراچی

[jabir.abbas@yahoo.com](mailto:jabir.abbas@yahoo.com)

# فہرست نوحہ جات

صفحہ نمبر	مصرعہ اول	نمبر شمار
	مولائے کائنات	
۱۹	آغاز ہو رہے ہیں کربلی کی کہانی کا	۱
۲۰	گلشنِ آلِ پیغمبر میں خزاں آنے کو ہے۔	۲
۲۱	تا بوقت ہے یہ لوگوں کو دامِ مصطفیٰ کا	۳
۲۲	مومنو حیدر کرار کا ماتم کر لو	۴
۲۳	مَنْ كُنْتُمْ مَوْلَاهُ فَلَهُ ۥ عَلٰی مَوْلَاهُ	۵
۲۴	مولودِ کعبہ کا مسجد میں خون بہایا گیا	۶
۲۵	دنیا سے چل بسا ہے مختارِ مصطفیٰؐ	۷
۲۶	کعبہ میں آنے والا مسجد میں چل بسا ہے	۸
۲۷	غازیؑ دا بایا بارک جا روندے نے تیرے بال	۹
	بی بی فاطمہ زہراءؑ	
۲۸	جھٹلائی گئی فاطمہ زہراءؑ کی گواہی	۱۰
۲۹	رسولِ زادگی کو جا گیسے مصطفیٰؐ نہ ملی	۱۱
۳۰	جگِ رونِ نیش دیندا اے بابا	۱۲

صفحہ نمبر	مصرعہ اول	نمبر شمار
	<b>امام حسنؑ</b>	
۳۱	پسکال برس رہے ہیں تابوت پر حسنؑ کے	۱۳
۳۳	تابوت حسنؑ پر ہے کیوں تیروں کا سایہ ہائے ہائے	۱۴
۳۴	بے گناہ مارا گیا سبط رسولؐ دوسرا	۱۵
۳۶	واہ حسنؑ سبز قبا	
۳۸	تیروں سے سجایا گیا تابوت حسنؑ کا	۱۶
۳۹	برسات میں تیروں کی یہ کس کا جنازہ ہے	۱۷
۴۰	کس جرم میں حسنؑ کو قاتل زہر لایا	۱۸
۴۱	ہائے سبط پیغمبرؐ کا جنازہ تو اٹھا ہے	۱۹
۴۲	نکلاتھا جنازہ جو گھر لوٹ کے آیا ہے	۲۰
۴۳	برسات میں تیروں کی جنازہ ہے حسنؑ کا	۲۱
۴۴	تابوت حسنؑ لائے ہیں شبیرؑ اٹھا کے	۲۲
۴۵	اٹھا کوئی جنازہ پھر فاطمہؑ کے گھر سے	۲۳
	<b>چاند رات</b>	
۴۶	اے چاند محرم تو ہی بتا خاتون کا چاند کہاں ہے	۲۵
۴۷	اے چاند محرم کے تو بدلی میں چلا جا	۲۶
۴۸	لودیتا ہے رورو کے محرم یہ دہائی	۲۷
۴۹	چھ دیس نبیؐ داسیدان نے دج کر بل ڈیرے لائے نے	۲۸

صفحہ نمبر	مصرعہ اول	نمبر شمار
	شہزادہ علی اصغرؑ	
۵۰	آئی ہے تیرن کے اصغرؑ کی موت ہائے	۲۹
۵۱	آ جا علی اصغرؑ تجھے سینے سے لگا لوں	۳۰
۵۲	شبیرؑ نے علی اصغرؑ کو جب دفن کیا ہوگا	۳۱
۵۳	شبیرؑ پر غربت میں یہ وقت بھی آیا ہے	۳۲
۵۴	میکر اصغرؑ میں تیری پیاسن بھاؤں کیسے	۳۳
۵۵	اک ننھا سا سیاہی جھوٹے سے اٹھ رہا ہے	۳۴
۵۶	یثرب کے مسافر کا کیا حال ہوا ہوگا	۳۵
۵۷	اصغرؑ کو کربلا میں ہے کیسی رات آئی	۳۶
۵۸	گھر آ بھی جا میرے اصغرؑ رات ہوتی ہے	۳۷
۵۹	کاش کوئی پوچھ لیتا ڈولتے شبیرؑ سے	۳۸
۶۰	بانو کا یہ ارمان تھا آباد مکان ہوگا	۳۹
۶۱	شبیرؑ چیلے لے کے تو حیدر کا نذرانہ	۴۰
۶۲	کہتی تھی رو کے مادر۔ اے بے زبان اصغرؑ	۴۱
۶۳	بچھلی رات کا تارا چمکا ماں کو اصغرؑ یاد آیا	۴۲
۶۴	اب کوئی مسیرے لال کا جھولانہ جھلاؤ	۴۳
۶۵	اصغرؑ کو کرو پیار تو اکسیر سے بھی مل لو	۴۴
۶۶	رہ گیا خالی جھولا جھلانے کے لئے	۴۵
۶۷	دھوپ تے ہے قبر اصغرؑ بھل گئی رباب چھاواں	۴۶

صفحہ نمبر	مصرعہ اول	نمبر شمار
	<b>شہزادہ قاسم</b>	
۶۹	قاسم تمہارے ہاتھوں میں ہندی لگی ہے آج	۴۷
۷۰	دے لاک بتول دے لال مینو قاسم نول ہندی لائی دا	۴۸
۷۱	اٹھ قاسم تینوں ہندی لاواں دوواں شگن منداواں	۴۹
۷۲	اٹھ قاسم آہندی لا اٹری گھول لے آئی اے	۵۰
۷۳	سیدادے میں مرداں منگیاں قاسماں اٹھ کے ہندی لا	۵۱
۷۴	قاسم میں تیری ہندی عرشاں تے بنائی اے	۵۲
۷۵	ہٹے ہندی حسن دے بچرے دی کیوں وچ غیے	۵۳
	دے آئی اے	
	<b>شہزادہ علی اکبر</b>	
۷۶	آواز آرہی ہے اک سیدہ سنناں سے	۵۴
۷۷	دشت میں گونج رہی تھی علی اکبر کی اذان	۵۵
۷۸	اللہ اکبر اللہ اکبر آئی اکبر کی صدا	۵۶
۷۹	رن سے آکر علی اکبر نے جو مانگیا پانی	۵۷
۸۰	اکبر کے دل میں توڑا ظالم نے پھل سنناں کا	۵۸
۸۱	بھیا شہزاد نے اکبر کو ستمگاریوں میں	۵۹
۸۲	نانے دی شکل والا میرا دیر نہیں آیا	۶۰
۸۳	ہٹے نانا کیوں دیر نہیں آیا میرا	۶۱

صفحہ نمبر	مصرعہ اول	نمبر شمار
	غازی عباس علمدارؒ	
۸۷	دیا پر سورہا ہے حدرم کا پسر غازی	۶۲
۸۸	اے سبطِ پیغمبرؐ کے علمدارؒ کہاں ہے	۶۳
۸۸	بلبلِ قوجِ شام میں عباسؒ آتے ہیں	۶۴
۸۹	آیا ہے علم اور علمدارؒ نہ آیا	۶۵
۹۰	لو علم خالی علمدارؒ کا آیا لوگو	۶۶
۹۱	عباسؒ باوفا کو شیر نے پھارا	۶۷
۹۲	دونوں جہاں میں روشن عباسؒ کی دفا ہے	۶۸
۹۳	یہ نشان ہے دفا علمدارؒ کا علم	۶۹
۹۴	عباسؒ کے بازو قلم ہیں اللہ اللہ	۷۰
۹۵	زینبؓ نے پکارا میکے عباسؒ علمدار	۷۱
۹۵	یہ حضرت عباسؒ دلاور کا علم ہے	۷۲
۹۷	عباسؒ تیرے خون سے رنگین ہے علم تیرا	۷۳
۹۸	عباسؒ علم تیرا مقتل سے آ رہا ہے	۷۴
۹۹	زہراؓ کی دعاؤں کا ثمر حضرت عباسؒ	۷۵
۱۰۰	دریا اور علم آیا علمدارؒ نہ آیا	۷۶
۱۰۱	آج ویرِ پاسبان بھیناں دُچک مشک تے علم	۷۷
	ذیشان گیا	
۱۰۲	عباسؒ تیرے بازو کم دین دے آگئے نے	۷۸
۱۰۳	عباسؒ باوفا دپرچم سدا رہوے گا	۷۹
۱۰۴	آ جاویرن غازیؒ ہائے دیس پر لایا اے	۸۰

صفحہ نمبر	مصرعہ اول	نمبر شمار
	<b>حضرت امام حسین ؑ</b>	
۱۰۵	تیروں کے محلے پر وہ سجدہ شکوانہ	۸۱
۱۰۷	یہ بنائے لا الہ ہے دین ہے ایمان ہے	۸۲
۱۰۸	زہرا کا چاند تشنہ کھڑا ہے لب فرات	۸۳
۱۰۹	شبیر اگر تیری عزاداری نہ ہوتی	۸۴
۱۱۰	فریاد محمد صلی اللہ سرنگے زہرا جانیوں نے	۸۵
۱۱۲	تیروں کی زبانوں پہ لہو کس کا لگا ہے	۸۶
۱۱۳	سبحان رب العلیٰ و بجمہ	۸۷
۱۱۴	نیزے پر چڑھ کر شاہ نے تیرا سنا دیا	۸۸
۱۱۵	حسین ؑ ظلمتوں میں گوہر تابندہ ہیں	۸۹
۱۱۶	ہم کیوں نہ کریں ماقم شاہ زمین تیرا	۹۰
۱۱۷	خون شبیر بہایا ہے مسلمانوں نے	۹۱
۱۱۸	خون حسین ؑ چادر زینب کی داستان	۹۲
۱۱۹	والیں حسین ؑ کرب و بلا سے نہ آ سکے	۹۳
۱۲۰	اسلام کے محسن ؑ کا ماتم ہے بیا لوگو	۹۴
۱۲۲	شہید کربلا بابا غریب دے وطن بابا	۹۵
۱۲۳	سر پرشہ ولا کے تلواروں کا سایہ ہے	۹۶
۱۲۵	دشت ویران میں شبیر جو مہمان ہوئے	۹۷
۱۲۷	حسین ؑ ابن علی ؑ کا نزول ایسا ہے	۹۸
۱۲۸	مقتل چلے شبیر ؑ کمر باز دھکے گھر سے	۹۹



صفحہ نمبر	مصرعہ اول	نمبر شمار
۱۳۰	دس عاشور کا گزرا کیسے یہ مظلوم شبیر سے پوچھو	۱۰۰
۱۳۱	تیر ہیں شبیر پیاسے کے بدن میں جا بجا	۱۰۱
۱۳۲	کتھن تھی گردن شہ مظلوم کی شمشیر سے	۱۰۲
۱۳۳	چل دیے شبیر یارب سر جھکانے کے لئے	۱۰۳
۱۳۴	ہم نے شبیر کو مہمان نہ بنایا ہوتا	۱۰۴
۱۳۵	شبیر سر گٹانے کو مقل کو جا رہے ہیں	۱۰۵
۱۳۶	آئے شبیر بے بابان کو بسانے کے لئے	۱۰۶
۱۳۸	حکم قرآن آتا ہے قائم نماز کر	۱۰۷
۱۳۹	داستانِ غم شبیر کہی جاتی ہے	۱۰۸
۱۴۰	بدلی میں گھرا ہے اسلام کا تارا	۱۰۹
۱۴۱	دی دین نے صدائیں شبیر ذرا آنا	۱۱۰
۱۴۲	اے حسینؑ ابن علیؑ حق کو بجاتے دیکھا	۱۱۱
۱۴۳	ہو کے مہمان محمدؐ کا فواسق آیا	۱۱۲
۱۴۴	دشتِ خونخوار میں سر شاہ گٹانے آئے	۱۱۳
۱۴۶	کٹا ہے گلارن میں فرزندِ شبیر کا	۱۱۴
۱۴۷	ہم سے غم شبیر بھٹلایا نہیں جاتا	۱۱۵
۱۴۸	زخموں سے جوڑ جوڑ ہے زہراءؑ کا لاڈلا	۱۱۶
۱۴۹	ہم اس شہیدِ جفا کا پیام کہتے ہیں	۱۱۷
۱۵۰	حسینؑ غم میں تیرے کائنات روتی ہے	۱۱۸
۱۵۱	لوگو حسینؑ پاک محمدؐ کا دین ہے	۱۱۹
۱۵۲	شاہ کا سدر کٹ گیا تیغِ جفا خاموش ہے	۱۲۰

صفحہ نمبر	مصرعہ اول	نمبر شمار
۱۵۲	دا دلا صد دا دلا	۱۲۱
۱۵۵	مومن تیری عبادت شبیرؑ کا ہے ماتم	۱۲۲
۱۵۶	دستار ہے حسینؑ کے سر پر رسولؐ کی	۱۲۳
۱۵۷	غربت میں محمدؐ کا پسرا مارا گیا	۱۲۴
۱۵۹	حسینؑ نینے پر چڑھ کے قرآن سنانے لگے	۱۲۵
۱۶۰	اوشمیرؑ تھ کو ذرا رحم نہ آیا	۱۲۶
۱۶۱	اے محسنِ دین جیتے رہتے تیرے عزا دار	۱۲۷
۱۶۲	خبر دو تیرا دسناں ہے اور تین شبیرؑ ہے	۱۲۸
۱۶۱	ہر زخم صدا دیتا ہے اللہم البیٹ	۱۲۹
۱۶۸	جس نے سجدہ کیا چاند زہرہؑ کا تھا خجرتلے	۱۳۰
۱۶۹	سب کچ دے کے وچ کر بل دے رہ گیا سید کلا	۱۳۱
۱۷۰	شبیرؑ تے زینبؑ دا اسلام تے احسان	۱۳۲
۱۷۱	کر بل دے مسافر دا پردہ فسانہ اے	۱۳۳
۱۷۲	پیامی تیراں دا دسا اے وچ صابر زہراؑ جایا اے	۱۳۴
۱۷۳	اک مظلوم دے تن تے بارش تیراں دی	۱۳۵
۱۷۴	تیراں دیاں سرتے چھاواں نے رب خیر کے شبیر تیری	۱۳۶
۱۷۵	انسانیت دا محسن زہراؑ دا لال اے	۱۳۷
۱۷۶	ارمان دیا ارمان دیا کیوں بعد حسینؑ جہان رشا	۱۳۸
	<b>عاشور کا دن</b>	
۱۷۹	قیامت یں کے دن عاشور کا زینبؑ پر آما ہے	۱۳۹

نمبر شمار	سُورۃ اَدَل	نمبر شمار
۱۸۰	قیامت کی گھڑی ہے کربل کی ریت جلتی ہے	۱۴۰
۱۸۱	ردِ عا شورہ صبح کو دی جو اکسب نے اذان	۱۴۱
۱۸۲	اے رات نہ ڈھلنا کہ اُجڑ جائے گی زینبؑ	۱۴۲
۱۸۵	ہچکیاں لے کر سخی زینبؑ نے اکبرؑ کی اذان	۱۴۳
۱۸۷	کی دن دسویں دا چڑھیا اے کی ظلم ہیریاں چلیاں نے	۱۴۴
۱۸۸	تفسیر تے نہیں کوئی سید دی ہو یا دیری کُل زمانہ اے	۱۴۵
۱۸۹	شبیرؑ کہہ کے رو دیتے آنسو رواں دواں	۱۴۶
	<b>شامِ غریباں</b>	
۱۹۰	ہاں کیوں نہ کیا لاشہ مظلوم دفن تیرا	۱۴۷
۱۹۲	زہرہؑ کے دل کے ٹکڑے ہیں ریت کر بلا	۱۴۸
۱۹۳	سر نہیں شبیرؑ کا باقی تہہ خنجر رجا	۱۴۹
۱۹۴	دشتِ غربت میں ٹٹ گیا زہراؑ کا بھرا گھر	۱۵۰
۱۹۵	بکھرے پڑے ہیں لاشے اولادِ مرتقےؑ کے	۱۵۱
۱۹۷	چھاؤں میں تیغوں کی شرب کا مسافہ سو گیا	۱۵۲
۱۹۹	آہوش میں سجادؑ کے گھر جل گئے سارے	۱۵۳
۲۰۱	نیزے کے پاس جا کر دُکھیا بہن بیکاری	۱۵۴
۲۰۲	پڑے ہیں بے کفن لاشے کہیں بیٹے نہیں بھائی	۱۵۵
۲۰۳	ہوا جو کرب و بلا میں ستم کی بات کر دوں	۱۵۶
۲۰۶	نوراتِ غریبوں کی ڈھلی وقتِ سحر ہے	۱۵۷
۲۰۷	لاشِ مظلوم کی مقتل سے اُٹھائی نہ گئی	۱۵۸

صفحہ نمبر	مصرعہ اول	نمبر شمار
۲۰۸	خیمے دی سڑ گئے نے پردے سداں تے نہیں	۱۵۹
۲۰۹	کر بلا توں ٹر پیا آل نبی داکارواں	۱۶۰
	<b>حضرت امام زین العابدینؑ</b>	
۲۱۰	بے پردہ حرم شام کے بازار میں لانا	۱۶۱
۲۱۲	عابد بیمار کی پُر درد کہانی	۱۶۲
۲۱۳	لوگو ذرا ہٹ جاؤ سجادؑ کو آنے دو	۱۶۳
۲۱۴	راہوں میں ساربان کو جھاؤں ملی نہ سایہ	۱۶۴
۲۱۵	اُجڑا ہوا ہے قافلہ اور شام کا زندان	۱۶۵
۲۱۶	ایہو غم تمکا گیا ہے سجادؑ دی جوانی	۱۶۶
۲۱۸	بھین اٹھاراں دیراں دی بن چادر دے سٹی فرما دے	۱۶۷
۲۱۹	سجادؑ نول دیندے بے جرم سداں	۱۶۸
۲۲۰	خون آنکھوں سے بہاتا ہوا بیمار آیا	۱۶۹
۲۲۱	درد سجادؑ کے قرطاس پہ لاؤں کیسے	۱۷۰
۲۲۲	رونے کے لئے کافی ہے سجادؑ تیرا نام	۱۷۱
۲۲۳	سجادؑ کو کس جرم کی یارب یہ سزا ہے	۱۷۲
۲۲۴	کیا کیا ستم سپہ ہنس بیمار کر بلائے	۱۷۳
۲۲۵	سجادؑ کر بلا کا فسانہ نہیں بھولے	۱۷۴
۲۲۶	سجادؑ کو بے موت یہ غم مار گیا ہے	۱۷۵
۲۲۸	منزل شام کہاں غنیت شبر کہاں	۱۷۶

صفحہ نمبر	مصرعہ اول	نمبر شمار
	<b>شہزادی سکینہؑ</b>	
۲۲۹	جب یاد سکینہؑ کو تیری آتی ہے بابا	(۱۷۷)
۲۲۰	ہائے زنداں سے رونے کی صدا آتی ہے	۱۷۸
۲۳۱	معصومہ کا لاشہ ہائے ہائے زنداں سے اُٹھایا ہے	۱۷۹
۲۲۳	ہائے یارب کس قدر تاریکی زنداں ہے	۱۸۰
۲۳۵	ہائے زنداں میں سکینہؑ کو قضا آتی ہے	۱۸۱
۲۳۶	تاریک زنداں میں رہ گئی سکینہؑ تنہا	۱۸۲
۲۲۷	ہائے معصومہ کے کانوں سے لہو جاری ہے	(۱۸۳)
۲۳۸	یارب کوئی معصومہ زنداں میں نہ تنہا ہو	۱۸۴
۲۳۹	موت پر دیس میں معصومہ کو کیسے آئی	۱۸۵
۲۴۰	کیوں چاک گریبان سکینہؑ کا ہوا ہے	۱۸۶
۲۴۱	سجاد سکینہؑ کو زنداں میں صدا دینا	۱۸۷
	<b>بی بی صفراءؑ</b>	
۲۴۲	روضہ پر مصطفیٰؐ کے صفراءؑ بیٹے جلائے	(۱۸۸)
۲۴۳	تربت پر مصطفیٰؐ کے صفراءؑ کا آپس بھرنا	۱۸۹
۲۴۴	آواز مدینے سے کوئی آتی ہے واللہ	۱۹۰
۲۴۵	اُجڑے گھروں میں کیسے صفراءؑ نے دن گزارے	۱۹۱
۲۴۶	صفراءؑ نے آنسوؤں کے کتنے دیئے جلائے	۱۹۲
۲۴۷	صفاؑ نے آنسوؤں کے کتنے دیئے جلائے	۱۹۳

صفحہ نمبر	مصرعہ اول	نمبر شمار
۲۴۸	بکھرے نہ کوئی نو کو ہمیشہ بھراواں تول	۱۹۴
۲۴۹	چن دیر ہن تے آجا صغرا ۴ پکار دی	۱۹۵
۲۵۰	لگ لگ نال کنڈاں دے بی بی صغرا ونڈی رہندی اے	۱۹۶
۱۵۲	دیر دے نکال تیریاں راہواں آجا	۱۹۷
۲۵۳	صغرا ۴ جاہندی سلمہ ۴ نون آمانی تینوں خواب سناواں	۱۹۸
۱۵۴	ناتے دے روٹنے تے جا کے صغرا ۴ فریاد سنا دی اے	۱۹۹
۲۵۶	آساں مک گیاں گئے نئے دھل پر چھا دیں	۲۰۰
۱۵۷	لے نانا بنایا اے میں دیر دا ہسرا	۲۰۱
۲۵۸	نانا کیوں دیر شیں آیا میرا نانا کیوں دیر شیں آیا میرا	۲۰۲
۱۵۹	بھین دُعاواں منگدی اے شالا دیر جوان مان اے	۲۰۳
<b>بی بی زینب</b>		
۲۶۰	خطبہ بی بی زینب	۲۰۴
۲۶۲	منظوم کربلا کی عزادار امی	۲۰۵
۲۶۳	رہتی ہی نہیں کوئی مثال ایسی دہریں	۲۰۶
۲۶۵	زینب مدینے آئیں گھر بار سب لٹا کے	۲۰۷
۲۶۶	کیوں فلک کیا آل احمد کی یہی تو قیر تھی	۲۰۸
۲۶۷	تباہی دشتِ غربت میں نبی ۴ کے گھر پہ آئی ہے	۲۰۹
۲۶۹	توحید کی ہر بات بتاتی رہی زینب ۴	۲۱۰
۱۷۰	کرد بند بازار مسلمانو سرنگے زینب ۴ گئی ہے	۲۱۱
۲۷۱	میں دھی آلِ حیدر ۴ دی ماں فاطمہ زہرا ۴ اے	۲۱۲
۲۷۲	تظہیر دی دارش ہے اُمت تول رد امنگدی	۲۱۳

صفحہ نمبر	مصرعہ اگلا	نمبر شمار
۲۶۳	بازاراں دے وچ جانا بھلا نیئیں تیرا زینب	۲۱۴
۲۶۴	اچھے دیے آکے چھپڑھی زینب پیاسے دیر دی گل	۲۱۵
۲۶۵	اکھل مل زینب دیکھ دی اے نیئیں دیر بچھانیا جاندا ہے	۲۱۶
۲۶۶	وچ کر بل دیر کوٹ کے زینب رفعت دی بیٹی	۲۱۷
۲۶۷	زینب تیرے درداں توں اے حال ہو گیا اے	۲۱۸
۲۶۸	شہزادی آئی کوٹھے دی شہزادہ نال ہٹھاڑی اے	۲۱۹
۲۶۹	کیوں لاش تیری نوں چھٹکے شام دے پاسے جاواں میں	۲۲۰
۲۷۰	بے رداویر میں شام دیندی پٹیاں	۲۲۱
۲۷۱	نانا تیری امت نے بازار دکھایا اے	۲۲۲
۲۷۲	یارب شریف زادی قیدان لئی رہ نہ جائے	۲۲۳
۲۷۳	سرنکے کیوں شام وچ آئیاں ہٹے زہرا دیاں جائیاں	۲۲۴
۲۷۴	اٹھ دیکھتے ہسی زہرا جایاں میں شام دی قید بھا آئیاں	۲۲۵
۲۷۵	احمد کے نواسے کا جو پیغام نہ ہوتا	۲۲۶
۲۷۶	اے غنیمت مریم تیرا بازار میں جانا	۲۲۷
۲۷۷	زینب کے ٹٹ جانے کا جس دل میں غم نہیں	۲۲۸
۲۷۸	علی کے شہر کو فخر میں تھی زینب بے ردا آئی	۲۲۹
۲۷۹	ہجوم عام میں زہرا کی بیٹی بے ردا آئی	۲۳۰
۲۸۰	امت صاحب معراج کو قرآن بلا	۲۳۱
۲۸۱	جب کبھی غنیمت انسان کا سوال آتا ہے	۲۳۲
۲۸۲	زینب اسیر رنج دالم شام آگئی	۲۳۳
۲۸۳	زینب ہے سر بہنہ چراغوں کو بکھاؤ	۲۳۴
۲۸۴	زینب کے اُجڑنے کے آئے ہیں زمانے	۲۳۵
۲۸۵	ردا ہے سر پہ نہ بھائی کا سر پہ سایہ ہے	۲۳۶

صفحہ نمبر	مصرعہ اول	نمبر شمار
۳۰۲	برباد ہوئی نہ کیونکر یارب تیری خدائی	۲۳۷
۳۰۳	وطن میں بے وطن زینبؑ اسیر کر بلا آئی	۲۳۸
۳۰۵	بھائی کی شہادت سے پریشان بنے زینبؑ	۲۳۹
۳۰۶	احمدؑ کے گھرانے پر کیسا یہ ستم لوگو	۲۴۰
۳۰۸	ہائے شام غریباں ہائے شام غریباں	۱۴۱
۳۱۰	زہراؑ کی دہ فاتح بٹی غم سے نہ گھرانے والی	۲۴۲
۳۱۱	روکے کہنے لگی مقتل میں گئی جب زینبؑ	۲۴۳
۳۱۲	احساس دلاتا ہے زینبؑ تیری غربت کا	۲۴۴
۳۱۳	عجب یاس کے عالم میں زہراؑ جاتی ہے	۲۴۵
۳۱۵	سریٹ کر زینبؑ نے یہ دی رن میں دُہائی	۲۴۶
۳۱۶	علیؑ کے شہر کوفے میں سماں زینبؑ کیا آیا	۲۴۷
۳۱۷	سورج سے ذرا کھدویدے میں چلا جائے	۲۴۸
۳۱۸	کیوں حیا آتی نہیں تم کو مسلمانو	۲۴۹
۳۲۰	کوفے کے رہنے والو میلہ نہ تم بنا لو	۲۵۰
۳۲۱	بھولا ہے نہ بھولے گا تا حشر زمانہ	۲۵۱
	<b>حضرت امام رضاؑ</b>	
۳۲۲	مظلوم بے وطن میرا مولارضاؑ ہے	۲۵۲
	<b>حضرت امام موسیٰ کاظمؑ</b>	
۳۲۳	زندیاں سے کاظم کو ملی کیسی رہائی	۲۵۳
۳۲۵	مومنو اک حشر پھر برپا ہوا ماتم کرو	۲۵۴
	<b>یثیاں کیوں نہ بھرتی تھیں</b>	۲۵۵



## مصرعہ اول

مختصر

## شہدائے کربلا

۳۲۸	سب بل کے عزادار و زہراؑ کی دعا کو	۲۵۶
۳۲۹	آج قبرِ مصطفیٰؐ پر اک ہجوم عام ہے	۲۵۷
۳۳۰	بتلاؤ مسلمانوں خاتونِ قیامت کو ہائے کس نے شتایا اے	۲۵۸
۳۳۱	سایہِ نذاٹھے باپ کا اولاد کے سر سے	۲۵۹
۳۳۲	سارا چمن ادا خس کلی بھی کھلی نہیں	۲۶۰
۳۳۳	ہائے مسلمانوں نے گھر سبطِ پیمبرؐ کا جلایا	۲۶۱
۳۳۴	دیران ہے مدینہ آباد کربلا ہے	۲۶۲
۳۳۵	کربلا کے بن میں کوئی قافلہ ٹوٹا گیا	۲۶۳
۳۳۶	کس طرح آلِ محمدؐ ستم کرتے رہے	۲۶۴
۳۳۷	دوبی ہوئی، لہو میں پیاسوں کی داستان ہے	۲۶۵
۳۳۸	آبِ زم زم سرد ہے خاکِ شفا کے سامنے	۲۶۶
۳۳۹	جو کہ مصروفِ سلام شہدار تھا ہے	۲۶۷
۳۴۰	سبطِ رسولؐ پاک پہ کیا کیا ستم ہوئے	۲۶۸
۳۴۱	ستم ہے روحِ پیمبرؐ کا دل دکھایا گیا	۲۶۹
۳۴۲	ان بیٹیوں کا رتبہ پوچھے کوئی خدا سے	۲۷۰
۳۴۳	سر کٹا کر صبرِ مہین کی انتہا شہرِ مہینے	۲۷۱
۳۴۴	کلمہ گو لائے ہیں آلِ پیمبرؐ کے لئے	۲۷۲
۳۴۵	پانی کا بند کرنا کس قوم میں روا ہے	۲۷۳
۳۴۶	وہ بڑی شان سے مہمان جو بلائے گئے	۲۷۴
۳۴۷	تنہا سرِ مقتل وہ حسینؑ ابنِ علیؑ ہے	۲۷۵
۳۴۸	عصیان نہیں یہ ماقم کرتے رہے، ہیں سارے	۲۷۶

صفحہ نمبر	مصرعہ اول	نمبر شمار
۲۵۰	کوئی تو قیامت کی جانی نہیں جاتی	۲۷۷
۲۵۱	دین کو زندہ و جاوید بنانے کے لئے	۲۷۸
۲۵۲	مجرئی فلق میں ان آنکھوں نے کیا کیا دیکھا	۲۷۹
۲۵۳	شالا جگ دنیا تے انج نہ بکھرے ساں گنا بھین بھرا دا	۲۸۰
۲۵۴	آؤ مل کے کریے ماقم مظلوم کربلا دا	۲۸۱
۲۵۵	فہنہ تیری عظمت نوں ساڈا سلام اے	۲۸۲
۲۵۸	پیاسے دی کلی جان اُتے مینہ دسدے نے تیراں دے	۲۸۳
۲۶۰	دین بچی دارو شن کیتا ہو دے دیوے بالے	۲۸۴
۲۶۱	شکراں وچ بہن نوں اک جان دسدی ویر دی	۲۸۵
۲۶۲	الوداع اے غم شبیر منانے والے	۲۸۶
۲۶۳	اے زمین کربلا کے چاند تار و الوداع	۲۸۷
۲۶۴	دُعا	۲۸۸
۲۶۵	عشاقِ اہلبیت کی دعا	۲۸۹

بندھے تھے ہاتھ رَسَن میں نہ کر سکی بھائی کا ماتم  
پوچھے کوئی زہرا کی بیٹی سے کہ ماتمی کیا ہے

## نوحہ

آغاز ہو رہا ہے کربل کی کہانی کا  
لوگو یہ جنازہ ہے اسلام کے بانی کا

زینب نے کہا بابا کربل میں چلے آنا  
منظر میں دکھاؤں گی اکبر کی جوانی کا

کٹ جائیں گے بازو بھی عباس با وفا کے  
تیروں سے ہو گا پھلنی مشکیزہ وہ پانی کا

بکھرے گا کربلا میں قاسم کے سر کا سہرا  
خوشیاں سمیٹ لے گا منظر وہ ویرانی کا

روتے تھے فرشتے بھی جب ارض و سما لڑا

تابوت اٹھ رہا ہے عمران کے جانی کا

تا حشر میرے مولا مشتاق رہوں تیرا  
مل جائے شرف مجھ کو بس تیری غلامی کا



گلشنِ اہلِ پیمبر میں نغزِ آنے کو ہے  
 حیدر و صفدر کا سایا سر اٹھ جانے کو ہے  
 آج زینب کو نظر آنے لگا بازارِ شام  
 غافلہ کیا چہر کسی دربار میں جانے کو ہے  
 زینب دکھو رکھتا حوصلے اپنے بلند  
 آج چہر کوئی قیامت کی خبر آنے کو ہے  
 جب گرے گھوڑے سے عازمی تو سکنہ نے کہا  
 درمیر اور چادرِ تہسیر چھین جانے کو ہے  
 ننھے ننھے بازوؤں میں ڈال کر چھوٹی سی تنگ  
 شیرِ حق عباس کی کچھ شان دکھانے کو ہے  
 آج کی شبِ روضہ ختمِ رسل جل جائے گا  
 ابنِ عجم آج کچھ ایسا غضب ڈھانے کو ہے  
 زینب دکھو کو سینے سے کر لو اب جدا  
 باپ کے چہرے کی رنگت اب بدل جانے کو ہے  
 جھاگتی ہے کیوں اُداسی شبِ شبیر پر  
 صاف ظاہر ہے یتیمی سر پہ جھانے کو ہے

کر بلا والوں کی شاید تشنگی کا ہے خیال  
ساتی کوثر ذرا پہلے چلے جانے کو ہے  
تا قیامت خوں رُسے گی زمین کر بلا  
ظلم کی کالی گھٹا وہ سر پہ چھا جانے کو ہے

## نوحہ

( لال )

تا بوت ہے یہ لوگو دامادِ مصطفیٰ کا  
مسجد میں خون بہا ہے ہائے دین کے رہنما کا

میت سے پٹ کر یوں زینب نے کہا رو کر  
دیکھو ہے یہی منظر آغا کر بلا کا

زہرہ کے لال زخمی بابا کو اٹھالائے  
رنگ سرخ ہو گیا ہے حسنین کی عبا کا

کلتوم رقیہ اور زینب ہے محو ماتم  
اشکوں سے تر ہے مہر عباس باونفا کا

ہیں شمس و قمر روتے کھرام فرشتوں میں  
حوروں نے کیا ماتم مصداقِ ملِ عطا کا

قرآن کے آنسوؤں کی برسات کہہ رہی ہے  
دیکھو بے خون میں ڈوبا ہائے چہرہ کل آصفہ کا

اے لال کہوں گا یہ معشر کو خدا سے میں  
ٹوٹا ہے کلمہ گو نے گھرِ فاطمہ زہرا کا



مومنو حیدرِ کرار کا ماتم کرو  
نوحہ کے علمدار کا ماتم کرو

خاک اڑاؤ کہ علی شیرِ خدا مارے گئے  
بازو احمد مختار کا ماتم کرو

جو کہ پیچھے ہیں بھی ہے بارہ اماموں میں بھی ہے  
سارے نبیوں کے مددگار کا ماتم کرو

اپنے قاتل کو دیا جس نے کہ جامِ شیریں  
کوثری جام کے منہ کا ماتم کرو

۲۳

ملکر جبریل کے استاد کا پر سر سے دو  
صاحبِ دل و تلوار کا ماتم کر لو

نوحہ

(گلزار)

مَنْ كُنْتُمْ مَوْلَاهُ فَهَذِهِ عَلَى مَوْلَاهُ  
دراگتے میں لوگو سلطانِ انبیاء  
چھینٹے پڑے ہیں خون کے مسندِ رسول پر  
ضربِ ستم لگی ہے جگرِ تنوں پر  
قتلِ علی تو قتلِ محمد ہے با خدا

ظالم چلا کے خنجر کیا تم کو مل گیا  
تو نے ستونِ دینِ محمد گرا دیا  
تو نے خدا کے گھر کو بنایا ہے کربلا

مارے گئے ہیں آج دل و جانِ مصطفیٰ  
یا مومنوں کے پیر زمانے کے پیشوا  
سرپیٹ کر کفن میں کہتے ہیں مصطفیٰ

لوٹا گیا ہے آج گلستانِ فاطمہ  
روتی ہے سر پہ رکھ کر تکرانِ فاطمہ

گلزار چلے جاتے ہیں

# نوحہ

## (عرفان)

کعبہ میں آنے والا مسجد میں چل بسا ہے  
 آغاز کر بلا ہے زینب کا سر کھلا ہے  
 کیا القمہ کنا سے عباس یاد آئے  
 قاتل کو جام دے کر مولانے رو دیا ہے  
 جیسا کہ فاطمہ کو غم دے گئے تھے احمد  
 زینب کو آج علی نے ویسا ہی غم دیا ہے  
 کہہ کہہ کے ہاتے بابا رو لو بناتِ حیدر  
 کل کو تو ہاتے بابا کہنے کی بھی سزا ہے  
 عظمتِ مآب زہرا زینب کے واسطے ہے  
 دربار میں بلا دانزدیک آ گیا ہے  
 عامل ہے انما کا حامل ہے حلِ عطا کا  
 مقصد ہے لافتحا کا اور پستِ کبریا ہے  
 وہ عرش کا ملین ہے وہ تاجدارِ دین ہے  
 مزدور ہے عرب کا اور بوریائِ نشین ہے



## نوحہ (لال)

غازیؑ دا بابا رُک جا رو ندے نے تیرے بال اے  
اک وار تیاں نوں لا مولا گل دے نال اے  
آگتی جازے تے بقیہ توں مینڈی سین اے  
تک تیرا کفن مولا کر دی اے پتی دین اے  
محسن دی دکھی ماں دے کھل گتے نے سروے وال اے  
جنت دے جاناں دے سردار رو ندے پتے نے  
ہاتے مہر نبوت دے اسوار جبرے رستے نے  
روندے نے فرشتے دی رُل گتی نبیؑ دی آل اے  
تک تیرے جازے نوں ہر نبی بی پتی روے  
شالاں نہ پتیاں واسایہ دیہاں توں جدا ہونے  
کلتوم تے زینبؑ دا رب جانے کیڑا حال اے

دھیاں دے سرتے پیو دی ہوندے نے ٹھنڈیاں چھاواں  
پچھدی اے کیوں گزری ہاتے شام دیاں راہواں  
لینے تیرا جانے لے وِج شام خراساں لے

میں دھی اں رقیہؑ دی خاتون دی ہاں جائی  
سردار آہو کردے اجڑی تے مہربانی  
دس کیرے پاسے جاواں بنت اسد دالالے

## نوحہ

جھٹلائی گئی خاطر زہرا کی گواہی  
یا احمد مختار دہائی ہے دہائی

دربار میں بلوایا گیا بنت نبیؐ کو یا بنت نبیؐ کو  
افسوس مسلمانوں کو غیرت بھی نہ آئی

محسن کی شہادت کی ذمہ داری امت  
دواڑہ گرا زہرا پہ اللہ سے دہائی

میت کے بندھن ٹوٹ گئے ہاتھ اٹھا کر  
شبیر کو پٹا لیا زینب کو دعا دی

سادات پہ ملے بعد نبیؐ کیا ظلم ہے  
قبریں بھی مسلمانوں نے یکساں بنائی

کہتے ہیں سکون ملتا ہے مرنے سے لمحہ میں  
ڈہرا ہے مگر قبر میں امت کی ستانی

بچے بھی دیتے بھائی بھی اور شام بھی کھیا  
نا ا تیرے اسلام پہ چادر بھی لٹائی

جب اصغر معصوم کا لایا گیا لاشہ  
سر پٹی نعیم سے سکیںہ نکل آئی

تنبیر زرا دیکھو تو بے تابئی اصغر  
جھولے سے گرا جاتا ہے یہ ننھا پایا

دربارِ نیریدی میں اغیار کا مجمع  
فضہ کو نبی زادی کی حالت نظر آئی

نوحہ

(نامبر)

رسولؐ زادی کو جاگیر مصطفیٰ نہ ملی  
مگر بتولؑ سے اُمت کو بددعا نہ ملی

شکستہ پہلو پہ زہر کا اٹھ آخر دم  
صلائے ظلم کے تیرے لعین پناہ نہ ملی

کچھ اس طرح سے چین لوٹ لیا  
بنیر قبر کے بابا کوئی پناہ نہ ملی

لعین مجھ کو ستانا روا سمجھ بیٹھے

قدم قدم پہ ستایا کہ انتہا نہ ملی

خازہ شب کے اندھیرے میں کیوں اٹھایا گی

سقیفہ والوں سے شاید تجھے وفانہ ملی

سوال پوچھتا ہوں میں جہاں سے ناصر

پیارے باپ کے پہلو میں کیوں جگہ نہ ملی

نوحہ

(منجھتی)

جگ روں نہیں دینا لے بابا

تیرے بعد لے کی دن آئے نے

تیرے کلمہ گو اکاں یکے میرے گھر نوں جلاوَن آئے نے

تیرے جیوندیاں جی منہ رکھ دے سن لڑے بعد چچ اکھیاں پھرتیاں

اج کل ایمان نوں کچ لوکی لڑے قیدی بناوَن آئے نے

سکھ چین حرام کیا ساڈا زہرا لے رات دن رنے

اینوں شہروں باہر بھیج دیو لے لوکاں نے حکم سنائے نے

تربت تے پاک محمد دی پتی زندگی اے مالِ حسین دی آ  
 بابا کی پُچھنا انیاں زخاں دی پہلو دے زخم سواتے نے  
 زینب دی ماں منظور ی کر حسین دے صدقہ نوے دی  
 تیرے حق دے مار یا جاوَن تہی نجفی دے اتھر آتے نے

## نوحہ

(نثار)

پیکاں برس رہے ہیں تابوت پر حسن کے  
 امت مٹا رہی ہے آئناں پنجستن کے  
 بابا کے دل کے ٹکڑے تو نے گئے بہتر  
 ٹکڑے ہزار ہوں گے قاسم تیرے بدن کے  
 تابوت سے پٹ کر قاسم پکارے بابا  
 آنسو آخی کے دیکھو نوحہ سنو بہن کے  
 آخر کی ہچکیوں میں شبیر نے رو کے چوے  
 شبیر کا گلا اور بازو بڑی بہن کے  
 زینب پکاری بھائی دل ڈوبتا ہے مسیرا  
 اُگلو نہ دل کے ٹکڑے صدقے گئی دہن کے

زینب ہے بال کھولے اُمت ہے تیر تو لے  
 پوچھو نہ شام کی جب یہ حال ہے وطن کے  
 تن پر تو ہے حسن کے گوچہر گیا ہے سارا  
 محتاج ہی رہیں گے شیر تو کفن کے

ساتے میں مرتضیٰ کے بچھڑے تھے فاطمہ سے  
 اور آج پاس ماں کے آتے ہیں لاش بن کے  
 بولے حسن کہ زینب یہ گھر رہے گا جمل کر  
 باز و تمہارے ہوں گے حلقے میں اک رسن کے

بیتُ النبی سے ہاتے اٹھا ہے پھر جنازہ  
 یثرب کی بستیوں میں جھکڑے ہیں پھر دفن کے  
 یثرب میں کر بلا میں لعنہ داد و سامرہ میں  
 افسوس پھول بکھرے زہرا تیرے چمن کے

مولا نثار اپنی شیر کیوں اٹھاتے  
 جبکہ وہ جانشین تھے پغنیبر امن کے

## نوح

تابوتِ حسن پر ہے کیوں تیروں کا سایہ ہٹے ہٹے  
پہچانو مسلمانو یہ زہرہ کا جایا ہے

لے جاؤ جنازے کو یہ کس نے کہا لوگو  
احسان رسالت کا تیروں سے لٹایا ہے

زمینِ ب کی آہ و زاری سے کہرام مچا ہر سو  
نانا کی نشانی کو کیوں زہر پلایا ہے

اُمت کی وفا دیکھو مظلوم کی میت پر  
کچھ پھولوں کی بارش سے کفن لال بنایا ہے

قبروں سے کوئی میت کب لوٹ کر آتی ہے  
یہ پہلا جنازہ ہے جو لوٹ کے آیا ہے



بے گناہ مارا گیا سبطِ رسول دوسرا  
واہ حسن سبز قبا  
کلمہ گو یوں نے کیا خوب کیا وعدہ وفا  
واہ حسن سبز قبا  
وقتِ رحلت تیرے نانائے وصیت کی تھی  
اس پر تاکید یہ کی  
اہلبیت اور کلامِ اللہ ہے بس میرے سوا  
واہ حسن سبز قبا  
نجف سے آئی صدا بٹیا حسن بلد ی آ  
تا کہ دوں تجھ کو دکھا  
تیرا دے تجھے چھلنی ہے کلجہ میرا  
واہ حسن سبز قبا  
فاطمہ زہرا کی یوں غلہ سے آتی تھی صدا  
تو ہی شاہد ہے خدا  
چکیاں پیس کے پالا تھا جسے وہ نہرا  
واہ حسن سبز قبا



تیرے تابوت پر کس واسطے مارے گئے تیر  
 اے مسلمانوں کے پیر  
 کلمہ پڑھتے نہ تھے جد کا تیرے اہل جفا  
 واہ حسن سبز قبا  
 بھائی کی لاش پر رورو کے یہ زینب نے کہا  
 آرزو تھی بھیت  
 کاش عبداللہ قاسم کو بناتے دولہا  
 واہ حسن سبز قبا  
 گر نہ چھوڑو گے انہیں ہو گے نہیں تم گمراہ  
 اس پر شاید ہے خدا  
 اس وصیت کا مسلمانوں نے کیا حشر کیا  
 واہ حسن سبز قبا  
 شان میں آپ کی آیات قرآنی شاہد  
 اور خدا تے واحد  
 ہاتے پھر کس لئے تجھے اُمت نے زہر دیا  
 واہ حسن سبز قبا

ایک تو باغِ فدک اور خلافت چھینی  
 اس پہ کی بے دینی  
 پہلو میں نام کے بھی دفن نہیں ہونے دیا  
 واہ حسن سہرِ قبا

نوحہ

(اعجاز)

تیروں سے سجایا گیا تابوتِ حسن کا  
 یہ پھول بھی کھلا گیا زہرا کے چمن کا  
 شانوں پہ بٹھاتے تھے جسے احمدِ مرل  
 کیا حال ہوا آج اسی گل و پیرہن کا  
 گھر لٹ گیا زہرا کا پسِ مرگِ پیسبر  
 میلا نہ ہوا تارِ محمد کے کفن کا  
 ہے لاشِ حسن اور برستے ہوئے پریاں  
 یہ پھول ہے شعلوں میں محمد کے چمن کا  
 وہ زہر دیا جس سے کلیجہ ہوا ٹکڑے  
 کیا خوب یہ انداز ہے دنیا کے چلن کا  
 اخلاق کا منظر تھا جو ایمان کا پسیر  
 لاشہ ہے اسی خستہ جگر شیریں سخن کا

آواز جفاں چاروں طرف گونج رہی ہے  
 ماتم ہے زمانے میں شہنشاہِ زمن کا  
 سم کاٹ گیا غنچہ زہرا کے جگر کو  
 منہ زرد ہے گلشن میں ہر اک برگ و سمن کا  
 کس درد سے سراہلِ حرم پیٹ رہے ہیں  
 اس عالمِ حیرت میں کسے ہوش ہے تن کا  
 وہ رنج برکتے ہوئے تیروں نے دیا ہے  
 مٹا ہی نہیں قلب سے احساسِ چھین کا  
 دیکھا تھا جسے دوشِ پیمبر یہ جہاں نے  
 تیروں میں جنازہ ہے اسی پھول سے تن کا  
 گریاں ہے ہر اک جن و بشر خود ملائک  
 ماتم ہے پیا و ہر میں مظلومِ حسن کا  
 ہے بعدِ حسنِ سوگ میں ڈوبی ہوئی دنیا  
 اب شہرِ مدینہ پہ لگاں ہوتا ہے بن کا  
 ماں جس کی ہے خاتونِ جہاں باپ ہے حبیب  
 اعجاز یہ نوم ہے اسی پاک بدن کا

# نوحہ

برسات میں تیروں کی یہ کس کا جنازہ ہے  
 بتلاؤ مسلمانوں کیوں کس نے نوازا ہے  
 ہے ماہِ صفر لوگو یہ کس کی شہادت ہے  
 ہے زہرِ ملاج کو احمد کا نواسہ ہے  
 اے قلم بتا تیرے آنسو کیوں نکل آئے  
 فاسم کو تیریوں میں کیا تو نے بھی دیکھا ہے  
 اے لال کرو ماتم آنکھوں کو بند کر کے  
 لیٹی ہوئی میت سے لائے فاطمہ زہرا ہے  
 حنین تیرے غم میں جو آنسو بہائے گا  
 جائے گا وہ جنت میں زہرا کا یہ وعدہ ہے  
 گھر فاطمہ زہرا کا بے دینوں نے ٹوٹا ہے  
 دیکھو تو ذرا لوگو اُمت کا تماشا ہے

# نوح

(چاند)

کس جرم میں حسن کو قاتل زہر پلایا  
زینبؑ تڑپ رہی ہے فریاد ہے خدایا  
کٹ کے جگر کے ٹکڑے جب آئے شاہ حسن کے  
ہر ٹکڑا رو کے زینبؑ نے ہاتھوں پہ اٹھایا

قاسم پٹ پٹ کر میت سے رو رہا ہے  
بابا کا ڈھل گیا ہے قاسم کے سر سے سایہ  
بیوہ حسن کی لوگوں کو کرتی ہے آہ و زاری  
تابوت جب حسنؑ کا شبیرؑ نے اٹھایا

قاسم پہ آج لوگوں ہے آگتی یتیمی !  
ماں نے گلے سے رو رو قاسم کو ہے لگایا  
تابوت شاہ حسن پہ تیروں پہ تیر مارے  
مظلوم کا جنازہ واپس پٹ کے آیا

پہلو میں نانا جان کے ہونے دفن دیا نہ  
اے چاند ظالموں نے احمدؑ کا دل دکھایا

## نوحہ

(لال)

ہم نے سبطِ پیغمبر کا جنازہ تو اٹھا ہے  
افسوس کہ تیزوں سے پامال ہو رہا ہے

تیزوں میں مسلمانوں کا پس رہا ہے  
خاتونِ قیامت کا سنو تخت جگ رہا ہے  
ہم نے زخمی جنازہ ہے امت کی دغا رہا ہے

دیتا نہ کوئی زہر اگر سوچا یہ ہوتا  
احمد کا نواسہ ہے یہ عمران کا پوتا  
اسلام زمانے کو اسی گھر سے طلب ہے

زینبؓ نے کہا غازی یہی وقتِ صبر ہے  
تو ہی تو میرے بھیا کا اب زور ہے  
اب تیری زندگی میں میرے سر پہ ڈال ہے

فردا کی صدا آتی کہ قاسم کو سنبھالو  
شبیر میرے بیٹے کو سینے سے لگا لو  
دیکھو تو ذرا بابا کی میت پہ پڑا ہے

انکوں سے پریشانہ کا دامن جو بھرے گا  
دنیا میں میرے لال کا ماتم جو کرے گا  
جائے گادہ جنت میں یہ زہرا کی دعا ہے

## نوحہ

نکلا تھا جنازہ جو گھر لوٹ کے آیا ہے  
کس کس طرح سے آل کو اُمت نے ستایا ہے  
ہاتے زہر نے ٹکڑے کئے شبیر کے جگر کے  
ہاتے تیروں کا بادل تو تابوت پہ چھایا ہے  
ہاتے فاتحِ خیبر کو لے آئے بنا قیدی  
ہاتے بنتِ محمدؐ پہ دروازہ گرایا ہے  
مولا حسنؑ کے چوم کے لب کہتے تھے احمد  
ہاتے ان لبوں سے جگرِ حسنؑ تشرت میں آیا ہے  
کربل میں میرا بھائی دے اکبر و اصغر جب  
قربان کرنا قاسمؑ فزودہ کو بتایا ہے

# نوح

برسات میں تیروں کی جنازہ ہے حسنؑ کا  
 رنگ سُرخ ہو گیا عزا دار و کفن کا  
 مظلومیت میں بھائی کو ہشیر نے دیکھا  
 ہاتے تیروں پہ قرآن کو تفسیر نے دیکھا  
 زخموں سے چور چور بدن شاہِ زمن کا  
 ہاتے مولا عمار جو پابند نہ ہوتے  
 ہوتا نہ یہ ماتم یوں کبھی ہم بھی نہ روتے  
 غازی تو منتظر تھا میرے شاہ کے لڑن کا  
 قانونِ سقیفہ ہے یہ تدبیر اُسی کی  
 میت پہ لگے تیرے تفسیر اُسی کی  
 جس نے کیا تھا وعدہ محمدؐ سے بچن کا  
 ہاتے لالِ مصطفیٰ کو مسلمان نے ستایا  
 ہاتے لختِ دلِ زہرہ کو ہے زہر پلایا  
 کیا خوب انتظام ہے مولا کے دفن کا



# نوحہ

(نثار)

تاہوتِ حسن لاتے ہیں شبیر اٹھا کے  
 اُمت نے دیا پرسہ مگر تیر چلا کے  
 دیکھی نہ گئی ماں سے یتیمی کی وہ صورت  
 غش کر گئی تاسم کو کلبے سے لگا کے  
 دیکھا کیے زینب کو کبھی یاس سے شبر  
 بھائی کا گلا چوما کبھی اشک بہا کے  
 کیا شام کے بازار پہ نظریں تھیں حسن کی  
 روتے رہے سجاد کو سینے سے لگا کے  
 دیواروں سے ٹکراتے ہیں سر غازی عباس  
 مرجاتیں نہ یارب یہ عافِظ ہیں ردا کے  
 بکھرے ہوئے ٹکڑے ہیں دل سبطِ نبی کے  
 آثارِ نظر آنے لگے کرب و بلا کے  
 حیدر کو کیا قتل دیا زہرِ حسن کو  
 شبیر کو ماریں گے یہ مہمانِ بلا کے

۴۴

مہلت ہی نہ دی موت نے سینے سے لگاتے  
 شہ رہ گئے قاسم کی طرف ہاتھ بڑھا کے  
 قاسم سے کہو جاتا ہے بابا کا جنازہ  
 پھر دیکھنا قسمت میں نہیں دیکھ لے آکے  
 فریادِ حسد سے لرزتا ہے مدینہ  
 گئے ہو مسلمانو کہاں تیر چلا کے  
 پہلو بھی لیا چھین محسود کا پسر سے  
 اندازِ عجب دیکھتے ہیں اُمت کی وفا کے  
 سر پیٹتی دروازے پہ آجائے نہ زینب  
 کیوں لوٹے جاتے ہو جنازے کو اٹھا کے

## نوحہ

اٹھا کوئی جنازہ پھر فاطمہ کے گھر سے  
 دُنیا تڑپ رہی ہے فریاد کے اثر سے  
 تابوت سے لپٹ کر شبیر ایسے تڑپے  
 جیسے کہ آج اٹھا سایہ علی کا سر سے  
 کیا زہر تھا کہ چیرا یوں سینہ حسن کو  
 کٹ کٹ کے گر رہے ہیں ٹکڑے داؤد کے

بعدِ رسولؐ ایسا دشمن ہوا زمانہ  
زہرا کے لاڈلے کی میت پر تیر بے

کیا انقلاب آیا سبطِ نبی کا لاشہ  
پہلو میں مصطفیٰ کے دو گز زمین کو ترسے  
قبرِ رسولؐ تڑپی مہتر گیا مدینہ  
آنسو لہو کے ٹپکے زہرا کے چشم ترسے

## نوحہ

(تنویر)

اے چاند محرم تو ہی بتا خاتون کا چاند کہاں ہے  
آباد ہے دنیا ساری زہرا کا چمن دیراں ہے  
دیکھا نہ مساندا ہوا زخموں سے بدن ہے چور مگر  
جاری ہے زبان پر ذکرِ خدا گردن پہ خنجر وں ہے  
کہتی تھی سکینہ عابد کو اس قید میں مر جاؤں گی  
چھوڑو نہ اکیلا بھائی تاریک بہت زنداں ہے  
تو پر جب سبیل کی زینت تھا کیوں لاشہ تیرا پامال ہوا  
بے گورد کفن ہو بھائی میرے زینب کو یہی ارمان ہے

اے کو فیو میں ہوں بنتِ علی اود طرثِ چادر زہرا کی  
 دیکھو نہ تماشا شرم کرو اب زینب سرِ عریاں ہے  
 تنویر اٹھا کر اصغر کو سید نے سوال کیا  
 تم بھی ہوسلمان رحم کرو بے شیر کی خشک بان ہے

## نوحہ

(سترار)

اے چاندِ محرم کے توبدلی میں چلا جا  
 تجھے دیکھ کے مرجائے نہ بیا ہے صغریٰ

گھر زہرا کا لٹنے کی خبر تو نے سنائی

تجھے دیکھ کے روتی ہے محرم میں خدائی

چودہ سو برس بیتے سب کرتے ہیں شکوہ

لٹنے کے لئے بھائی کو بے چین بڑی ہے

کب سے علی اکبر کی وہ راہوں میں کھڑی ہے

بکھر چکی ہے یہ مدت سے اسے تو نہ نظر آ

ویران گھروں میں نہ اسے نیند ہے آتی

اکبر کی جدائی ہے اسے خون رُللاتی

قدموں کے نشان ڈھانپ کے بیٹھی ہے سر راہ

گن گن کے جو صغریٰ نے یہ دن ہیں گزائے  
زندہ ہے تو اکبر کے وعدوں کے ہمارے  
دن رات تڑپتی ہے اسے اور نہ تڑپا

جیسا کی جدائی میں پریشان ہے رہتی  
ہر روز یہ نانا کو درود کے ہے کہتی  
اکبر نہ ملانا میں مر جاؤں گی تنہا

قاصد کو دیا خط میں یہ پیغام نکھا کے  
اک بار تول جا مجھے سینے سے لگائے  
پتھرائی ہوئی نظریں کب بھیں گی چہرہ

وعدہ جو کیا بہن کو سینے سے لگا کے  
میں شادی کروں گا تو تیرے پاس ہی آ کے  
میں سات محرم کو لوٹوں گا نہ گھرا

رونے نہیں دیتے مجھے راتوں کو مسلمان  
بیاری سے بے حال ہوں کچھ روز کی بہان  
ہر صمت سے ہے مجھ کو اب موت نے گھیرا

بہنوں کا تو جہاتیوں سے رشتہ ہی عجیب ہے  
تم بھول گئے مجھ کو یہ کیسا غضب ہے  
اس آس پہ زندہ ہوں دیکھیں تیرا سہرا

صغریٰ کے نصیبوں میں رونا ہی لکھا ہے  
سردارِ معصومہ کو ملی کیسی سزا ہے  
خط آیا نہ اکبر کا روتی رہی صغرا

## نوحہ

لو دیتا ہے رو رو کے محرم یہ دکائی  
شبیر نے اسلام پہ ہر چیز لٹائی  
سیدانیوں کے چھین لئے نیزوں سے پردے  
بے درد تھی اُمت کو ذرا شرم نہ آئی  
رہا تیروں کے بستر پہ وہ مظلوم پیاسا  
جس غرینِ محمد کی ہے پہچان بتائی  
کئے نوحہ علیؑ نے بڑے اسلام پہ احسان  
رہی پتھروں میں ہمیشہ رہا تیروں میں بھائی  
لگی آگ جو خیمے میں چلتی سکیں  
ہم سے بھی ہے بیمار تو عزت بھی ہے چھائی  
چلے دن میں جو عباسؑ لئے ہاتھوں میں پرچم  
سید کوہے یاد آتی وہ بابا کی حُبدائی  
جب پہن کے رسیاں چلی کر بل سے جو زینبؑ  
روئی لگا اخلاص رہی روتی حُبدائی

# نوحہ

(اختر حسین اختر)

چھڑ دلیں نبیؐ داسیداں نے وچ کرل ڈیرے لائے نے  
 مہان نوازی خوب ہوئی گھوٹ پانی توں سرسائے نے  
 تیری خوب تعظیم ہوئی نانا تیری آل بیتیم ہوتی نانا  
 میرے پتر دے مرن دیاں خجراں کج راہی لے کے آتے نے  
 میرے دل دیاں دل وچ رتیاں نے آکبر شاماں پتیاں نے  
 اٹھ ویرن دکھیا بہن دیا مینوں شمر طمانچے لائے نے  
 تیرے پتر قاسم دی شادی تے لائے لاک سیدیاں دھو دھو کے  
 کتیاں سراں دیاں چادران دے جھڈیاں کتیاں بچڑے ویل کرانے نے  
 روکھندی حسین دی جاتی لے کیوں جنج قاسم دی آتی لے  
 میرے نہ سوئے نہ پیکے رہے کیے دن ٹنگنا دے آتے نے  
 کیوں کند دے زخم دکھاواں میں کیوں ناں برابر ول جانواں میں  
 اک واری اٹھ کے تک نانا ارج شام دے قیدی آتے نے  
 تیرا اختر پیر غازی لے جیدا ویر عباس منا زئی لے  
 جینے دین دی آن بچاؤن لئی اپنے بازو کٹوائے نے

# نوح

آئی ہے تیرے اَصغر کی موت دے  
جبریل تان دے پر ماں دیکھنے نہ پائے

مولا سنبھال لینا اَصغرؑ کو بازوؤں میں  
پسکان کی زد سے بچہ ہاتھوں سے گنہ جاتے

اَصغرؑ نے تیرے کھاکر کچھ خون اگل دیا تھا  
اور بے کسی کا عالم مظلوم کیا بتاتے

اَصغرؑ تو کھیلنے ہیں مٹی کا گھر بنا کر  
جھولا بڑا ہے خالی داتی کے جھلاتے

منکر ہے آسمان بھی انکار ہے زمین کو  
شبیرؑ خون اَصغرؑ کو اب کہاں گراتے

اُمّ ربابؑ مولا آتے ہیں ہاتھ خالی  
شاید تیری امانت مقفل میں جھوڑ آتے

حیران بیاں ہیں تکتی ہیں شاہ کے منہ کو  
کیا خضاب رُخ پر شبیرؑ ہیں لگاتے

شام غریباں آئی پر گھر نہ آئے اَصغرؑ  
عباس کو بلاؤ اَصغرؑ کو جا کے لاتے



بکھری پڑی ہیں لاشیں اور رات کا اندھیرا  
 ایسے میں کوئی کیسے ننھی سی لاش پاتے  
 پانی دیا جو ماں نے نکلی کہاں سکیں  
 پیاسے چھوٹا بھائی پہلے اسے پلاتے

## نوح

آبا علی اصغر تجھے سینے سے لگا لوں  
 کیوں روٹھ گئے لڑیاں دے دے کے سلا لوں  
 کس ہوں مگر ظالمو ہوں وارث پانی  
 اس قوم کا سویا ہوا احساس جگاؤں  
 قیاب ہے جھولے میں ہے شوقِ شہادت  
 رُک جاؤ میں صغرا کو مدینے سے بلا لوں  
 تو بول نہیں سکتا یہ کہتی ہے سکیں  
 اصغر تہیں میں مانگتا پانی کا سکھا دوں  
 اے لال میرے مرنے کو جاتے ہو خدا حافظ  
 ٹھہر و ذرا بکھری ہوئی زلفوں کو سنو اؤں  
 پیاسا رہا دریا کے کنارے میرا اصغر  
 جی چاہتا اس پانی کو میں آگ لگاؤں

# نوحہ

شبیرؑ نے علی اصغرؑ کو جب دفن کیا ہوگا  
 تربت پہ چھڑکنے کو پانی نہ ملا ہوگا  
 کیا درد ہوا ہوگا دل میں شاہ والا کے  
 معصوم کی گردن پہ جب تیر چلا ہوگا  
 آسان نہ تھا اٹھنا معصوم کی تربت سے  
 جب آپ اٹھے ہونگے دل بیٹھ گیا ہوگا  
 بھائی بھی برابر کا جب قتل ہوا ہوگا  
 شکر کا علم شاہ نے پھر کس کو دیا ہوگا  
 ماں کہتی تھی رورو کے دشمن ہیں وہاں کھوں  
 بیٹا میرا مقتل میں کس کس سے لڑا ہوگا  
 بیٹا بھی برابر کا جب قتل ہوا ہوگا  
 لاشہ علی اکبرؑ کا کیا شاہ سے اٹھا ہوگا

## نوح

شبیرؑ پہ غربت میں یہ وقت بھی آیا ہے  
 اصغرؑ کا لہو شاہ نے چہرے پہ لگایا ہے  
 اے کرب و بلا اصغرؑ زہراؑ کی امانت ہے  
 نازوں سے اے ماں نے جھولے میں جھلایا ہے  
 ناموسِ پیسبرؑ کی یہ کس نے ردا چھینی  
 کس نے یہ پیسبرؑ کے خیموں کو جلایا ہے  
 اصغرؑ اے مسلمانو کب آئے ہیں مقتل میں  
 شبیرؑ نے ہاتھوں پر قرآن اٹھایا ہے  
 بیمار مدینے میں بے شیرؑ کو روتی ہے  
 جھولے سے اٹھو اصغرؑ ضحراءؑ نے بلایا ہے  
 سجادؑ کی آنکھوں نے یہ خون بہایا ہے  
 اس خون نے مسلمانو اسلام بچایا ہے

## نوم

میرے اصغرؑ میں تیری پیاس بھاؤں کیسے  
 میں علمدار کو دریا سے بلاؤں کیسے  
 پیاس ہونٹوں پر لتے سویا ہے تپتے رن میں  
 اے میرے لال تجھے پانی پلاؤں کیسے  
 گودِ مادر کا یہ عادی ہے یا گہوارے کا  
 میں گرم ریت پہ اصغرؑ کو سلاؤں کیسے  
 کہہ رہی ہے کھڑی مقل میں سکینہ روکر  
 میرے بھائی تجھے اماں سے ملاؤں کیسے  
 جب کہا شاہؑ نے غازی لبِ دریا ترپے  
 میں جوان بیٹے کو کاندھے پہ اٹھاؤں کیسے  
 بڑی تاخیر سے قاصد تیرا پہنچا صفراء  
 تیرا پیغام میں اکبرؑ کو سناؤں کیسے

## نوحہ

اک ننھا سا سپاہی جھولے سے اٹھ رہا ہے  
 ہل مین کی اک صدائے نہ جانے کیا کہا ہے  
 معصومیت میں دیکھو تم خونِ امامت کو  
 کیا آنکھ کی زبان سے بابا کو کہہ گیا ہے  
 ننھے سے ہاشمی کا پیغام سُن لو حصارِ دل  
 نالے کے دین کی خاطر حاضر میرا گلا ہے  
 لاشہ اٹھاتے اصغرؑ شبیر کہہ رہے ہیں  
 انتہا ہے جس کی زینبؑ یہ اس کی ابتدا ہے  
 حسرت رہے گی لوگو بتلاؤ کر بلا میں  
 زہرہ کے گھرانے کو اُمت نے کیا دیا ہے  
 — بار کر بلا میں کیوں قتل ہوا اصغرؑ  
 بتلاؤ مسلمانو کس کی کیا خطا ہے

## نوحہ

یثرب کے مسافر کا کیا حال ہوا ہوگا  
 پردیس میں اصغرؑ کو جب تیر لگا ہوگا  
 کیا حال ہوا ہوگا صغرا کا مدینے میں  
 جب قافلہ والوں میں اصغرؑ نہ ملا ہوگا  
 اس روز بھی محشر میں اک حشر بپا ہوگا  
 جب پیش خدا اور اصغرؑ کا گلا ہوگا  
 ماں جھوٹے پہ اصغرؑ کے غش کھا کے گری ہوگی  
 جب شوقِ شہادت میں وہ گھر سے چلا ہوگا  
 ظالم بھی تجھے اصغرؑ تر آن سمجھتے تھے  
 کس شان سے بابا کے دامن میں چھپا ہوگا  
 شبیر کی آنکھوں سے آنسو بھی گرے ہونگے  
 جب خون علی اصغرؑ کا چہرے پہ ملا ہوگا  
 بیواؤں یتیموں پہ کیا بیت گئی ہوگی  
 ہاتے شام غریباں میں جب پانی ملا ہوگا  
 مرجائے گی ماں اصغرؑ آ پیاس بُجھا دوں میں  
 مقتل میں کسی نے بھی نہ پانی دیا ہوگا

## نوحہ

اصغرؑ کو کر بلا میں ہے کیسی رات آئی  
 پیسا نہایا خون میں رہی دیکھتی خدائی  
 اٹھ اٹھ کے دیکھتی ہے اُمّ رباب جھولا  
 اصغرؑ کو رونے کی نہ آواز بھی سنائی  
 اصغرؑ کے پاس بابا مجھ کو بھی چھوڑ آتے  
 نہ رہ سکوں اکیلی نہ سہہ سکوں جدائی  
 اصغرؑ کو یاد کر کے روتی ہے روزِ صغراؑ  
 رونے پہ بھی پابندی لوگوں نے ہے لگائی  
 آتی نہیں صدا اب خیمے سے لوریوں کی  
 ایسی نظر کسی نے جھولے کو ہے لگائی  
 اماں بھی رو رہی ہے اور چپ کھڑے ہیں بابا  
 جھولا پڑا ہے خالی پھوپھی کہاں ہے بھائی

# نوحہ

(احسان)

گھر آ بھی جا میرے صفر کہ رات ہوتی ہے

یہ یمن کرتی ہے مال اور جان کھوتی ہے

اندھیری رات میں دشتِ بلا کا ستارا

حرم تو جاگتے ہیں کائنات سوتی ہے

وہ شیرِ خوار وہ باپھوں پہ خون کے قطرے

قضا نثارِ الہی موتوں سے ہوتی ہے

نہ کوئی غمبہ نہ کوئی مسند ہے ایک آگ کا ڈھیر

رسولِ پاک کی عزتِ زمین پہ سوتی ہے

رہے نہ بالی سیکنہ کے گوشوارے بھی

چچا کو اپنے یاد کر کے روتی ہے

یہ خونِ ظلم کے دامن سے دھل نہیں سکتا

ہزار دنیا شہیدوں کا خون دھوتی ہے

کہاں یہ تربتِ صفر کہاں یہ کارِ جدید

کہ ذوالفقارِ علیؑ آج خون روتی ہے

اسکا نام ہے احسانِ منزلِ معراج

جو زیرِ خنجر قاتلِ نماز ہوتی ہے



# نوحہ

(نثار)

کاش کوئی پوچھ لیتا ڈولتے شبیر سے  
تیر کس دل سے نکالا گردن بے شیر سے  
ماں نے نہ دیکھا گلا زخمی نہ خون اُگلا ہوا  
رونے نہ پانی سکینہ جان لیٹ کر بے شیر سے  
خط لیا صفرا سے اور محسوس قاصد نے کیا  
آ رہی ہے بو بگر جلنے کی اس تحریر سے  
لاش اکبر لار ہے ہیں شاہ اٹھتے بیٹھتے  
اے پیامی آپ آئے ہیں بڑی تاخیر سے  
ڈگکا کر کیا علی اصغر اٹھاتا ہے قدم  
فاطمہ صفرا نے پوچھا خط میں یہ شبیر سے  
کون صفرا سے کہے قاسم کی شادی ہو چکی  
کھیلتا ہے اب تیرا صفرا لیٹ کر تیر سے  
تھم گیا ہے وقت کا دھارا بھی دل کو تھما کر  
ہوتے ہیں شبیر رخصت زینب دلیگر سے  
شمر نے بالوں سے پکڑا اور ہٹایا کھینچ کر  
پانی نہ پھر تجھی لیتا لاش شبیر سے



بانو کا یہ ارمان تھا آباد مکاں ہو گا  
 اک روز وہ آئیگا اصغر بھی جواں ہو گا  
 لوگو! میرے بچے کو مقتل سے اٹھا لاؤ  
 واں دھوپ کی شدت سے بے تاب و قلاں ہو گا  
 تم گود میں سوتے تھے کیوں گورپند آئی  
 واں خاک کا بستر ہے آرام کہاں ہو گا  
 اصغر ترے جھولے کو اب کون جھلائیگا  
 ہم شام چلے بیابان کون یہاں ہو گا  
 لاش آئی جو اصغر کی ماں رو کے یہ کہتی تھی  
 بیٹا تجھے موت آئی اب کون جواں ہو گا  
 آگاہ نہیں تھی میں تقدیر کے لکھے سے  
 طفلی میں مرا بچہ آنکھوں سے نہاں ہو گا

## نوٹ

شبیر چلے گئے توحید کا نذرانہ  
فرماتے ہیں اصغر کو فوجوں سے نہ گھبرانا  
ماں کہتی ہے اصغر سے تم خونِ امامت ہو  
اے لعنتِ دل مادرِ اسلام پہ مر جانا  
اس وقت کہاں ہو گئے اے ماں کے سکونِ اصغر  
مادر کا تیری ہو گا جب سفرِ اسیرانا  
کیا یہی پیہر نے اسلام سکھایا تھا  
پانی کے عوض دن میں تیروں کا برسانا  
اصغر کا ہوم نہ پر دستار بنی سر پر  
کیا سبطِ پیہر کا یہ سجدہ ہے شکرانہ  
گردن کا ہودے کو اسلام میں جان ڈالی  
دکھلائیں ہیں اصغر نے اندازِ حکیمانہ

## نوحہ

اے بے زبان اصغر  
اے بے زبان اصغر

کہتی تھی رو کے مادر  
یہ کیا ہوا گلے پر

پانی پیلا نہ پیارے  
اس نہر کے کنارے  
آتے ہو تیر کھا کر

اے بے زبان اصغر

اٹھو تو میرے جانی  
اماں کہے کہانی  
جھولا تیرا جھلا کر

اے بے زبان اصغر

منہ میں لئے انگوٹھے  
تم ہو زمین پہ لیٹے  
اٹھو کروں میں بستر

اے بے زبان اصغر

نہ نیند ہے کہاں کی  
گود ہی میں ہاتے ماں کی  
آتے نہیں پلٹ کر

اے بے زبان اصغر

اکبر بھی مر گئے ہیں  
بر باد کر گئے ہیں  
نیزہ جگر پہ کھا کر

اے بے زبان اصغر

نوحہ

پچھلی رات کا تارا چمکا ماں کو اصغر یاد آیا  
جب کبھی کوئی جھولا دیکھا ماں کو اصغر یاد آیا

کسکواب میں لوری دوں گی کسکو جھولا جھلاؤں گی  
جھولاجوں ہی خالی دیکھا ماں کو اصغر یاد آیا

یہ کوئی زندگی نہ تھی تیرے اصغر جانے کی  
ذکر جب کر بل کا آیا ماں کو اصغر یاد آیا

تجھ سے پہلے میں مرجاتی رب کو یہ منظور نہ تھا  
نام کسی نے پانی کا لیا ماں کو اصغر یاد آیا

# نوحہ

اب کوئی میرے لال کا جھولا نہ جھلاؤ  
 بیٹے ہوئے لمحات نہ پھر یاد دلاؤ  
 جھولا علی اصغر کا یہ کیوں خالی پڑا ہے  
 صغرا سے نہ کہنا اے مدینہ کی ہواؤ  
 سہنے کو تو سہم جاتے گا یہ تیرا کیلا  
 ماں کیسے ہے گی یہ ستم تم ہی بناؤ  
 معصوم کا یہ خون کبھی چھپ نہ سکے گا  
 تم لاکھ اے ظلم کے پرتے میں چھپاؤ  
 معصوم یتیموں سے وہ کیوں روٹھ گیا ہے  
 عبا س علمدار کو دریا سے بلاؤ  
 سہ روز کے پیاسوں کے علمدار کا صدقہ  
 خورشیدِ عزا دار کی بڑھی تو بناؤ  
 حق والے ہیں حق کہتے رہیں گے  
 گھر لوٹ لو سرکاٹ لو خیموں کو جلاؤ

# نوح

(شار)

اصغر کو کرو پیار تو اکبر سے بھی مل لو  
پھیا تیرے اب لوٹ کے آئیگے کبھی نہ

سینے سے سناں نکلی رخ بابا کو دیکھا  
اور آنے لگا موت کا اکبر کو پسینہ

حسرت ہی رہی جا کے لے آئیں بہن کو  
افسوس کہ صغراء سے ملاقات ہوئی نہ

ماں کہتی تھی یہ لاشہ اکبر سے لپٹ کر  
یہ داغ کلیجے کا میں بھونوں گی کبھی نہ

غازی تیرے ہونے پہ مجھے ناز بڑا تھا  
ہے کون جو خیمے کے قریب آئے کیمنہ

تم چھوڑ گئے عالم غربت میں بہن کو  
اب چادریں بچنے کی بھی امید رہی نہ

بابا میں تیرے سینے پہ سونے کی ہول عاری  
آجاؤ گے کیا رات کو کہتی تھی سکیمنہ

سو جانا میری جان تو امی سے لپٹ کر

ہم پائی تیرے لوٹ کے آئیگے کبھی نہ

اب قبر میں سوئے گا تیل چھوٹا سا بھتیا  
ہم ساتھ لئے جاتے ہیں اصغر کو سکیئہ

ماریں گے ملائے تیرا دامن بھی جلے گا  
وعدہ کرو مٹی کہ تو روئے گی کبھی نہ

راتوں کی نمازوں میں جو مانگی تھی دعائیں  
میری دعاؤں کا نتیجہ ہے سکیئہ

گردن پہ چھری حمدِ خدا لب پہ تھقی جاری  
دیجھا نہ کہیں ایسا عبادت کا قرینہ

جس جا پہ لگا خون ہے زہرا کے پسر کا  
پنہاں ہے اسی خاک میں فردوس کا زینہ

مظلوم کی ہر گھر میں بھی ہے صفِ ماقم  
سادات پہ کیا آیا عسرم کا مہینہ

کیا حافظِ قرآن تھے کہ لیسین کو بڑھکر  
چھلنی ہے کیا بولتے قرآن کا سینہ

قاتل بھی تیرا حق پہ ہے مقتول بھی حق پہ  
افسوس کہ تو نے کبھی حق بات کہی نہ

سب ڈوب گئے ریت کے دریا میں مسافر  
گرتے ہیں آگ سے پتھر کا سفیر



۶۷

سردے دیا پر جیتِ فاسق تو نہیں کی  
شبیرؑ کو ذلت سے گوارہ نہیں جینا  
جی بھر کے نثار آج غمِ شاہ میں رو لے  
نہ ہو غمِ شبیرؑ تو بیکار ہے جینا

نوحہ

(سردار)

رہ گیا خالی جھولا جھلانے کے لئے  
روکے مال کہتی ہے اصغرؑ کو سنانے کیلئے  
چھوڑ کر مال کی نرم گود کا بستر اصغرؑ  
چل پڑا خاک کا بستر کو سجانے کیلئے  
بھوک اور پیاس سے ہے لال تیری خشک زبان  
تیرا آیا ہے تیری پیاس بجھانے کے لئے  
نوریاں دیکے سلاتے گی سیکھنے کس کو  
تو ہے قیابِ فقط تیر ہی کھانے کیلئے  
جس طرح دھٹے ہو تم کوئی نہ دھٹے اصغرؑ  
کس طرح آؤں گی سحر میں سنانے کے لئے

ہے تیرے بابا پہ غربت کا یہ عالم بٹیا  
کس سے اٹکے گا کھن بجھو مہیا نے کیلئے  
تیر کھائے گا جو عرش و فرشس رنڈیں گے  
خون ناحق تیرا عبرت ہے زمانے کے لئے

ہنس کر اصغرؑ لے بتایا میں بنی ہاشم ہوں  
آیا حُرمل کو تھا میں سبق سکھانے کیلئے

ہے تیرا جسم تراک پھول کی مانند اصغرؑ  
حرطلا خاک میں آیا ہے ملا لے کے لئے

نہ تیرا خون فلک اور زمین کو ہے قبول  
کر یا شاہ نے وضو خون نہ گرانے کیلئے

بجھو نہ چین لے گا کبھی مر کے بیٹا  
چھوڑ کر تجھ کو چلی قید نبھانے کیلئے

اپنے ہی خون سے سردار ڈبو کر تو قلم  
لکھ یہ روداد زمانے کو سنانے کے لئے

نوحہ

دھوپ تے ہے قبر اصغرؑ بھل گئی رباعی چھاواں

محرم دل داتیر بھاری تیرے وزن توں اصغر  
 لگ جائے نہ تیکوں بچڑا منگدیاں پتی دُعاواں  
 ہرماں دی ہوندی حسرت بچڑا میکوں بلائے  
 اک دار آکھ اماں صدقے میں تیرے جاواں  
 چاواں دے نال بھیجے ہمیشہ چولے تیرے  
 تیرے بغیر اصغر ہن کس نوں میں پداواں  
 اگلے کے کھل کینے آگئے نے ساڈے دُرتے  
 کرو رباب قیدی کرفے نے پتے سلاواں  
 لکھ دے ریاض خیمے آل نہی دے جل گئے  
 سیدانیاں دے سرتوں لٹیاں گتیاں رداواں

## نوحہ

(بارتی)

قاسم تہارے ہاتھوں میں ہندی لگی ہے آج  
 ہے آسمان لرزتا زمین کانپتی ہے آج  
 دولہا تجھے بنایا ہے تیغوں کے ساتے میں  
 پوری حسرت کی کیسے وصیت ہوئی ہے آج

سہرا لگا کے جانبِ مقتل روانگی  
 اور مہندی والے ہاتھوں میں تلوار لی ہے آج  
 پامال لاش یوں ہوتی فروا کے لال کی  
 چن چن کے ٹکڑے گٹھری میں میت پڑی ہے آج  
 بارتی سب انبیاء بھی ہیں شامل برات میں  
 میدانِ کربلا میں سہانی گٹھری ہے آج

## نوحہ

(منجھنی)

دے لاگ تبول دے لال مینو قاسم نوں مہندی لاتی دا  
 عرش تے حسن دی روح تڑپ دی اے سُن کیرنا فضا داتی دا  
 جد قاسم چلیا مقتل نوں بھیناں نے واگاں جا پٹھریاں  
 دے دان توں ویرن لاڑیا دے سانوں اپنی واگ پھرائی دا  
 تلواراں تیرتے نیزے سی وری کربل والی بٹری دی  
 دکھ کڑیاں قیداں داج بنے ہائے پاک حسینؑ دی جاتی دا  
 چن ٹکڑے ٹکڑے لاڑے دے شبیرؑ نے اکھیا مقتل وچ  
 انج عالمو سہرا تنگنا دانیتیں خون دے وچ دلاتی دا

تک کڑیاں ہتھ دچ کبرے زینبؓ نوں سکینہ بچدی آ  
 لوکی آکھدے پھچی شادیاں تے ہتھ سوا چوڑا پاتی دا  
 پا کالے کپڑے سر مٹیاں لاڑ لے نوں بیبیاں وندیاں سی  
 نجھی رُو فروا آکھدی لے انج شگناں تے نہیں آئی دا

## نوحہ

اٹھ قاسم تینوں مہندی لاواں روداں شگن مناواں  
 میں زینبؓ تیری لاش دے کھڑے دیکھاں اکھن ساناواں  
 خیمے لاش حسینؑ لیسائے دکھیا زینبؓ رُو فراتے  
 کھڈے کھڈے کھڑے نوں میں پاکھن دفناناواں  
 شادی قاسم پتر دی آئی رُو دے اٹری دے دوائی  
 پچھدی لے ماں رب دس لے کیڑے دن پرناواں  
 بہہ گئی سر دچ خاکاں پاکے آدے وین امہ فراتے  
 جیویں میں اجڑی نہ ایویں شالہ اجر ناناواں  
 شہر مدینے والے تیدا جڑے کربل والے سید  
 خود خدائی رُو پئی لے لکھ دے وقت قضاواں

# نوح

(لال)

اٹھ قاسم آمہندی لا اسڑی گھول لے آئی لے  
 بند سہرا سیرا چن بچھڑا تیری جنج عشال توں آئی لے  
 قاسم دے جدوں سہرے لے گئے  
 سارے جنجی خاک تے بہہ گئے  
 سب نے انج دے دیں کیتے  
 گئی جنش عرش نوں آئی لے

اک پھوپھی پئی رو رو آئے  
 دیر حسن نوں آکھو جا کے  
 بچڑے تے میں دے نہیں سکدی  
 چادر پاک لٹائی لے

قاسم آیا سورے دیڑے  
 کبراء بہہ گئی لاش دے نیڑے  
 کالے کپڑے پاکے بنڑی  
 سروچ خاک را داتی لے

قاسم نے جدوں مہرے لائے  
 چاچیاں ودھ ودھ شگن مناتے  
 لال و فافے بانی نے  
 باواں دی ویل کرائی لے

## نوحہ

سیدا دے میں مرداں منگیاں قاسماں اٹھ کے مہندی لا  
 مہندی تیری گھولن آئیاں لا دن تینوں پھوپھیاں تاتیاں  
 اٹھ بھڑا لاگ لواوے سیدا اٹھ کے مہندی لا  
 مہندی تیری نوں میں لایاں سہرا تیرا عرشوں آیا  
 گئے تنگناں دے پھول کلاوے سیدا اٹھ کے مہندی لا  
 مہندی تیری پھٹیاں پھٹیاں موت اکبر چاگے میں لٹیاں  
 میرا منوں نہ لٹھڑا چا دے سیدا اٹھ کے مہندی لا  
 مہندی تیری رنگ دی گڈی آس امڑی دی ہوتی اچ پوی  
 جوڑا تنگنا والا پاوے سیدا اٹھ کے مہندی لا  
 ستویں دے دن مہندی لاتی موت مبارک دیون آئی  
 دتہ باب دا وعدہ نبھاوے سیدا اٹھ کے مہندی لا

مہندی تیری رنگ وچ گھولی ظالماں پاتی خون دی ہولی  
 ویتھلاش تے گھوڑے دوڑاے سیدا اٹھ کے مہندی لا

مہندی تیری رنگ لایا سہرا تیرا عشق آیا  
 گئی او مہندی رنگ بدلاوے سیدا اٹھ کے مہندی لا

## نوح

( توقیر )

قاسم میں تیری مہندی عرشاں تے بناتی اے  
 اس مہندی نوں بنا کے ماں زہرا لے آتی اے  
 میں پورا کیتا وعدہ اچ ویر حسن تیرا  
 تصویر حسن تیری زینب نے سجائی اے  
 فضلہ نے دعا کیتی قاسم نوں بن کے سہرا  
 مثالا جوانی مان اے بیوہ دی کماتی اے  
 سب آیتاں قرآنی نے سہرے دیاں ٹریاں وچ  
 قاسم دی لاش شاہ نے کئی جاہ توں اٹھائی اے  
 قاسم نوں شگنا ویلے پتی آ کے قضا تکدی  
 قاسم دے خون دی مہندی کھرانے لگاتی اے  
 فرما دے دل دے ٹکڑے امت نے کیتے لوگو  
 توقیر نہی زامی کیوں لاش تے آتی اے



# نوح

ہاتے مہندی حسن دے بچڑے دی کیوں وچ خیمے دے آئی اے  
 کبریٰ ۱ دے لیکھاں دی گنڈھڑی کیوں سیدنے آن لہائی اے  
 گئی دل کر بل دی ریت اتے تقسیم تھئی اے جا جاتے  
 صغریٰ ۲ دے پیو نے رب جانے کیوں خاک اوتوں آجائی اے

میڈا بچڑا دل کے نئی آیا جڈاں بچھا حسن دی بیوہ نے  
 مرحل بجرین دے منظر نے کیوں گنڈھڑی کھول دکھائی اے  
 ماں ٹکراں مار کئے دندی اے دستار نہیں بھدی تاسم دی  
 سہرے دیاں لڑیاں چن چن کے شبیر نے شکل بنائی اے  
 بابے دے سامنے نئی آوندی وارث دی لاش تے دن لئی

ہتھ مہندیاں والے نپ بی بی زینب نے کول بلائی اے  
 جڈاں دیکھیا فاطمہ کبریٰ نے فردا دے لال نوں گنڈھڑی وچ  
 شگناں دے گانے توڑ دے چاسر دج خاک روائی اے  
 صغریٰ ۳ سلمیٰ نوں کہندی سی تک نانی تھی خوں ہوئی  
 میں بابل موتی اجڑ گئی میری موت دا ہو سامان گیا  
 اچ پنج گیا دین محمد دا گھر لیا نہ ہرا دا  
 است دا کی کج خرچ ہو یا مشاہد پتر جوان گیا

کر خزن تار ایس آن اُتے اد کھیڈ گیا اے جان اُتے  
 نہ کر کے مہیت فاسق دی رکھ نبیاں دا اد مان گیا

# نوحہ

آواز آرہی ہے اک سینہ سناں سے  
اکبر کے کھلے گیسو دیکھے نہ گئے شاہ سے

بیٹے جواں کا لاشہ مقتل میں دیکھا تنہا  
خم کھا گئی مگر تو جھکتے ہوئے شاہ نے کہا  
اک بار اٹھو اکبر کیوں رٹتے ہو بابا سے

میں نے دیکھا شاہ کو آتے ہر شے لرز رہی تھی  
کربل کی پاک دھرتی صلوٰۃ پڑھ رہی تھی  
پیغام کوئی اکبر ہم کیا کہیں صغرا سے

دریا کے شور میں تھا اکبر جواں کا ماتم  
شبیر کے پیر کے تخت جگر کا ماتم  
ماتم کی صدا لوگوں کو داتے آتی تھی ہر جا سے

## نوحہ

دشت میں گونج رہی تھی علی اکبر کی اذان  
شکرِ شام نے بھی نہ رسالت کی زبان  
پھول جنگل میں کھلے پیاس سے مرجھا بھی گئے  
دشت آباد ہوا شہرِ نبی ہے ویران  
اک وعدے پہ تیرے زندہ ہے صغرا، اکبر  
ورنہ بیمار کہاں عسبر کہاں نثار کہاں  
قتلِ احمد سے بھی کرتے نہ مسلمان گریز  
خونِ اکبر سے ہوا راز یہ کربل میں عیاں  
موت کہتی تھی مبارک ہو تجھے اُمِّ رباب  
توڑ دی اصغرِ معصوم نے حُرل کی کمان  
انقلاب آئے کئی رنگ جہاں نے بدلے  
ماتم شاہ شہداں ہے بہر طور حوال

## نوحہ

اللہ اکبر اللہ اکبر آئی اکبر کی صدا  
روپڑیں سیدانیاں سجھے میں گر کر

جیسی اعلیٰ خیر العمل کا استیغاصہ  
کر رہا ہے تہین دن کا بھوکا پیاسا  
ہل من اناصر نیصوڑنا ہے جسکے لب پر

ہے جرم میرا گر معصوم ہے یہ  
بوند پانی کو مگر محروم ہے یہ  
شاہ پکارے تھام کے ہاتھوں میں اصغر

اے علی کنے لاڈ لے نجھے میں آؤ  
میں جیٹوں یا مروں اتنا بتاؤ

جھین لی ظالم نے میرے سر سے جاؤ

رسم ابراہیم کچھ ایسے ادا کی  
جب علی اکبر نے بابا کو صدا دی  
ہاتھ گھٹنوں پر ہے اور کاندھوں پہ اکبر

ہائے بازو کٹ گئے ہمت نہ ہارا  
زینب و کلثوم کا واحد سہارا  
لوٹ کر آیا نہیں دریا پہ جا کر

اے نبی زادی تیرا ممنون میں ہیں  
اس سے بڑھ کر اور کیا الفاظ میں دوں  
ایک ذرے کو بنا ڈالا ہے ابتر

## نوحہ

دن سے آکر علی اکبر نے جو مانگا پانی  
 شدتِ غم سے ہوا شہ کا کلیجہ پانی  
 حق سے کر دیتے اگر پیاس کا شکوہ اصغر  
 روزِ عاشورہ نظر آتی یہ دنیا پانی  
 کوفے و شام کی راہوں میں ہی ہر منزل پر  
 مانگتی ہی رہی اک اک سے سکیں پانی  
 آس دیتی تھی سکیں یہی ہر بچے کو  
 دن سے آتے ہیں چچا سب کو ملے گا پانی  
 وہ تو دنیا کو دیکھنا تھا عداوت کی حدیں  
 کون کہتا ہے بے شیر نے مانگا پانی  
 دشمن آلِ محمد ہوں تو سیراب فرات  
 اور کہتا رہے احمد کا نواسہ پانی  
 اک پیلے سے کا ہے پیغام یہ دنیا سن لے  
 یاد کر لینا مجھے پینا جو ٹھنڈا پانی

# نوحہ

اکبر کے دل میں توڑا غلام نے پھل سناں کا  
 ڈولا نہ ہاتھ لیکن اُمت کے مہرِ باں کا  
 شہِ بوئے اے فلک کیا تاسم کے ہیں یہ پارے  
 یا کہ جگر لگن میں بکھرا ہے بھائی جان کا  
 اک بار کہہ دو بھائی شہ نے کہا تو غازی  
 بوئے غلام ہوں میں کعبہ کے پاس بان کا  
 زینب پکاریں حرموں اب چادریں مٹیں گی  
 عباس تھا محافظِ زہرا کے کارواں کا  
 یا ابراہیم دیکھیں شبیر تک ہے ہیں  
 سینہ شکافتہ ہے دم توڑتے جواں کا  
 زینب حسینؑ تنہا اٹھتے ہیں بیٹھتے ہیں  
 ٹوٹی ہوئی کرہے لاشہ ہے نوجواں کا  
 آنکھوں میں پھر کے آنسو صغریٰ پکارتی ہے  
 یارب مجھے ملا دے ہشکلِ نانا جان کا  
 کس دل سے شاہ نے دیکھا سوکھی زباں دکھانا  
 گردن سے پار ہونا اک تیرنا گہاں کا

گودِ پدر میں جسکا کرتہ ہو بھرا ہے  
 یہ پھول بن کھلا ہے زمہرا کے گلستاں کا  
 سید نے آہ بھر کر سوتے فلکِ نظر کی  
 ایتھوں میں خون لیکر بے شیر بے زباں کا  
 شاہ کیسے گھر میں لائیں منہ سے لہو ہے جاری  
 ماں پیار کیسے لے گی اصغر تیرے دہاں کا  
 اکبر نے دم دیا تھا ماں کو سلام دے کر  
 ماں نے نہ کوئی پایا پھینام بے زباں کا  
 دفناتے وقت مولا ماتھے پہ دے کے بوسہ  
 بولے قبول کر لو اصغر یہ پیار ماں کا  
 پیاسی سیکھ جانے سن سن کے مین تیرے  
 پھٹ ہی نہ جائے اصغر آخر جگر ہے ماں کا  
 قاصد پکارا رو کر بتلاؤ رہنے والو  
 نرغے میں زخمی پیاسہ مظلوم ہے کہاں کا  
 آئی صدائے غیبی زین پر جو ڈوتا ہے  
 فرزندِ فاطمہ ہے سردارِ دو جہاں کا  
 تیغوں نے جس کے سر پر سایہ کیا ہوا ہے  
 سید ہے یہ مجاورِ نانا کے آستاں کا



بے ہوش عابدین ہیں جھلنے لگے ہیں خیمے  
 اور وقت آگیا ہے زینب کے امتحان کا  
 تلواریں رک چکی ہیں بیوائیں لٹ چکی ہیں  
 وقت آیا بیڑیوں کا کوڑے کا رسیماں کا  
 شبیر نے نہ دیکھی زینب کی بے روائی  
 دیکھا نہ خون رونا سجاد ناتواں کا  
 شمر لعین سے یارب ہے کون جو چھڑائے  
 بابا، چچا نہ بھائی پیاسی سکیٹہ جاں کا  
 گو کلمہ گو ہیں سارے لیکن سوا خدا کے  
 ہے کون سننے والا زینب تیری فغاں کا  
 بیڑی میں کر بلا سے پہنچا ہے شام عابد  
 طے کیسے کر گیا ہے رستہ وہ دریاں کا  
 ہے آنسوؤں کا چہنمہ لکھا گیا ہو سے  
 ہر حرف رونے والو پیاسے کی داستاں کا  
 صغرا پکاریں بھوبھی آتی ہو تم کہاں سے  
 گہرا نشان لیکر گردن میں رسیماں کا  
 رن میں نثار دیکھو محافظ تو ہیں ہزاروں  
 بددہر میں محافظ شبیر ہے قرآن کا

# نوح

(مشاق)

بھیجا شبیر نے اکبرؑ کو ستمکاروں میں  
دل تو دیکھو کہ جگر رکھ دیا تلواروں میں  
خبطے دربار میں پڑھتی شانی زہرا  
لرزہ آیا نہ کہ یوں شام کی دیواروں میں  
جو تھا ظالم نے ظلم شکل پمیر پہ کیا  
آج لے آیا ہمیں کوچہ و بازاروں میں  
ننگے سر پاؤں میں چھالے تھے شام کا تھا سفر  
عزم دیکھا نہیں اتنا کبھی لاچاروں میں  
تیرے مشاق کی ہر دم یہ دعا ہے مولا  
رفدِ عشر کو اٹھیں تیرے عزاداروں میں

## نوحہ

نلنے دی تشکل والا میرا ویرہ نہیں آیا  
 میون اودیاں تانگاں نے ہاتے مار مٹکایا  
 اک آس تے جیندی آں تینوں لگن جڈں سہرے  
 بے گناوشنگاں دا میں دی کول ہوداں تیرے  
 کیڑی ویرہ دی بمبوری مینوں لین نہیں آیا  
 انیاں لمبیاں جو دایاں نے میرا خون دی پتیا لے  
 میں رات دن اکبر تینوں یاد بے کیتا لے  
 تیری یاد وچ رورو کے میں وقت نبھایا  
 ویکھ دنیاں توں بنایا لے سنگ بہن مہراواں دا  
 اک وار تے مل اکبر اعتبارا زریا ساواں دا  
 آ ویکھ میرے سرتے کیتا موت نے سایہ  
 کی مال ساواں میں تینوں ویرہ بھیاری دا  
 کسے درو وٹڈایا نہیں تیری بہن دیچاپری دا  
 نہیں رات نوں سوندی میں مینوں خواہاں ڈرایا

# نوحہ

(لال)

ہائے نانا کیوں دیر نہیں آیا میرا  
 کیا لنگ وعدہ ہائے ستویں دانہ پایا اکبر پھیرا  
 کیڑی اکبر نون مجبوری کیتی بہن کلوں کیوں ڈوری  
 ہوں دس مینوں کدوں دسائے خاتون دا اجڑیا ڈیرا  
 میں تے منگیان روز دعاواں شادی اکبری تے جاواں  
 میں دیکھ لیاں کیوں سبیا اے لیلیٰ دے لال نون سہرا  
 نانا صغرا پوچھ دی اے تینواہنی گل تے دس دے مینوں  
 کیوں کبھی اے جالی ڈفے دی دیوا کیوں بوجھیا تیرا  
 ہوندے دیر بہناں ٹی چھاواں کیڑے دیس نوں چھٹیاں پاواں  
 اس جگ دنیا دے درج بہناں نوں ہوندا دیراں باج ہنیرا  
 ناتا دیروی یاد تہا دے میرے دل نوں چین نہ آوے  
 میرا رو دسکیاں راہواں تے پایا لنگ دا شام سویرا

# نوحہ

(قبر)

دریا پہ سوراہا ہے حیدر کا پسر غازیؑ  
 اسلام تیری خاطر ہوا خون میں تر غازیؑ  
 لاشِ عباسؑ دیکھی مولا ٹرپ کے بولے  
 پرچم ہے کدھر تیرا ہیں بازو کدھر غازیؑ  
 خیموں میں پلٹ گئی ہے ٹھل سی دیکھ منظر  
 وہ آگیا علم ہے آیا نہیں پر غازیؑ  
 شبیر تجھ کو غازیؑ رو رو کے کہہ رہے ہیں  
 ہاتے تیری شہادت نے میری توڑی کمر غازیؑ  
 زینبؑ کو نہ بھولے گا گھوڑے سے تیرا گرنا  
 بن بازوؤں کے تیرا ہٹے کرنا سفر غازیؑ  
 یحیٰ کو دیر لگائی ہے آج بڑھیا جلدی  
 گلتے رقیہؑ کو دیوان سا گھر غازیؑ  
 قبرِ لقبِ عباس کے کرد بیان سکو  
 پیکرِ وفا کا ہے یہ بے باک نڈر غازیؑ

# نوحہ

اے سبطِ پیہر کے علمدار کہاں ہے  
 لاتے ہو علم اور علمدار کہاں ہے  
 اب چلنا ہے دشوار وہ معصوم پکاری  
 اے بھیا بتا اب شام کا بازار کہاں ہے  
 لڑنے کیلئے آئے ہو میدان میں اکیلے  
 شبیر تیری فوج کا سالار کہاں ہے  
 یہ طوق و رسن لایا ہوں سادات کی خاطر  
 اے اہلِ حرم عابدِ بیمار کہاں ہے



ہل چل ہے فوجِ شام میں عباسؑ آتے ہیں  
 تیروں پہ تیر نیروں پہ نیزے چلاتے ہیں  
 کیا وقت پر گیا ہے محسود کی آل پر  
 چادر نہیں ہے بالوں سے منہ کو چھپاتے ہیں

اصغرؑ کو ماں چھپاتی ہے جھک جھک کے گود میں  
 خیموں کو توڑ توڑ کے جب تیر آتے ہیں  
 دل پانی پانی ہوتا ہے بچوں کا پیاس سے  
 سوکھی زبان ہونٹوں پہ اصغرؑ پھراتے ہیں  
 گھوڑے دوڑاتے شام سے لشکر جو آتے ہیں  
 کم عمر بچے خیموں میں گہرائے جاتے ہیں  
 دنیا کو دے دیا ہے سبق یہ حسین نے  
 راہِ خدا میں اس طرح گھر کو لٹاتے ہیں  
 اللہ سے صبر ستید والا دکھاتے ہیں  
 دن میں جوان بیٹے کا لاشہ اٹھاتے ہیں

## نوح

آیا ہے علم اور علمدار نہ آیا  
 دل حیدرِ کرارؑ نہ آیا  
 کچھ تیر گے مشک پر اور بہہ گیا پانی  
 گھوڑے سے گراز میں پہ اسوار نہ آیا  
 عزت کا تقاضہ ہے علمدار کی ہستی  
 بیعت سے شرمسار و فادار نہ آیا

زینب نے کہا دیجھ رہی ہوں میں تیجہ  
ہمشکل علیؑ قافلہ سالار نہ آیا

بازد جو کئے دانتوں سے مشکیزہ اٹھایا  
نزدیک کوئی شیر کے اک بار نہ آیا  
حیدر کی محبت میں منظور گدائی ہے  
افسوس مسلمان کو اعتبار نہ آیا

## نوحہ

( لعل حسین حیدری )

نوحہ خالی علمدار کا آیا لوگو  
جام خالی کو سکینہ نے گرایا لوگو  
پانی مانگوں گی نہیں لٹہ چچا لوٹ آؤ  
ان صداؤں سے کئی بار بلایا لوگو  
کوئی کہہ دو کہ سکینہ کو رہی پاس نہیں  
بس مجھے کافی ہے عباس کا سایہ لوگو

بابا پردوں کے محافظ کا علم لائے ہیں  
مٹے سجاد کی آنکھوں نے بتایا لوگو

لعل زہرا کی غلامی میں ہے سلطانِ فنا  
وعدہ مادر سے کیا تھا ہے نبھایا لوگو



# نوحہ

(پروین)

عباس باونا کو شبیر نے پکارا  
تھامے ہوئے جگر کو دلیکیر نے پکارا

قربان وفا ہے عالم عباس کی وفا پر  
تاریخ کہہ رہی ہے تحریر نے پکارا

شمیر لعین نے آکر چینی ہے سر سے چادر  
غازی مدد کو آئے تظہیر نے پکارا

زینت ملی تھی جن سے باز وہ کٹ گئے ہیں  
جو ہر دکھاؤں کیسے شمشیر نے پکارا

مشکیزہ بھر کے مولا دریا سے جب چلے ہیں  
پانی نہ پہنچ پائے بے پیر نے پکارا

اے قوتِ برادر جانِ علی کہاں ہو  
تھامے ہوئے کمر کو شبیر نے پکارا

زینب کا آسرا ہو پیاسوں کی تما  
جاتے ہوئے علم کو ہمشیر نے پکارا

ہر دروِ لا دوا کی ابنِ علی دُعا ہو  
اصل شفا ہو مولا اکیر نے پکارا

عباسؑ کے علم سے نصرتِ دین ہوگی  
نصر من اللہ کی تعمیر نے پکارا

خادم ہوں بے نوا حیفِ ناتواں ہوں  
مولامد کو ایسے تقدیر نے پکارا

## نوح

دونوں جہاں میں روشن عباسؑ کی دُعا ہے  
اس ہاشمی لہو سے اسلام کی بقا ہے  
زھڑا تیری دُعا کا ایسا اثر ہوا ہے  
عباسؑ کربلا میں سالارِ فناء ہے

درا پہ کر کے قبضہ جس نے پیا نہ پانی  
اس با دُعا پہ شاہِ تاریخ کربلا ہے  
غازی کے خون کے چھینٹے ہیں آج بھی علم پر  
کیسا عظیم پرسمِ اسلام کا بنا ہے

ٹٹانوں سے خون ہے جاری مشکیزہ بہہ رہا ہے  
لیکن دُعا کا بانی خمیوں کو دیکھتا ہے  
نہرِ فرات میں کیوں موجیں ٹرپ رہی ہیں  
بن بازو دُل کے اب وہ تھامِ علم وہاں ہے

شاہِ دُعا کا لاشہ مقتل میں رہ گیا ہے  
زینبِ ٹرپ رہی ہے بھائی کہاں گیا ہے

# نوحہ

یہ نشان ہے وفا علمدار کا علم  
 زہرا و نبی و علیؑ کے ہے غمخوار کا علم  
 بچے تڑپ رہے ہیں کتنی دن کی پیاس سے  
 پیاسی سکیں کہتی تھی چا چا عباس سے  
 پانی کہیں سے لاؤ کہ پیاسے بہت ہیں ہم  
 دنیا میں اک مثال ہے عباسؑ کی وفا  
 بے مثل و بے مثال ہے عباسؑ کی وفا  
 دانتوں سے مشک تھام لی بازو جوئے قلم  
 شبیر تیرے صبر کا کیسا ہے امتحان  
 لاشہ جوان بیٹے کا اور باپ ناتواں  
 اکبر کی لاش لے کے چلے ہیں سوتے حرم  
 میدانِ کربلا کی وہ تپتی ہواؤں میں  
 شبیر سر بسجود ہیں تیروں کی چھاؤں میں  
 دلہندہ مصطفیٰؐ پہ چلا خنجرِ ستم  
 عباسؑ ہے بلندی نوکِ ستان پر  
 قبر بنی ہاشم ہے گویا آسمان پر  
 عباسؑ نے وفاؤں کا یہ رکھ لیا بھرم

کس طرح گزرتے ہیں یہاں شام و سویرے  
ہیں قید کی تنہائیاں اور غم کے اندھیرے  
ننداں میں سیکھ رہے ہائے توڑ دیا دم  
یعقوب کی خدایا ہے بس اتنی التجا  
صدقے میں پیچنق کے یہ منظور کر دُعا  
ذکر غم حسینؑ میں لکھتا رہوں پیہم

## نوحہ

عباس کے بازو قلم ہیں اللہ اللہ  
سادات پہ کیا ظلم و ستم ہیں اللہ اللہ  
آئیں گے چچا پانی لے کر علی اصغر  
دل میں یہ سیکھ رہے ہیں اللہ اللہ  
آقا نہ میری لاش کو خیمام میں لانا  
عباس کے یہ قول و قسم ہیں اللہ اللہ  
عباس کو جا کر نہ دکھانا لے رقیہ  
باہوں پہ جو سیوں کے زخم ہیں اللہ اللہ  
ماتم بھی بپا ہے تیرا بازاروں میں غازی  
تھامے ہوئے ہاتھوں میں علم ہیں اللہ اللہ



زینب نے پکارا میرے عباس علمدار  
پاؤں گی کہاں تم سا میں عینور وفادار

اکبر ہے نہ قاسم ہے نہ عون و محمد

شبیر بے سہارا ہے بے یار و مددگار !

تم سے ہی امیدیں تھیں تم چھوڑ کر چلے  
اب چادروں کو ڈھیں گے خوش ہو کے جفاکار

سرننگے ہوں بلوے میں بازو میں رسن میں

محل میں بٹھا دو ذرا سجاد ہے بیمار

تنھے سے ہاتھ جوڑ کر کہتی تھی سکنہ  
چھیننے کو بالیاں ہیں ہے کون مددگار

نوحہ

(اعجاز)

یہ حضرت عباسؓ دلاور کا علم ہے

یہ فاطمہ زہراؓ کی چادر کا علم ہے

آیاتِ قرآنی سے سجایا ہوا پرچم  
مظلوم سکینہ کے مقدر کا علم ہے

آدم کا مصطفیٰ کی نبوت کی گواہی  
میدانِ کربلا میں بہتر کا علم ہے

یہ عون و محمد اور قائم کا علم ہے  
ہمشکل مصطفیٰ علی اکبر کا علم ہے

اس علم کے دامن میں اصغر کی پائیں ہے  
معصوم مجاہد علی اصغر کا علم ہے

عباس علمدار کے خون سے دھلا ہوا  
کل انبیاء کی غیرتِ اطہر کا علم ہے

یہ مصطفیٰ علی و حسن اور حسین کا  
اول سے لیکے مہدی آخر کا علم ہے

اس علم کی چھاؤں نے راہِ نجات ہے  
قرآن کہہ رہا ہے یہ محمد کا علم ہے

اعجاز کیوں نہ علم اٹھائیں سرِ بازار  
یہ حیدرِ کرار کے دلبر کا علم ہے

## نوح

عباسؑ تیرے خوں سے رنگیں ہے علم تیرا  
دل سینے میں جب تک جاتے گا نہ غم تیرا  
جی بھر کے جو روتی میں اگر تیرے لاشے پر  
اتنا تو نہ ٹڑپاتا ہمیشہ کو غم تیرا  
بہتے ہوئے پانی میں تصویر سکیئہ کی  
لاشہ رہا دریا پر اٹھا نہ علم تیرا  
آیا جو نہ خیسے میں لاشہ لبِ دریائے  
ماتم بھی نہ کر پاتے جی بھر کے حرم تیرا  
ٹوٹی جو کمر شاہ کی بس دہی تو صدمے تھے  
اک نکر تھی زینبؑ کی اور دوسرا غم تیرا

# نوحہ

عباسؑ علم تیرا مقتل سے آرہا ہے  
شبیرؑ کی کمر کو ہائے جھکا رہا ہے

یہ علم حسینؑ کی پہچان ہے کراتا  
یہی یزیدؑ کے ہے فرق کو بتاتا  
کوئی چوستا ہے آکر کوئی جلا رہا ہے

دیتی تھی دلا سے میں آئے گا ابھی پانی  
سب مل کے مانا گونگو غازی کی ہے جوانی  
کیوں غالی علم باباؑ خیمے میں لا رہا ہے

شکل کشا کا بٹیا کرتا ہے یوں فیاضی  
کچھ مانگ کر تو دیکھو دیتا ہے میرا غازیؑ  
ہے ہمتہ علم پر جو غازیؑ بلا رہا ہے

منون تیرا ہوں میں کھنا سکھا دیا ہے  
سجّار کو اس قابل مولا بنا دیا ہے  
تیری وفا کی باتیں سب کو سنا رہا ہے

زینبؑ کی خیمہ گاہ سے ایسی آواز آئی  
چادر کا جو وعدہ تھا دلپس میں لینے آئی  
تطہیر کا ہائے ضامن مقتل میں جا رہا ہے



# نوحہ

زہرا کی دعاؤں کا اثر حضرت عباسؑ  
وہ چادرِ زینبؑ کو بچالینے کی اک آس

مشکینہ چھدا بازو کٹے غازی نے سوچا  
اب کیسے بچاؤں گا سکینہؑ میں تیری پاس

چادر کے سوا کچھ نہ تھا قربان جو کرتی  
کلمہ کو ہو تب ہے محمدی کا احساس

بابا نہیں شہزادیؑ سلم کو یقین تھا  
جب شاہ نے کہا بیٹی آ بیٹھ میرے پاس

دنیا کے یزیدوں سے کبھی بے شکے گی  
اب شہر تلک گونجے گی اُن بیاسوں کی آواز

غازی کا علم یاد دلائے گا ہمیشہ  
معصوموں کے چہروں پہ لکھی پیاس اور پھر پاس

مقتل کی صلوٰوں سے وہ غازی کی صد تھی  
شبیرؑ جھکے روتے ہاتے میرا عباسؑ

اکبرؑ یہ تو حق میرا نہیں تیرا ہے زینبؑ  
اب مل کے اٹھاتے ہیں بہن ٹھیک یہ لاش

# نوحہ

(نثار)

دریا او علم آیا علمدار نہ آیا  
 شبیر مسافر دا وفادار نہ آیا  
 ہون چادران وی ہوگیاں نے ربڑے حوالے  
 سیدانیاں دا حیدر کرار نہ آیا  
 اک بلدی دے وچ عون دی ماں ہوگئی داخل  
 جس ویلے نظر عابد بیمار نہ آیا  
 صغراء نے رکھی دیر کھڑاون دی تمنا  
 اصغر نول سگر راس اودا پیار نہ آیا  
 اک لے کے تے گھر زہرا دے کجھ آئے مسلمان  
 ے پانی کوئی یار و مددگار نہ آیا !  
 ادہ آیا نہ ہمیشہ نول سی مان جیے تے  
 شبیر دا ادہ جعفر طیار نہ آیا  
 سردار دتا حق توں مگر چین اے تک  
 شبیر نول یا احمد مختار نہ آیا

مل مل کے ہتھ کہندی سی صغراء کہ خدایا  
 کیوں یاد میرے ویرنوں اتار نہ آیا  
 پردیس دی پیو آ کے مل جانے دھیانوں  
 بابل گیا صغراء دا مڑاک وار نہ آیا  
 دربار نثار آئی نہ حسین دی مساد  
 یا کہنہ نبی پاک دا دہبار نہ آیا

## نوحہ

(نثار)

اج ویر پیاں بھیاں دا چک مشک تے علم دیشان گیا  
 رہ کے آپ پیاسا نہر اُتے کر ویاں نول حیراں گیا  
 ڈٹھا علم عباس دا جد دگد میری ٹٹ گئی کمر شبیر گیا  
 بجھی پیاس نہ پیاں بالاندی میرا مارا ویر جوان گیا  
 عباس دے مرن دی خبر آئی کیا زینب اج میں اجڑ گئی  
 میرا مر گیا ضامن پردے دانالے زینب دا ٹٹ مان گیا  
 شاہ پانی منگیا اصغر لئی لشکر دے پاسیوں تیر آیا  
 گل توڑ پیاسے اصغر وا حرل دا تیر کان گیا

تینوں بھیناں مہندی لاتی نہ تیری ڈولی گھر چ آتی نہ  
 ماں لاش اکبر نے کہندی سی میرے دل چ رہا رہا گیا  
 کدی کھچیا شاہ پھل برہمی دا کدی لاش قاسم دی لے آیا  
 کدی قبر بنائی اصغر دی تیرے صبر توں میں قربان گیا

## نوحہ

عباس تیرے بازو کم دین دے آگئے نے  
 چادر نہ بچی مچھاویں اسلام بھاگئے نے  
 جوم دیر علم تیرا شبیر لے کیندا سی  
 تیری موت تے دکھ غازی میری کر جھکا گئے نے  
 اک رات دی بنٹری لے سر کھول کے روندی لے  
 لٹ داج لیا مارا خیمہ او جلا گئے نے  
 تو سین سیکنہ دا بن ماشکی آیا سٹیں  
 تیرے باجو سیکنہ دے دد شمر نے لاتے نے  
 اسلام دے پرچم دا تلوں اصل محافظ امیں  
 تیرے بازو وی زینب داسب مان مکا گئے نے

# نوحہ

عباسؑ با وفا دا پرچم سدا رہوے گا  
زہرا دے لال دا ماتم سدا رہے گا

دھرتی اد کر بلا دی جس ویلے خون رشتی

زہرا دا لال جھڑیا انہونی ایسی ہوتی

آکھے علی دی جاتی ناں ویرا دارہوے گا

شبیر دے جگر نوں نیرے دے پرچ پر دیا

دربارِ مصطفیٰ چوں ایسا اعلان ہويا

دنیا تے نام اعلیٰ شبیر دارہوے گا

عباس دی وفاتے نہر فرات روتی

سلطان ہے وفا دا ایسا نہ ہوو کوئی

دے دے جے حکم مولا بند بانی نہ رہوے گا

شبیرؑ داسی وعدہ نمانے دے نال ایسا

ہن سی اے دین اعلیٰ چا دے گانا نا جیسا

میں نہ ریتا جے نانا تیرا دین تے رہوے گا

میدانِ کربلا دا منظر عجیب ہویا

مقتل دے پرچ مسلمان زہرا دا چین کھویا

قاتل ہے جو دی شاہ دا دنیا تے نہ رہوے گا

# نوحہ

آجھا دیرن غنا زئی ہاتے دیس پرایاے  
 سرنگے بازاراں وِچ اُمت نے پھرایاے  
 سجاو کیویں بھل سی بازار دی کہانی  
 آنکھیاں چوں نیوڑ کدی ہاتے خون دی آئی  
 نانا تیری اُمت نے ہاتے ساکوں ستایاے  
 مغرا پتی دیکھدی لے ہاتے ویریاں راہوں  
 ایہو غم مُکا گیا لے میں وچھڑی مرثہ جاواں  
 اکبر تیری جدائی عینوں مار مُکایا لے  
 میں تیرے باجوں ویرا ہاتے قیدی ہو گئی آں  
 اِس نانے دی امت نے ہاتے چادر اں لٹ لٹی آں  
 دربارِ شرابی دے سرنگے بلایا لے  
 زبلاں وِچ سکینہ مشتاق رو پکا لے  
 بابا میں رُل گئی آں دے باواں دے سہارے  
 معصومہ دا ہاتے لاشہ بیمار نے چایا لے



تیروں کے مصلے پر وہ سجدہ شکرانہ  
 شبیرؑ نے بتلایا اسلام پہ مرجانا  
 کچھ اس طرح لاش آئی اک رات کے بیاہے کی  
 افسوس کہ مادر نے بیٹے کو نہ پہچانا

سوچو تو مسلمانو یہ بات کوئی کم ہے  
 احمد کی نواسی کا دربار میں آجانا  
 یہ ماں کی وصیت تھی عباسؑ دلاور کو  
 جب دین پہ بن آئے تم دین پر مرجانا

دنیا کو نہ بھولے گی عباسؑ وفا تیری  
 تلوار نہیں کھینچی آقا کا کہا مانا  
 اک تیر علیؑ کی گردن پہ لگا آکر  
 معصوم کا ہنس دینا اور موت کا گھبرانا

برجی علی اکبر کے سینے سے نکل آئی  
دیخانہ گیا شاہ سے یوں دل کا نکل آنا  
دربار میں فضا نے لوگوں سے کہا رو کر  
آئی نبیؐ زادی تعظیم میں جھک جانا

بھوے گا زمانے کو منظر نہ کبھی ناصر  
معصوم کی میت کو شبیر کا دفنانا

میت علیؑ اصغرؑ کی ہاتھوں میں اٹھا بولے  
اللہ تیرے آگے ہے شبیرؑ کا نذرانہ  
تاحشرؑ لائے گا مولیٰ کی تیاری پر  
دُلدل کی رکابوں سے بیٹی کا لپٹ جانا  
ناصرؑ کا یہ دعویٰ ہے بنتا ہے حسینؑ ایسے  
قرآن کے سانچے میں امامت کا ڈھل جانا



# نوم

یہ بنائے لا الہ ہے دین ہے ایمان ہے  
 مارنے آئے ہو جسکو بولتا قرآن ہے  
 مل گیا ربہ فرشتوں سے بلند اک رات میں  
 ہو گئے حُر بھی شہید کر بلا کیا شان ہے  
 لاش کے ٹکڑے طیس گئے ٹوٹے سہرے کی طرح  
 ٹھونڈ لو شبیرؑ قاسم کی یہی پہچان ہے  
 لے کے آئیں گے چچا پانی سِکینہ کے لئے  
 پیاس کی ماری سِکینہ کو بڑا ہی مان ہے  
 خونِ اصغرؑ مل کے چہرے پر کہا شبیرؑ نے  
 آخری پونجی بھی میری دین پر قربان ہے  
 چوم کر غازی کے شانے ابنِ حیدؑ نے کہا  
 بھائی کہہ کر آگے لگ جا یہی ارمان ہے  
 لے کے خط دم توڑتے اکبرؑ نے قاصد سے کہا  
 خاک و خون لیجا میرے خط کا یہی عنوان ہے

# نوحہ

زہرہ کا چاند تشنہ کھڑا ہے لبِ فرات  
قربان تیری پیاس پہ یہ ساری کائنات

گو ظالموں نے ظلم کی حدیں اخیر کیں  
تھی کتنی باضمیر یہ بیٹی شبیرؑ کی  
ثابت قدم رہی ہے یہ زینب کے ساتھ ساتھ

اندھیر کر رہا ہے فضاؤں کا یہ سماں  
خیامِ اطلبت سے اٹھتا ہوا دھواں  
بے داروں پہ آتی یہ کیسی رستم کی رات

آنکھوں میں پھر رہی ہے وصیت رسول کی  
فاسق سے ہم کلام ہے بیٹی بتول کی  
رنجِ دالم میں ڈوبی ہے زینب کی بات بات

نوشاہ اس عزم پہ قربان ہو گئے  
قاتل بھی کانپتے ہوئے حیران ہو گئے  
کتنی ستم رسیدہ ہے قاسم تیری برات

# نوحہ

(ناصر)

شبیر اگر تیری عزاداری نہ ہوتی  
 پھر دشمن اسلام سے بیزار ہی نہ ہوتی  
 دنیا میں حکومت کا نشان کوئی نہ ہوتا  
 گر خون علیؑ تیری دفاداری نہ ہوتی  
 بے گورو کفن لاشہ نہ شبیر کا رہتا  
 زینب کی اگر شام کو تیاری نہ ہوتی  
 بل جاتی اگر زہرا کو بابا کی داشت  
 پھر ثمانی زہرا کی گرفتاری نہ ہوتی  
 بے داغ سدا رہتا ہے اسلام کا دامن  
 زینب پہ اگر شام میں سنگ باری نہ ہوتی  
 نہ دینِ خدا رہتا نہ قرآن نہ کلمہ  
 گر بنتِ علیؑ آپ کی ایشاری نہ ہوتی  
 حامد کبھی اقرار غلامی کا نہ کرتا  
 گر خلد میں حسنین کی سڑاری نہ ہوتی  
 ناصر نہ روا لٹتی اگر بنتِ علیؑ کی  
 خون رننے کی عابد کو بیماری نہ ہوتی

# نوحہ

نثار

فریاد محمد صلی اللہ سرنگے زہرا جاتیاں نے  
گھر آخری سٹروا فاطمہؑ دا نکھیں یکھیاں موت ستائیاں نے  
خالی گھوڑا شاہ دا آیا اے  
گپ پاک رسول دی لایا اے  
گھیرا پٹن والیاں پایا اے  
جے وارث رچ کر لائیاں نے

اودا وارث کوئی آیا نہیں  
اودا پاسا کسے پر تیا نہیں  
اودا لاشہ کسے نے چا نہیں  
جئے سب دیاں لاشاں چائیاں نے

دو تریاں شاہ لولاک دیاں  
آیات کلام پاک دیاں  
پاک سرتے چدریں خاک دیاں  
نلنے دیاں رہن دہائیاں نے

کوفے آکھے مکینہ جاواں میں  
پتہ مسلمؐ دا بجے پاواں میں  
اونوں رورو حال سناواں میں  
مینوں شمر چپڑیاں لائیاں نے

یا روضے رسولؐ تے گھیرا پا  
کیاں بیبیاں نانامؐ واویلا  
اساں چدراں وتیاں راہِ خدا  
جناں دیتیاں ساڈے ساتیاں نے

آکھے صنعا یتیمی پتی ماں لے  
کانوں تیتیری نہ مرگئی ماں لے  
میرے دل دیاں دل پُرح رہی ماں لے  
میرے دیر نہ مہندیاں لائیاں نے

روندی شامِ غریباں آگئی لے  
کالی بن کے چادر چھا گئی لے  
پہرہ دین والی گھبرا گئی لے  
شاہِ نجف نے دیراں لائیاں نے

## نوحہ

تیروں کی زبانوں پہ لہو کس کا لگا ہے  
یہ کون ہے نیزے پہ چڑھا بول رہا ہے  
جلتے ہوئے خیموں سے صدا آتی ہے اصغر  
کوئی تیرے جھوٹے میں تجھے ڈھونڈ رہا ہے  
سینے سے لپٹے ہوئے کہتی تھی سکنہ  
بابا علی اصغرؑ بھی مجھے چھوڑ گیا ہے  
شبیرؑ اٹھا سکتے نہیں لاشہ اکبرؑ  
عباسؑ تیل بازو کہاں جا کے گرا ہے  
شاید اسی ماتم میں کہیں آب نہ پاؤ  
سجاد کی آنکھوں کا ابھی زخم ہلکا ہے  
پڑ جائیں دراڑیں نہ کہیں چرخ کہن میں  
اکبرؑ کا بدن ریت کے سینے پہ گرا ہے

# نوحہ

سبحان رب العلیٰ و بحمدہ  
زیرِ خنجر یہ صد اٹھی مولائے شبیرؑ کی

سینہ یاسین پر شہرِ ظالم ہے چڑھا  
تیر و تیغ و برہمیوں میں مظلوم آقا ہے گھرا  
کند خنجر اور گردنِ شاہِ دینِ شبیرؑ کی

مکروں یا پامال لاشہ وارثِ کونین کا  
آگے پھر خیمہ گاہ میں اور لوٹی ہے ردا  
آلِ احمد کی مسلمانوں نے یہ توقیر کی

ہوش کر لو اے علیؑ عابدِ سارے خیمے جل چکے  
بھائی بھتیجے میرے ہائے اک دن میں سارے مر چکے  
ایک تو ہی ہے نشانی ماں جاتے شبیرؑ کی

چادریں ہوتیں اگر تھک جو کھن پہناتی میں  
نانا کے روضے میں بھاتی قبر تیری بنواتی میں  
پوری یہ ہو سکی نہ حسرت تیری ہمیشہ کی

# نوحہ

(اختر)

نیرے پر چڑھ کر شاہ نے قرآن سنا دیا  
اسلام کی بقا کے لئے گھر لٹا دیا  
تعظیم جس کی کرتے رہے فخر انبیاء  
دروازہ اس بتول پہ کس نے گرا دیا

کتنی عظیم ہستی ہے یہ فاطمہ کا لال  
حر کا نصیب ایک ہی بل میں جگا دیا  
حق مانگنے بتول جو دہار میں گئی  
تاریخ پڑھ کے دیکھ لو امت نے کیا دیا

غازئی گئے جو زین سے کہنے لگے حسینؑ  
عباسؑ تو نے میری کمر کو جھکا دیا

سُور کا گھر اجاڑنے والے سے پوچھ لو  
احمد کو کس احسان کا تم نے صلہ دیا

فرار ہی تھی شامیوں کو ثنائیؑ بتول  
خیموں میں کیا بچا تھا جو تم نے جلا دیا

اختر یہ کہہ رہا ہے مسلمان دے جواب  
زہراؑ کا احترام کیوں تو نے بھلا دیا



# نوحہ (منجھتی)

حسین ظلمتوں میں گوہر تابندہ ہے  
کہ جس کے ہونے سے انسانیت پائندہ ہے  
سوارِ دوشِ رسالت کے سر نے نیزہ پر  
قرآنِ سنا کے دکھایا شہید زندہ نے  
نہ پہنچا پانی نہ لاشہ بھی جائے خیموں میں  
کنیز زادہ تیری بیٹی سے شرمندہ ہے  
ستارے ماند ہیں ماتمِ فضا میں کرتی ہیں  
غمِ حسین میں مغموم ہر پرندہ ہے  
اداسِ روضہ نبیؐ سے دلِ صغریٰ کا  
شہید تیری شبیبہ ہوگی کہ زندہ ہے  
جو سر برہنہ نظر آئی غازی کو زینبؓ  
یہ مرنے گر کے بتایا شہید زندہ ہے  
نہ ترس بچوں پہ نہ پاس کلمہ والوں کا  
سپاہِ شمر میں منجھتی ہر اک درندہ ہے



ہم کیوں نہ کریں ماتم شاہِ زمین تیرا  
مُسختے ہیں رہا لاشہ بے گورو کفن تیرا  
سر پہنی خیمے سے گھبرا کر نکل آئی  
نیزے پہ چڑھا دیکھا جو سر کو پہن تیرا

اے شاہ کس قدر ہے دل سوز تیرا افسانہ  
تیرا کنبہ بیابان میں آوارہ وطن تیرا  
دیواروں سے سر کو نیچر ٹکرا کے نہ مر جائے  
گھوڑوں سے گیار وندا ہر عضو لے بدن تیرا

زنجیروں سے اے شاہ ہم کیوں نہ کریں ماتم  
تیغوں سے ہوا زخمی مبارک بدن تیرا

# نوحہ

خونِ شبیر بہا یا ہے مسلمانوں نے  
پاک زہرا کو ستا یا ہے مسلمانوں نے

جو ستیفہ میں بنی تھی ہے یہ تدبیر وہی  
بابِ زہراء پہ لگی جو ہے یہ تحریر وہی  
ہم نے خمیوں کو جلایا ہے مسلمانوں نے

کلمہ گو تیری دفاؤں کا ہیں چرچا کرتے  
اس لئے دتے عزادار ہیں ماتم کرتے  
ہم نے یتیموں کو رُلا یا ہے مسلمانوں نے

دیا معصوم کو پانی کس زبان سے میں کہوں  
پیٹ کر سر کو کہا زینبؑ و کلثومؑ نے یوں  
ہم نے تیروں سے پلا یا ہے مسلمانوں نے

آلِ احمد پہ جھلا کس نے ستم ڈھایا ہے  
لالِ سجاد کی آنکھوں نے یہ بتلایا ہے  
ہم نے بازاروں میں چھرایا ہے مسلمانوں نے

# نوح

خونِ حسین چاندِ زینب کی داستان  
 کانپی زمین سن کے جسے دئے آسمان  
 یا مصطفیٰؐ روایتیں بھی امت نے چھین لیں  
 اب جل کے سر چھپائیں تیری بیٹیاں کہاں  
 زینب کے بازوؤں میں رن کیا اندھیر ہے  
 عباسؓ باوفا علی اکبرؓ جواں کہاں  
 زہراؓ کے لاڈلے کے گلے پر چھری چلی  
 زینب کے بازوؤں میں بندھی رسیاں کہاں  
 وحشت سے قتل گاہ میں چونکے گارات بھر  
 اصغرؓ کو جنگلوں میں پکارے گی ماں کہاں  
 بعد حسینؑ سوتی سکیں نہ چین سے  
 بھولے گی ہرے شمر کی وہ جھڑکیاں کہاں

# نوحہ

(شہستی)

واپس حسین کرب و بلا سے نہ آ سکے  
 سر کو کٹا کے دین، نبیؐ کا بچا سکے  
 شہر لعین نے پھیر دی گردن پر یوں چھری  
 سجدے سے سر حسین نہ اپنا اٹھا سکے  
 زینبؓ نہ روئی عونؓ و محمدؐ کی لاش پر  
 ایسی بہن کہاں کہ بھرا گھر ٹٹا سکے  
 ٹکڑے بھر گئے تھے تنِ پاش پاش کے  
 قاسمؓ کی لاش اس لئے گھر میں نہ لا سکے  
 اصغرؓ کی موت کی نہ خبر ہو ربابؓ کو  
 کچھ دیر ماں خیال میں جھولا جھٹلا سکے  
 اصغرؓ کا حال پوچھا جو شہ سے ربابؓ نے  
 تھی داستانِ طویل فقط سر جھکا سکے  
 وہ حرملہ کے تیر کی تیری کہ اللہ مال  
 اصغرؓ کی تابِ ضبط کہ پھر مسکرا سکے  
 کہہ لو کہ آخری ہے زیارتِ رسولؐ کی  
 شاید کہ لوٹ کر علی اکبرؓ نہ آ سکے

۱۲۰  
قاصد نہ چھڑ بات بہن کے پیام کی  
اکبر کہاں ہے جو اُسے صفراءِ بلا کے

اے دردِ دل سنبھل کہ جوانی کی موت ہے  
اے ضبطِ باپ بیٹے کی میت اٹھا کے

کچھ مصلحت ضرور تھی ورنہ خیام تک  
عباسؑ اور فرات سے پانی نہ لاس کے

سرنگے شہرِ شام میں وہ شہزادیاں  
بہ اذنِ جن کے گھر میں فرشتے نہ آس کے

کونے کا ظلم بڑھ گیا زندانِ شام سے  
اتنا تو تھا کہ بنتِ علیؑ سر جھکا سکے

مشتی سوا حسین کے دودھِ نرید میں  
کوئی نہ تھا کہ دین کی بگڑی بنا سکے

## نوحہ

اسلام کے عمن کا ماتم ہے بپا لوگو  
مارا گیا غربت میں بے جرم و خطا لوگو

دشتِ بلا میں جس کا گھر بار لٹ گیا ہے  
سچ سچ بتاؤ مجھ کو یہ کون بے نوا ہے  
بے گورو کھن کس کا لاشہ ہے پڑا لوگو

یہ کس کا قبیلہ ہے کس گود کے پالے ہیں  
 دیکھو تو سہی ان کو انداز نرا لے ہیں  
 تم تیر چلاتے ہو دیتے ہیں دُعا لوگو

تعبیر کے پرے سے ہم کیسے نکل آئیں  
 سجاد اگر کہہ دو اس آگ میں جل جائیں  
 جلتے ہوئے خیموں سے آتی ہے صدا لوگو

لحفتِ دلِ زہرا کو احمد کے نواسے کو  
 پردیسی مسافر کو سہ روز کے پیاسے کو  
 کس جرم کی تم آخر دیتے ہو سزا لوگو

قرآن کے حافظ تھے جو تیر چلاتے تھے  
 قرآن کے دارث تھے جو زخم اٹھاتے تھے  
 قرآن کا نوحہ ہے یہ کرب و بلا لوگو

احمد کی ہو تم امت یہ اس کا نواسہ ہے  
 کچھ شرم کرو تم کئی روز کا پیاسا ہے  
 خیموں میں سے فیضہ کی آتی ہے صدا لوگو

## نوحہ

شہید کر بلا بابا غریب و بے وطن بابا  
 ہزار افسوس تم مارے گئے تشنہ دہن بابا  
 اگر سمراہ میں ہوتی تمہاری لاش پر روتی  
 گدائی کر کے پہنائی تمہیں دو گزر کفن بابا  
 تمہیں تیغوں سے کٹوایا حسرت کو زہر پلوایا  
 مٹایا فرتہ فرتہ یوں نشان پنجتن بابا  
 مدنیہ آپ سے چھوٹا ہے کعبہ چھوٹا گھر چھوٹا  
 بنایا کر بلا میں آپ نے اپنا وطن بابا  
 علی اکبر کو روؤں میں علی اصغر کو روؤں میں  
 ملایا خاک میں تقدیر نے سارا چمن بابا  
 مریض بنے پدر مشکل کشا کا جو کہ پوتا تھا  
 انہی کے ہاتھوں میں باندھی لعینوں نے سن بابا



# نوحہ

(اعجاز)

سر پر شہر والا کے تلواروں کا سایہ ہے  
 اب آخری سجدے میں زہرا تیرا جایا ہے  
 اے ابن علی تو نے ان کا پتے ہاتھوں سے  
 خود بیٹے کے لاشے کو کس طرح اٹھایا ہے  
 کر ڈالا مسلمانو پا مال شریعت کو  
 قتل شہر والا پر کیوں حبش منلایا ہے  
 اے موت ذرا تھم جا قاسمؑ پہ ترس کھالے  
 اراٹوں سے مادر نے بیٹے کو سبایا ہے  
 کس شان کا وہ سر ہے جس سر نے قتل ہو کر  
 نیزے کی بلندی پر قرآن سنایا ہے  
 کیا مادرِ اصغر پر گزری تھی خدا جانے  
 بے شیر پہ ظالم نے جب تیر چلایا ہے  
 بازار میں زینبؑ کے خطبوں کو ذرا دیکھو  
 ہر لفظ کو قرآن کی تفسیر بنایا ہے  
 عباس کی بالیں پر شبیر تڑپتے ہیں  
 بھائی کی جدائی نے بھائی کو رلایا ہے

تھی بیڑیاں ہی کافی بیار کے پیروں میں  
 سجاد کی گردن میں کیوں طوق پہنایا ہے  
 مادر کا جازہ تو اٹھا تھا اندھیرے میں  
 بیٹی کو برہنہ سر بلوے میں پھرایا ہے  
 شہر کی وصیت کو پورا کیا بیٹے نے  
 سر قاسم مضطر نے کربل میں گٹایا ہے  
 دینٹ نے رکھا پردہ احکام شریعت کا  
 چادر جو چھنی منہ کو بالوں سے چھپایا ہے  
 یہ خواب جو دیکھا ہے صغرائے تورثی ہے  
 سینہ علی اکبر کا زخمی نظر آیا ہے  
 یہ کام کیا زینب بھاتی کے لئے تو نے  
 سر عون و محمد کا قربان کرایا ہے  
 کیوں نیند نہیں آتی زنداں میں سکینہ کو  
 بابائے تو مقتل میں سینے پہ سلایا ہے  
 اعجاز شہیدوں نے پایا نہ کفن تک بھی  
 لاشوں پہ لعینوں نے گھوڑوں کو دوڑایا ہے

# نوحہ

(نثار)

دشتِ دیران میں شبیرؑ جو مہمان ہوئے  
قتلِ مظلوم پہ آمادہ مسلمان ہوئے  
علقہ تجھ سے گلا ہم کو فقط ہے اتنا  
شہیدِ بیا سے ہیں سارے ترے مہمان ہوئے  
کٹ گئے بازو ہیں عباس کے دونوں رن میں  
لو سکیں وہ تیزی پیاس پہ قربان ہوئے  
اک طرف عون و محمد کے پڑے ہیں لاشے  
اور قاسم ہیں پڑے خون میں غلطال ہوئے  
کھیلتا دیکھا نہ اصغر کو بھرے آنکھ میں  
صغریٰؑ کہتی تھی نہ پورے میرے ارمان ہوئے  
آرزو تھی میں بناتی تمہیں دولہا اکبرؑ  
وقت سے پہلے تری موت کے سامان ہوئے  
صغریٰؑ کہتی تھی کوئی جا کے یہ بابا سے کہے  
چند گھڑیوں کے میرے سانس ہیں مہمان ہوئے

چلے حسین جو خیمے سے جانبِ مقل  
رکاب پکڑی جو زینت نے تو حیران ہوئے

دل یلین پہ چلایا کتے جو کہ خنجر  
کیا وہ تھامی تھے تو کیا حافظِ قرآن ہوئے

بن گئی خاک تیری خاکِ شفا کرب و بلا  
نخونِ شبیر کے ہیں تجھ پہ یہ احسان ہوئے

دھول اٹھتی تھی جہاں اسکو بنایا جنت  
گھر تھے آباد جو سادات کے دیوان ہوئے

خاک بے سر میں رہے اور میرا دامن بھی جلا  
چھین لیں بالیاں زخمی بھی میرے کان ہوئے  
چادریں لٹ گئیں گھر جل گئے وارث نہ رہے  
آکے پردیس میں یوں بے سرمسامان ہوئے

میرے بھائی میرے بیٹے میرے اصحاب سبھی  
ایک اک کر کے تیرے نام پہ قربان ہوئے  
نثارِ عمر تو جیتی ہے بت پرستی میں  
آخری وقت میں کیا خاکِ مسلمان ہوئے

## نوحہ

(ناصر)

مقتل چلے شبیر کربانڈھ کے گھر سے  
 سر پیٹ لے زینب کہ ردا چھنتی ہے سر سے  
 رُک جاؤ ابھی شمر نہ کاٹو سر شبیرؑ  
 ہٹ جائے سیکھنے تو ذرا خیمے کے در سے  
 شبیرؑ نے ظالم سے کہا اتنا بتا دے  
 اصغر کی خطا کیا ہے جو پانی کو بھی تم سے  
 زینبؑ کہے قاسم تیرے سہرے میں داری  
 کیسے میں بچا لوں تجھے ظالم کی نظر سے  
 میں کیسے پیوں پانی کہے روکے سکینہؑ  
 پیاسا علی اصغرؑ ہے میرا مین پہرے  
 اک آس ہے صغرا کو جو مرنے نہیں دیتی  
 شاید کوئی بچ جائے تو لوٹ آئے سفر سے  
 رورو کے کہے لاشہ اکبرؑ یہ قاصد  
 خط لکھا ہے صغراؑ نے تجھے خونِ جگر سے

# نوحہ

حسین ابن علیؑ کا نزول ایسا ہے  
 کٹاکے سر کو بتایا اصول ایسا ہے  
 نازِ شاہ جو دیکھی تو انبیاء نے کہا  
 خدا کے سامنے سجدہ قبول ایسا ہے  
 یہ اس نبیؐ کا نواسہ ہے جسکی عظمت پہ  
 سلام کہتے ہیں پھر رسولؐ ایسا ہے  
 پسر کے سینے سے برچھی نکالے صبر کرے  
 امام دنیا میں جسگری قبول ایسا ہے  
 حسینیتؑ نہ مٹے گی کبھی زمانے میں  
 تیرا خیال مسلمان فغول ایسا ہے  
 کبھی ہبک نہ ختم ہو جہاں میں بنتِ رسولؐ  
 تیرے ویران چمن کا یہ پھول ایسا ہے  
 سلام کہتا ہے افلاک بارگاہِ شاہ  
 میری نماز کا حسبِ معمول ایسا ہے

اصغر تیری مادر کو میں کیا جا کے بتاؤں  
 شہ نے یہ لپٹ کر کہا ننھی سی قبر سے  
 ہیں خاک بسر احمد و حیدر سرِ مقل  
 زہراؑ بھی ہے سرِ دارتی شبیر کے سر سے  
 تو روک لے ہاتھوں کو کمان کھینچ نہ حمل  
 مانوس نہ اصغر ہے ابھی تیر د تر سے  
 عریاں سرِ زینبؑ ہے کہیں دود چلے جاؤ  
 خول روکے یہ عابد نے کہا شمس و قمر سے  
 عباس نے شبیر سے وعدہ تھا نبھانا  
 ورنہ کوئی بچتا کہاں حیدر کے پیر سے  
 صغراؑ نے کہا خیر ہو اکبر کی حبا دیا  
 دل میں میرے اک ٹپس سی اٹھتی ہے فجر سے  
 سرِ پیٹ کے زینبؑ کہے آغا میرے شبیر  
 مرجاتے نہ زنداں میں سیکھنے کہیں ڈر سے  
 پرستہ تیرے شبیر کو ہے فاطمہ زہراؑ  
 کچھ حرف جو ناصرؑ نے مکھے دیدہ تر سے

# نوح

دن عاشور کا گزرا کیسے یہ مظلوم شیر سے پوچھو  
 کون ہے قابلِ سبطِ نبی کا یہ دکھیا ہمیشہ سے پوچھو  
 جلتے خیمے بالِ پیاسے شمر کے ڈر سے کانپ رہے تھے  
 گزری کیسے شامِ غریباں یہ زینبِ دلیگیر سے پوچھو  
 کس کو خبر تھی اک دن زینبِ قیدی بن کے آئیگی کونے  
 سرنگے بازار گئی کیوں زینب کی تقدیر سے پوچھو  
 وزنی طوق پہن کر کیسے کربل سے وہ شام گیا ہے  
 کہنے دکھ بھارنے دیکھے عابد کی زنجیر سے پوچھو  
 کربل کے مظلوم دکھا گئے مرنے کے اندازِ نرالے  
 دینِ اسلام کی خاطر مرنا تم اصغرؑ بے شیر سے پوچھو  
 خشک بھوں کو جنبش دیکر اصغرؑ پانی مانگ رہا تھا  
 چپ کیوں ہو گیا ٹرپ کے اصغرِ حمل کے تیر سے پوچھو  
 آلِ عبا کو لے آیا ہے بازاروں میں شمر کس نے  
 پتھروں کے نذرانے ملے ہیں غازی کی ہمیشہ سے پوچھو  
 زینبؑ اور کلثومؑ کی عظمت دنیا کو معلوم نہیں ہے  
 پاک رسولِ خدا سے پوچھو یا آیتِ تطہیر سے پوچھو



بندگی کی معراج بنا کر پیر حسین کا آخری سجدہ  
 ذکرِ خدا آخری دم تک قاتل کی شمشیر سے پوچھو  
 سرخ مٹی کو دیکھ کے منہ اگر گئی چکرا کے غش سے  
 اکبر سے ہے ملنے کی حسرت کبریٰ کی تحریر سے پوچھو

## نوحہ

تیر ہیں شبیرِ پیا سے کے بدن میں جا بجا  
 خم کر میں آچکا ہے اور دم اکھڑا ہوا  
 پی کے آنسو اور کڑا دل کر کے چنتے ہیں حسینؑ  
 ریت پر باغِ حسن کا پھول ہے بکھرا ہوا  
 پھرتے ہیں ریت کی ڈھیری پر مولا م تھلیوں  
 آخری بیٹے کو گویا پیار ہے یہ باپ کا  
 آن کر اصغر پہ پوری ہو گئی فوجِ حسین  
 ہو گئے شبیر بے کس کوئی نہ باقی رہا  
 کیوں خدایا چومتے ہیں بازو سے زینبِ حسین  
 چومتی ہیں کس طرح زینبِ برادر کا گلا  
 شاہِ سجدے میں گرے ہیں غیرتِ ابنِ علی  
 تو خبر لینا کہ زینبِ آنہ جائے بے ردا  
 فاطمہ کا گھر جلانے کو مسلمان آگئے  
 نہ رہا پاسِ نبیؐ اور اٹھ گیا خوفِ خدا

# نوح

کٹ گئی گردن شہِ مظلوم کی شمشیر سے  
 بے ردا زینب پھری ہو کر جدا شبیر سے  
 ایک ہچکی بھی نہ لی اصغر نے شاہ کی گود میں  
 یوں قضا لپٹی ہوئی تھی حُر ملا کے تیر سے  
 پاس گہوارے کے گم سُم بیٹھی ہے اتم رباب  
 جل رہا ہے دل بچھڑ کر اصغر بے شیر سے  
 کہتی تھی ماں آؤ اصغرات ہو گئی  
 تم تو غربت میں نہ روٹھو مادر دلگیر سے  
 خط میں صغرا نے لکھا اکبر بہت بیمار ہوں  
 زندگی میں کیا نہ ملنے آؤ گے ہمشیر سے  
 کہتے تھے شاہ جیتے جی اکبر نہ قاصد سے ملا  
 موت پہلے آگئی صغرا تیری تحریر سے  
 وقتِ رخصت خیمہ گاہ میں تھا جنازے کا سماں  
 اس طرح لپٹی ہوئی تھیں بیباں شبیر سے  
 ملے اُس معصوم بچی کا گلہ رسی میں تھا  
 ایک پل کو جو نہ ہوتی تھی جدا شبیر سے

کس کو دیں آواز عباس دلا د بھی نہیں  
 لاشہ فرزندِ جوان اٹھتی نہیں شبیر سے  
 دُعا نپ کر باہوں سے چہرہ دی صد عباس کو  
 شمرنے چینی رواجِ زینب دگر سے

## نوحہ

( نثار )

چل دیئے شبیرِ یارِ سر جھکانے کیلئے  
 کون اب ہے چادرِ زینب بچانے کیلئے  
 حشر تک ڈیوڑی پہ ماں کرتی رہے گی انتظار  
 بیہج کر بے شیر کو پانی پلانے کے لئے  
 لاشِ اصغر گور میں ہے اور لاشوں پر نظر  
 شاہ کسے آواز دیں تربت بنانے کے لئے  
 قبرِ اصغر خود بنالی فاطمہ کے لال نے  
 گود میں جھولے کے عادی کو جھلانے کے لئے  
 مل گئے حیدر کا دل، ضبطِ حسن، صبرِ حسین  
 گودِ اصغر سے پیکانِ کھنچ لانے کے لئے

چوم کر بازو کہا شبیر نے ہم تو چلے  
 تم رہو تیار زینب شام جانے کے لئے  
 آ کے یا عباس دیکھیں بے کسی شبیر کی  
 آئیں زینب دین پر شاہ کو بٹھانے کے لئے

جن کی آمد سے بنا بُت خانہ خانہ خدا  
 رہ گئی اولاد ان کی قید جانے کے لئے  
 کیوں رہیں ظلمت میں ہم جبکہ نثار اپنے جبین  
 نور کا مینار ہیں سارے زمانے کے لئے

## نوحہ

ہاتے شبیر کو ہسان نہ بنایا ہوتا  
 ہاتے زہرا کا کلیجہ نہ دکھایا ہوتا  
 شاہ پہ آتا نہ بڑھاپا نہ کمر خم ہوتی  
 علی اکبر کا جو لاشہ نہ اٹھایا ہوتا  
 حرم ملا یہ تو بتا کیا تیل نقصان ہوتا  
 پانی بے شیر کو تو نے جو پلایا ہوتا  
 بنت زہرا تیری چادر کو نہ لٹکا کوئی  
 سر پہ عباس علمدار کا سایہ ہوتا

بے حال ہے سکیئہ مندے سے مر نہ جائے  
 در جھین کرتا نچے ظالم لگا رہے ہیں  
 عباس تم سنبھا لو کڑیل جواں کا لاشہ  
 اٹھتا نہیں ہے شاہ سے لیکن اٹھا رہے ہیں

## نوحہ

( گلزار )

آتے شبیر بیابان کو بسانے کیلئے  
 دین کی راہ میں بھرے گھر کوٹانے کیلئے  
 اپنے گلشن سے چنے پھول بہتر شاہ دیں  
 کر بلا دیکھ تیری گود سجانے کیلئے  
 علی اصغر نے مسلمانوں سے مانگا پانی  
 ہاتے اک تیر ملا پیاس بجھانے کیلئے  
 شاہ دین اصغر و قاسم کو بچھاؤ کر کے  
 علی اکبر کی چلے لاش اٹھانے کیلئے  
 حاکم شام کو لٹکار کر بولے عباسؑ  
 میرے بازو ہیں تیرا نقش مٹانے کیلئے

جس کی غفلت کے کرے پوئے تقاضے سوچ  
 سر برہند اسے بازار نہ لایا ہوتا  
 اے مسلمان تیری بخشش کی وہ ضامن ہوتی  
 کاش تو نے دل زہرا نہ دکھایا ہوتا



شبیر سرکٹانے کو مقتل کو جا رہے ہیں  
 زینت کو مرنے والے سب یاد آ رہے ہیں  
 سجاد کو کسی نے آکر دیا نہ پُرسا  
 تنہا زمین پر بیٹھے آنسو بہا رہے ہیں  
 چادر لٹا کے زینب دریا کو دیکھتی ہے  
 شاید کوئی یہ کہہ دے عباس آ رہے ہیں  
 جنگل کو دوڑتی ہے اٹھ اٹھ کے ماں یہ کہہ کر  
 زینب مجھے نہ روکو اصغر بلا رہے ہیں  
 دریا پہ کوئی جا کر اصغر کو جگا دے  
 سیدانیوں کو ظالم قیدی بنا رہے ہیں  
 وارث تو مر گئے ہیں زینب کسے پکار  
 پھر فاطمہ کے گھر کو دشمن جلا رہے ہیں

# نوحہ

(ناصر)

حکم قرآن آیا ہے تمام نماز کر  
 تکمیل کی حسین نے جلتی زمین پر  
 قائم کیا نماز کو کیسے حسین نے  
 جس کی گواہی دیتا رہا خنجر شمر  
 چھوڑ دیکھو حسین کو  
 اشد سے ہم کلام ہے نیزے کی نوک پر  
 بہتے ہوتے فرات سے تشنہ دہن رہا  
 ماہِ رباب تجھ سے شرمندہ ہے پدر  
 زینب نے بال کھول کے خالق سے کی دعا  
 دین کی بقا میں میری امیری قبول کر  
 عابد کو خوں رونے کا اک روگ لگ گیا  
 جس کی بنا ہے بنتِ علی کا برہنہ سر  
 ناصر رسولِ زاوی جو دربار میں گئی  
 لرزہ بخت رسول کی ہمتی رہی قبر

کشتی دینِ محمد پہ جو طوفان آیا  
آگے موقع پہ شبیر بچانے کیلئے

چاند زہرا کا چلا بخشش امت کیلئے  
کند خنجر کے تلے سر کو کٹانے کیلئے

بنتِ زہرا تیرے پر رے کی خدا خیر کرے  
کلمہ گو آتے ہیں غیام جلانے کیلئے

مر گئی قید میں معصوم سکینہ لیکن!  
اک بیمار ہیں میت کو اٹھانے کیلئے

ڈالی گلزار نے جب حالِ سقیفہ پہ نظر  
سارا منظر تھا یہ زہرا کو رُہ نے کیلئے



# نوح

( اختر )

داستانِ غم شبیر کہی جاتی ہے  
جو بھی آواز ہے فریاد بنی جاتی ہے  
قافلہ گزر گیا سہم کی راہوں میں سگر  
اب بھی زنجیروں کی جھنکار سُنی جاتی ہے

منظر کب سے سیکھنے ہے دیر خمیہ پر  
اے علمدار بہت دیر ہوتی جاتی ہے  
نوکِ نیزہ پہ ہے قرآن کی تلاوت جلدی  
یوں کہانی بھی اسیروں کی کہی جاتی ہے

ٹوٹ جاتے نہ تیری آسِ خدا خیر کرے  
بنتِ زہرا شبِ عاشور ڈھل جاتی ہے  
اک اشارہ ہے پیمبر کا جلدِ اختر  
بات کہنے کی جو ہوتی ہے کہی جاتی ہے

# نوحہ

(اختر)

بدلی میں گھرا ہے اسلام کا تارا  
 زینب کا جہاں میں ٹوٹا ہے سہارا  
 شاہ کہتے تھے حر کو اک رات کا مہمان  
 افسوس لعینوں نے مہمان کو مارا

محتاج جنازہ سرکارِ دو عالم  
 یاروں نے نبیؐ کے منبر کو سنوارا  
 اکبر تھے نہ اصغر عباس نہ قاسم  
 مولا تجھے مقتل میں کس نے ہے اتارا

آتی تھیں صدائیں یہ باغِ فدک سے  
 ایمان کا سودا دولت کا جنازہ  
 عباس سدھارے چلاتی سکینہ  
 زنداں میں ہوگا اب کون ہمارا  
 جن آگ نے اخترِ قرآن کو جلایا  
 کر بلا میں اس کا پھیلا ہے شرارہ

# نوحہ

( نجفی )

دی دین نے صدیں شیر ذرا آنا

میں بدلا جا رہا ہوں اللہ مجھے بچانا

شاید کہ یاد آئے ان کو نبی کی عظمت

ہمشکل مصطفیٰ کو بھی ساتھ لیتے آنا

بے شیر اور پیاسا معصوم دینا ہوگا

زندہ مجھے کرے گا اصغر کا تیر کھانا

یہ مجھ سے پوچھتے ہیں ذبحِ عظیم کیا ہے

قاسم کے ٹکڑے لیکر دو لہا ذرا بنانا

تیرے علم کے صدقے پرچم لگے ہوئے ہیں

تا حشر ہم نہ بھولیں بازو تیرے کٹانا

نجفی تیرے مولا تو ایسے نوازتے ہیں

شہید کا زانو تھا بن خون کا سرمانہ

## نوحہ

اے حسین ابن علی حق کو بچاتے دیکھا  
جس نے دیکھا تمہیں قرآن سناتے دیکھا  
ماں تصور میں نہ بھولے گی علی اصغر کو  
قید خانے میں بھی جھولے کو جھلاتے دیکھا  
ہیبتِ شیر الہی تھی عیاں چہرے سے  
فوج بھاگی جو تھی عباس کو آتے دیکھا  
آپ کا غم بھی عجب غم ہے حسین ابن علی  
اک آنسو میں سمندر کو سموتے دیکھا  
بڑھ کے موجوں نے لب نہر قدم چوم لے  
مشک پیاسوں کی جو عباس کو لاتے دیکھا  
آگئی دل کو سنبھالے پوتے ماں در کے قریب  
خون میں ڈوب کے اصغر کو جو آتے دیکھا



ہو کے مہمان محمد کا نواسہ آیا  
 دشتِ خوشنوار میں لختِ دلِ زہرا آیا  
 شاہ نے کھینچ تولی سینہ اکبر سے سناں  
 ساتھ لپٹا ہوا برہی سے کلیجہ آیا  
 جو کہ گزری علی اصغر پہ وہ دودار نہ پوچھو  
 ہاتے پیسا لبِ دریا سے بھی پیسا آیا  
 خون میں ڈوبی ہوئی اکبر کی جوانی دیکھی  
 ہاتے آیا بھی تو کب قاصدِ صفا آیا  
 قید خانے میں صدا گریہ و زاری کی ہے  
 طوقِ زنجیر کو سجاد پہ رونا آیا  
 کو فیو شرم سے آنکھوں کو جھکاتے رکھنا  
 نینگے سر حیدر کزار کا گنہہ آیا  
 ہاتے اُس بچی کی مایوس نگاہیں شستی  
 نوٹ کر جس کا چچا اور نہ بابا آیا

# نوحہ

(یوسف)

دشتِ خونخوار میں سرشاہ کٹانے آئے  
 بنتِ زہرا تیری غربت کے دمانے آئے  
 بے کسی باپ کی بے شیر سے دیکھی نہ گئی  
 ماں کی آغوش سے پانی کے بہانے آئے  
 رو کے شاہ کہتے تھے اکبر میرا کوئی نہ رہا  
 دو صلا باپ کہاں لاش اٹھانے آئے  
 وارثِ لاشہ شبیر نہ آیا کوئی !  
 لوگ ہر لاش پہ حق اپنا جانے آئے  
 رو کے کہتی تھی سکنہ کہ چچا آتے نہ تم  
 اب تو آجاؤ کہ گھر لوگ بلانے آئے  
 ڈھل چکی شام یتیمی کی سکنہ سے کہو  
 اب کہاں بابا جو سینے پہ سلانے آئے

رات گہری ہوتی جاتی ہے صدا دوا صفر  
 ماں کہاں آگ کلیجے کی بجھانے آئے  
 حشر برپا ہوا خیموں میں علمدار اٹھو  
 سر کھلے کیسے بہن تم کو بلانے آئے  
 رسم دنیا ہے مسلمانو ذرا ساتھ چلو  
 شاہ اصغر کیلئے قبر بنانے آئے  
 چھین لی شمر نے احمد کی نواسی کی ردا  
 کون عباس کو دریا پہ بتانے آئے  
 وقتِ آخر کہا اکبر نے تڑپ کر بابا  
 ہم کو وعدے نہیں صغرا کے نبھانے آئے  
 منزلِ کرب و بلا دیکھ کے رو دیا قاصد  
 کس کو صغرا کا وہ پیغام سنانے آئے  
 ہوشِ سجاد کو غش سے نہیں آتا ورنہ  
 ستر اور ہاتھ سکیں پہ اٹھانے آئے  
 رو دیتے جو نہ رہے عون و محمد و قائم  
 تم بھی عکاس مجھے چھوڑ کے جانے آئے  
 شب کے سناٹے میں بکھرے ہوئے لاشے یوسف  
 آہ ! وہ لوگ جو اسلام بچانے آئے



( اثر )

کتھا ہے گلارن میں فرزند سپہر کا  
 اب کون محافظ ہے زینب تیری چادر کا  
 منہ دھاپنے ہوتے اور بے شیر کوروتی ہے  
 یاد آتا ہے جھولے سے گرنا علی اصغر کا  
 شبیر یہ کہتے تھے عباس کہاں ہو تم  
 ہم سے نہیں اٹھتا ہے لاشہ علی اکبر کا  
 شاہ لاشہ قاسم کے ٹکڑے تو اٹھا لائے  
 سر کھول کے بہنوں نے ماتم کیا شبیر کا  
 شاید کسی ظالم نے زینب کی ردا چھینی  
 اٹھ اٹھ کے گرا لاشہ عباسِ دلاور کا  
 ظالم کے طلا پنچوں سے بے حال سکیں ہے  
 دم ہی نہ نکل جائے شبیر کی دختر کا  
 گو زخم اثر گہرے ہمارے دل پر ہے  
 غم کھا گیا عابد کو زینب کے کھلے سر کا





ہم سے غم شبیر بھلایا نہیں جاتا  
یہ داغ کلیجے سے مٹایا نہیں جاتا

اتنے تن شبیر پہ ہیں رتیر نمایاں  
بچی کو بھی سینے سے لگایا نہیں جاتا

قاسم کی نہ امید رکھو مادرِ قاسم  
لاشے کی یہ حالت ہے کہ لایا نہیں جاتا

اٹھتے ہیں کبھی بیٹھتے ہیں مولہ اکیلے  
کیا لاشہ فرزند اٹھایا نہیں جاتا

ہے لاشہ اکبر پہ تجھی پیاس کی ہچکی  
خطِ فاطمہ صغرا کا سنایا نہیں جاتا

تام کے نثارِ اشک بہانے کے یہ دن ہیں  
میلہ تو محرم میں سنایا نہیں جاتا

## نوحہ

زخموں سے چور چور ہے زہرا کا لاڈ لا  
 رو کو ذرا یہ تیر کہ سجد کریں ادا  
 جھینسی گیتیں ردا میں تو منظر عجیب تھا  
 سیدانیوں نے بالوں سے منہ کو چھپا لیا

یہ دیکھنے کو ماں تیری جیتی رہی قائم  
 سہرے کے پھول خون میں ڈوبے ہیں جا بجا  
 کیسے جوان بیٹے کا لاشہ اٹھاؤں میں  
 ٹوٹی ہوئی کر ہے کہ عباس چل بسا

میں بے کفن تجھے جاتی نہ چھوڑ کر  
 مجبور ہوں کہ بہن کے سر پر نہیں ردا  
 پلوانے کو پانی تھے تجھے لے گئے بابا  
 کرتا ہو میں ہے تیرا کیونکر بھرا ہوا

سیلاب نہیں ڈھونڈنے کو آتا ہے پانی  
 مل جاتے کہیں پیاسا تھا بہمان کر بلا

امت نے خوب اجر و مال دیا ہمیں  
 تو بیکفن حسین میں زینب بے ردا

# نوحہ

(اختر)

ہم اُس شہیدِ جفا کا پیام کہتے ہیں  
جسے حسین علیہ السلام کہتے ہیں

فراتِ یاد ہے تھکوتیرے کُتے پر  
مسافروں نے کیا تھا قیام کہتے ہیں

سکینہ پھیل رہے ہیں جہاں میں بیاہ سائے  
اس مقام کو زندانِ شام کہتے ہیں

رُلا رہی ہے زمانے کو خون کے آنسو  
وہ شام جو عزیموں کی شام کہتے ہیں

زمانے بھر کے شہیدوں کی آبرو بن جا  
غریب باپ کو اصغر سلام کہتے ہیں

غضب کیا ہے اہلِ سیاست نے بے غیر  
کیا نہ کچھ بھی تیرا احترام کہتے ہیں

یہ فخرِ کم نہیں اختر کہ تھکوا اہلِ عزا  
شہیدِ کرب و بلا کا غلام کہتے ہیں



حسین غم میں تیرے کائنات روتی ہے  
نکل کر روتا ہے دن چھپ کے رات روتی ہے  
حسین لائے تھے قلب حسن کے لاشے کو  
دلہن کو دیکھ کر ساری برات روتی ہے  
جو دیکھا شکل پیمیر کے دل پہ داغ سناں  
حیران فہستے ہیں موت و حیات روتی ہے  
پلانے پانی چلے جب حسین اصغر کو  
رباب غیمے کی تھامے فسات روتی ہے  
گیا تو تشنہ وہن اس جہاں سے ماہِ رباب  
تیری پیاس پہ نہر فراست روتی ہے  
لو اس طرح سے لٹے دوڑیں مصطفیٰ کے پلے  
تیری غریبی پہ اللہ کی ذات روتی ہے  
عیال ہے اہل سقیفہ تیری جفاؤں پر  
حضور حق میں نبی کی شفاعت روتی ہے  
جناب سلمہ نے ناصر جو حالِ شام سنا  
رسول زادی کی ہر ایک بات روتی ہے

# نوحہ

(ناصر)

لوگو حسینؑ پاک محمد کا دین ہے  
یہ اولیاءِ کرام کا پختہ یقین ہے

اسلام کے علم کی بلندی کو دیکھ کر  
حق کہہ رہا ہے خونِ دغا آفرین ہے

مادر نے جو کہا تھا وہ کر کے دکھا دیا  
چھ ماہ کا شیر خوار ہے لیکن ذہین ہے

کہنے لگی سیکھنے پھوپھی ظلم ہو گیا  
میرے پدر کی زلفوں میں دستِ لعین ہے

ہم کرتے ہیں اس طرح سے تعظیمِ ذوالجناح  
دستارِ مصطفیٰ کا یہی تواہین ہے

زنجیبا کے سر سے لوٹ لی چادرِ بول کی  
بتلاؤ مسلمانو یہ کس کی تواہین ہے

ناصر علی کی بیٹی کو کیوں ننگے سر کیا  
سوچا نہ شامیوں نے کہ پردہ نشین ہے

# نوحہ

(شعی)

شاہ کا سرکٹ گیا تیغ جفا خاموش ہے  
آسمان تصویرِ غم و دشتِ بلا خاموش ہے

وہ ہمکناس کرنا اور لپٹنا شاہ سے  
اصغر معصوم کی اب ہر ادا خاموش ہے  
چھد گیا حلقوم اور اصغر ٹپ کر مر گئے  
حلقِ اصغر چیر کر تیر جفا خاموش ہے

اب نہ دریا میں تلاطم ہے نہ موجیں بقیار  
ہمے اصغر تشنہ تیر جفا خاموش ہے

رک گئی نبضِ دو عالم تھر تھرائی کائنات  
زیرِ خنجر بادشاہ کر بلا خاموش ہے

بے کفن لاشیں عزیزیوں کی پڑی ہیں جا بجا  
شاہ بے کس پیگرِ صبر و رضا خاموش ہے

خیمہ گاہ میں حشر ہے آوازِ دو عباس کو  
چھن رہی ہیں چادریں جانِ نا خاموش ہے

جس کے پڑے کے محافظ اکبر و عباس تھے  
 آج بلوے میں وہ زینب بے ردا خاموش ہے  
 جانے کیا یاد آگیا زینب کی صوت و بھکر  
 وقت رخصت ہے امام دوسرا خاموش ہے

بند ہو کر رہیں گی اکبر کے دل کی دھڑکنیں  
 قاصدِ صغرا پر لٹیان ہے قضا خاموش ہے  
 روتے روتے مر گئی شاید سکینہ قید میں  
 رات سے تاریک زندان کی فضا خاموش ہے

نجدہ زن میں استقیاء دربارِ امیرِ شام میں  
 سرِ برہنہ دخترِ خیر النساء خاموش ہے  
 بچھن لی بیٹھے کے سینے سے سناں شبیر نے  
 اک تیر میں ہجومِ انبیاء خاموش ہے

خاک کر ڈالا سناں نے دلِ رسول اللہ کا  
 خاک اور خون میں شبیبہ مصطفیٰ خاموش ہے  
 شور ہے افلاک میں بربادیِ شبیر کا  
 اود گردِ قارِ عینِ آلِ عبا خاموش ہے

منزلِ کوفہ میں کیا صدے پڑے سجاد پر  
 اللہ اللہ ضبطِ غم زین العبا خاموش ہے  
 بندھ گئے شمشیرِ سن میں زینب کبریٰ کے ہاتھ  
 کچھ تو ہے جس کیلئے آہ درسا خاموش ہے

# نوحہ

واوایا صد واویلا

رو کھتی تھی زینبؓ یہ پیٹ کے سر

اے ابن علی زہرہ کے سپر

یہ کس نے کیا ہے جور و جفا

..... منظلوم برادر

سید کے جنازے پہ تیر چلے

مرقد میں نبیؐ دل گیر ہوئے

اے اہل عزا یہ صدمہ ہوا

میدر کے جگر پر

..... منظلوم برادر

ہاتے تیر علی اصغر کو لگا

تھرائی زمین و عرش اُولا

خیمے سے سکبہ کی آئی صدا

..... منظلوم برادر

ہاتے نہر پہ بازو عباس کے

خیموں میں بچے بے آس ہوئے

اب کون، بچائے گا پردہ میرا

..... منظلوم برادر



## نوحہ

مومن تیری عبادت شبیر کا ہے ماتم  
 رینب کا سر برہنہ تطہیر کا ہے ماتم  
 کرتے رہے مسلمان تعظیم پتھروں سے  
 آیاتِ انما کی تفسیر کا ہے ماتم  
 مسجد میں چھن گیا ہے حق بنتِ مصطفیٰ کا  
 جو چاک ہو گئی ہے تحریر کا ہے ماتم  
 بانو، رباب، خروا قاسم کو رو رہی ہیں  
 صغرا کے بھیا اصغر بے شیر کا ہے ماتم  
 بکھرے پڑے ہیں بازو عباس باوفا کے  
 شکیزہ رو رہا ہے شمشیر کا ہے ماتم  
 سردار مکھ ہے ہیں کر بل کی داستان کو  
 بیار کر بلا کی زنجیر کا ہے ماتم

# نوحہ

(اختر)

دستار ہے حسین کے سر پر رسولؐ کی  
زینب کی پردہ دار ہے چادر بتولؑ کی

کتے حسین اکبرؑ و اصغرؑ حسین کے  
بچپن علی ولی کا جوانی رسولؐ کی

ہاتھوں پر شیر خوار کا لاشہ لےتے ہوتے  
شبیہؑ لڑ رہے ہیں لڑائی اصول کی

امت نے خیراجر رسالت تو کیا دیا  
آلِ نبیؐ کے خون کی قیمت وصول کی

اسلام پر لٹا تھا خدحیہ کا مال و ند  
کربل میں لٹ رہی ہے کمانی بتولؑ کی

اختر درِ بتول سے ادنیٰ اسی شے نہ مانگ  
کم ظرف تو نے خواہش جنت فضول کی

## نوحہ

(اثر)

غربت میں محسوس کا پسہ مارا گیا ہے  
 زینب کا نہیں کوئی بھی چھٹنے کو رد ہے  
 ماں روتی ہے بے شیر کے جھوٹے سے لپٹ کر  
 اصغرؑ کی حبس دانی نے جگر چیر دیا ہے  
 ہے آگ کلیجہ میں لگی کیا کرے مادر  
 تنہائی میں بے شیر کو دل ڈھونڈ رہا ہے  
 شہہ ٹھوکر یں کھاتے ہوئے میدان کو چلے ہیں  
 نیرہ علی اکبرؑ کے سینے پہ لگا ہے  
 اے درد ٹھہر جا کہ جوان بیٹے کا لاشہ  
 اک باپ ضعیفی میں اٹھانے کو چلا ہے  
 شہہ کہتے تھے اب کسکو سنائیں خطِ صفراء  
 اکبرؑ تو میرا خاک پہ دم توڑ چکا ہے  
 ٹکڑے دل شیر کے ہیں یا لاشہ قاسم  
 شہہ کہتے تھے پھر بھائی حسن مارا گیا ہے  
 عباس کے مرنے پہ کہا بنتِ علیؑ نے  
 سید انبیاؑ اب خطرے میں ہم سب کی رہا ہے

کرتے ہیں سلام آخری شہہ اہل حرم کو  
سر پٹیتی ہیں بیبیاں کہرام بپا ہے

شہر سے لپٹی ہے سکیئہ دم زخمت  
اسکو بھی یقین ہے پڑنے کو چلا ہے

کٹنے لگا حلقوم شہہ تشنہ دہن کا  
آغوش میں سر فاطمہ زہرا لے لیا ہے

ہے کون جواب آکے سکیئہ کو بچاتے  
عابد ہے سودیرانے میں بے ہوش پڑا ہے

دریا کی طرف دیکھ کے روتی ہے سکیئہ  
دُرجھن گئے بچی پہ طمانچوں کی جفا ہے

زہرا کی صدا آتی تھی پہر پہر ہے زنیب  
عباس میرالال کہاں سویا پڑا ہے

بے پردہ ہیں شہزادیاں مجبور ہے عابد  
گردن کو جھکائے سر دربار کھڑا ہے

اسلام ابد تک ہے اثر مٹ نہیں سکتا  
خون ابوطالب نے اسے زندہ کیا ہے

# نوحہ

(عرفان)

حسینؑ نیزے پہ چڑھ کے قرآن مسنانہ چلے  
جہاں سے کفر کے نقش قدم مٹانے چلے  
نظر نہ آیا علمدار کا علم جس دم  
حسینؑ جانبِ مقتل مگر جھکا کے چلے

ہجومِ عام میں اور شام کے بازاروں میں  
حرمِ حسینؑ کے بالوں سے منہ چھپا کے چلے  
جلایا خونِ بہتر سے شمعِ دین کو  
ہو سے اپنے حکایت کی راہ دیکھتے چلے

پکارا غازی کو عرفان سرورِ دین نے  
جواں لال کی میت کو جب اٹھا کے چلے

# نوحہ

او شمر لعین تجھ کو ذرا رحم نہ آیا  
 سجدے میں لہو سبطِ پیمبر کا بہایا  
 بس کی نہ گلا کاٹ کے سلطانِ عرب کا  
 سرنگے مسلمانوں نے زینب کو پھرایا  
 غش ہوتے ہیں سجاد کو زنجیر آمار  
 کیا جرم تھا سجاد کا امت نے ستایا  
 روتی ہے تڑپتی ہے خدایا کہاں جلتے  
 کانوں سے کینہ کے لہو کس نے بہایا  
 کیا بیت گئی زینب کشتوں کے دل پر  
 تہزادیوں کو دوزخ سے کوفہ نظر آیا  
 آؤ تو ذرا شام میں سرکارِ مدینہ  
 سرنگے تیری بیٹیوں کا قافلہ آیا  
 افسوس مسلمان تھے یا دشمنِ ایمان  
 سرکاٹ کے شبیر کا نیزے پہ چڑھایا  
 کیوں ہاتھ ہٹاتی نہیں کانوں سے کینہ  
 دُر چھین لئے شمر شکر نے ستایا

# نوحہ

(باری)

اے عین دین جیتے رہیں تیرے عزادار  
ہے دین کے غنیمت میں تیرے خون کی ہمار

مولاجو تجھے دیتے تھے الزام بغاوت  
ہے آج انہی کو تیرے ماتم سے عداوت  
پتھر ہے وہ دل جس کو تیرے غم سے ہے انکار

مہمان کے لئے کیا ہے یہ ریت عرب کی  
پیا سا بھی ہو سوزِ زہ تمیش بھی ہو غضب کی  
امت کا ہے مہمان کو زمین کا سردار

ٹکڑوں میں پٹری کہیں شہر کی نشانی  
اور سر پہ کہیں لاشہ اکبر کی جوانی  
بکھرے ہیں کہیں بازو عباسی علمدار

ہاں کیا لگا دیکھ کے اے کاتبِ تقدیر  
نیزے پر سرِ تشنہ لبِ اصغر بے شیر  
آپ نے دیکھیں ہیں پہلے بھی کبھی ایسے پرستار

سادات کے خمیوں میں ہے اک شورِ العطش کا  
 دریا میں ندامت سے تلاطم سا ہے برپا  
 مارے گئے پیاسے حوض کوثر تیرے منہ

ہائے وہ گھڑی قیدی ہوتی جب نبیؐ زادی  
 لے کاش فنا دنیا اسی روز ہو جاتی  
 اس جینے پہ شرمندہ ہے باری گنہگار

## نوحہ

خبر و تیر و سناں ہے اور تن شبیر ہے  
 اللہ اللہ بس خطا یہ ہے کہ بے تقصیر ہے  
 سو گئے اصغر سکون سے موت کی آغوش میں  
 جلنے کس منزل میں اب تک حرط کا تیر ہے  
 ہائے وہ رودادِ غم اور کربلا کی داستان  
 بے کفن بجائی کا لاشہ بے ردا ہمیشہ ہے  
 کربلا کی خاک سے اٹھتے کہاں ماں کے قدم  
 ان بیا بانوں کے دامن میں کہیں بے شیر ہے



ہستے وہ کڑیل جواں کی لاش اور تنہا حسینؑ  
امتحان ہے خواب ابراہیم کی تعبیر ہے

مہر تھرا اٹھا مرینہ ہل گیا عرشِ عظیم  
بوسہ گاہِ مصطفیٰ پر شمر کی شمشیر ہے

سر کھلے آنکھ پھرایا کوچہ و بازار میں  
جن کے پڑے کی محافظ چادرِ تہیہ ہے  
جس کی ماں کورات کے پڑے میں دفنایا گیا  
کیوں مسلمانو وہ بی بی لائقِ شہیر ہے

گھر علیؑ کا لٹ گیا تم کو حیا آتی نہیں  
اہلِ کوفہ قیدیوں میں زینبؑ دلیہ ہے

نوکر نیز سے علیؑ اکبر کا سینہ چیر کر  
بولے اعداء یہ رسول اللہؐ کی تصویر ہے

قتل ہو کر رہ گیا کنبہ رسولؐ اللہ کا  
یہ خیال حسنا کی باطنی تصویر ہے

پھر بڑھے خمیوں کی جانب آگ لیکر اشتیاق  
گھر محمدؐ کا جلا دینے کی پھر تدبیر ہے

جانے کیا بیابان پر گزری ہے راہِ شام میں  
طوق سکتے ہیں ہے بیچ و تاب میں زنجیر ہے

# نوحہ

(عرفان)

ہر زخم صدا دیتا ہے اللہم لتبیک

نوحہ شاہ کا کہتا ہے اللہم لتبیک

سجدے میں جمیں ہے اور حلقوم پہ خنجر

گھیرے ہوئے سید کو ہیں بدکار سنگر

جج یوں کیا جاتا ہے اللہم لتبیک

خنجر کے تلے کرتے ہیں شبیر دعائیں

منظور ہے مولا مجھے امت کی جفائیں

ہر ظلم کا گہوارہ ہے اللہم لتبیک

پالا جسے نازوں سے شہر کون و مکان لے

اور جھولا جھلایا جسے حبسِ ریل امین نے

ریتی پہ تڑپتا ہے اللہم لتبیک

چھ ماہ کے بے شیر کو شاہِ مہتموں پہ لائے

امت نے دیا تیرے پانی کے بجائے

خون منہ سے اگلتا ہے اللہم لتبیک

بھولے گانہ عرفانِ تا ابد وہ فیانہ

شہزادیوں کا وہ شام کے بازار میں جانا

خون آنکھوں سے بہتا ہے اللہم لتبیک

# نوحہ

عُریاں تنِ شبیر پڑا رہ گیا رن میں  
اور زینب و کلثوم کے بازو ہیں رسن میں

اسلام پہ سر دُوں گا میں تم چادریں دینا  
یہ طے ہوا عاشور کی شب بھائی بہن میں

صغراء نے لکھا خط میں کہ افسوس ہے بھیا

یاد آئی نہ بچھری ہوتی ہمیشہ وطن میں

افسوس کہ سر پہ میرے چادر بھی نہیں ہے  
ورنہ تیرا تن ڈھانپتی چادر کے کفن میں

کوثر سے میں نہلاتی کفنِ خلد سے آتا

بھیا تیری ہمیشہ اگر ہوتی وطن میں

وہ دن ہے مجھے یاد کہ شرمایا تھا سوچ

سر سے جو ردا اُترتی تھی زینب کی وطن میں

ستجاد کے ہاتھوں پہ سکیئنہ کی تھی میت

زنجیرِ دل میں بھائی تھا تو ہمیشہ کفن میں

جب غسل لگے دینے سکیئنہ کو تو دیکھا

تھے نیل بھی کوڑوں کے سکیئنہ کے بدن میں

زندگانی سے اٹھاکب تھا سکیٹہ کا جنازہ  
تھی حسرت و ارمان کی تصویر کفن میں

بابا میں تہیں کیسے کیلجے سے لگاؤں

ہر سست تو میں ڈوبے ہوئے تیر بدن میں

گھوڑے سے گرے شاہ تو زینب نے منڈی

بھیا ہوا اجازت تو چلی آؤں میں رن میں

دم توڑتا معصوم تو دیکھا شاہِ دین نے

کچھ خون ملا دودھ تھا اصغرؑ کے دہن میں

اصغرؑ کا گلا توڑ کے وہ تیسرے شکر

پیوست ہوا بازو سلطانِ زمین میں

اکبرؑ کے سنا سینے سے کھینچی تو نہ ڈوے

وہ ہاتھ لرز نے لگے اصغرؑ کے دفن میں

## نوحہ

شبیر کر بلا میں جو آئے تو کس لئے  
بہنوں کو ساتھ اپنے وہ لائے تو کس لئے

کیوں بیٹیاں علی کی گتیں قید ہو کے شام  
عابد نے اشکِ خون کے بہائے تو کس لئے

وہ کر بلا کی تپتی زمین پر حسین نے  
بٹوں کو اپنے ذبح کرائے تو کس لئے

کوئی تو دعویٰ دار وفا بھگو دے جواب  
غازی نے اپنے بازو کٹائے تو کس لئے

اولادِ مصطفیٰ کی روایں جو چھین لی  
پھر بے کسوں کے خیمے جلائے تو کس لئے

# نوحہ

جس نے سجدہ کیا چاند زہرا کا تھا خجرتلے

جس کا کوئی نہ رہا چاند زہرا کا تھا خجرتلے

دیران کرب و بلا آباد جس نے کیا

امت نے کیونکر بھلا کاٹا ہے اس کا گلا

نوکِ سناں جس نے قرآن پڑھا

چاند زہرا کا تھا.....

سکینہ کے دُور لے گئے غازی کے بازو کٹے

شمر طمانچہ مارے کس جرم کی ہے سزا

ہے یہ سزا جس کا کوئی نہ رہا

چاند زہرا کا تھا.....

اصغرؑ نے کی جانِ فدا قاسم کے ٹکڑے ہوئے

عوان و محمد عباسؑ اکبرؑ بھی مارے گئے

مارے گئے خونِ دھتر کا تھا

چاند زہرا کا تھا.....

# نوحہ

(ناصر)

سب کچھ دے کے وچ کر بل دے رہ گیا سید کلا  
 بعد میرے تپیر دی وارث تیرا وارث اللہ  
 خالی مشک عباس دی آگئی مینوں لچ پڑے دی کھا گئی  
 جھک گئی کمر حسین ویرن دی لاشاں چکے کلا  
 حسرت نشانی وچ رُل گئی ماں دیاں سدھراں تے ہون جھل گئی  
 چادر وچ لاش قاسم دی مولا لیکے چلا  
 دیکھو کوکو واسطے رب دے بچے ہوندے سانجے سب بے  
 تیر مقنا دا کھا اصغر دنیا توں پیاسا چلا  
 جاتی بھئیے بچے سارے چادران لٹیاں بھیجے سارے  
 دیکھ کے زینب توں سرنگے کب گیا عرش معلیٰ  
 دیکھ شامی شرم نہ آتی وچ بازاراں زہرہ جاتی  
 دیکھ نانا تیری امت نے میرے سرتوں لایا پلا  
 ہوتی یتیم شبیر دی جاتی خاک سکیںہ سروچ پاتی  
 نہ بابا عباس نہ اکبر دیوے کون تسلّا  
 مومن ایسے غم وچ مرجا پیر شبیر دا ماتم کر جا  
 روکے جنت لے لے ناصر سودا بہت سؤلا

# نوحہ

(تنویر)

شبیرؑ تے زنیٹ دا اسلام تے احسان  
اک ملکہ ہے عظمت دی اک دین دا سلطان

حسرت ہے نگاہوں وچ گل ویردا چوم دی اے  
زنیٹ دا بھرا لکھو کو اک لمحے دا مہمان

منجھ دے تلے سجدہ میں بہن ادا کرنا

زنیٹ تیری قسمت چے ہے شام دا زندان

لٹ چادراں کر قیدی ایہہ شمر لعین آکھے

سڈ غازی نوں ہن زنیٹ کرے پردے اسلامان

بن قیدی بازاں وچ کیوں بنت علیؑ آئی

عباس ہو دے جس دے پردے دا نگہبان

احمد دے نواسے دے کوئی غیر نہیں قاتل

قاری تے نمازی سی کوئی حافظِ قرآن

زنیٹ نے بھرا صدیا لاریب کیا غازیؑ

حُر تیرے مقدر تے تقدیراں دی حیران

تنویر نہیں رکنا مظلوم دا ایہہ ماتم

زہرا دے بھرے گھر دا ہر دل وچ ارمان



# نوحہ

کبیل دے مسافر دا پُر درد فسانہ لے  
 اک آل نبی تنہا دو جاویس بیگانہ لے  
 شہزادی سی کوفے دی اج قیدن بن آئی  
 سرنگے پیادیکھے بے درد زمانہ لے  
 اے دستو مسلمانو کی جرم سی اصغر دا  
 گھٹ پانی دے بد لے دپج دتا تیر نشانہ لے  
 پہچانوں مسلمانو میں پتر ہاں زہر دا  
 حبلا کلمہ پئے پڑھدے ہوا دیر سی نانا لے  
 ناموس رسالت نوں جاناں دو بیاں جنگلاں وچ  
 مشرنوں اناں غامکی پیا منہ نوں چھپانا لے

## نوحہ

(نثار)

پیا می تیراں دا دسدا اے دپج صابر زہرا جایا اے  
 بہان بنا کے امت نے گھٹ پانی توں ترسایا اے  
 اٹھ دیرن دکھیا بہن دتیا اٹھ مطلب مال دے وین دتیا  
 اٹھ پتر جواں حسین دتیا تینو صغراء بہن بلایا اے  
 علی اصغر بول نہ سکدا سی مولا آنسو اپنے ڈھکدا سی  
 پیو پتر دامنہ پیا تک داسی جدوں حمل تیر چلایا اے  
 ویلا آخری میرے ویر دا اے کی حال رہا ہمیشہ دا اے  
 دپج سجدے سر شبیر دا اے تلوار داسرتے سایا اے  
 توارتے تیر شبیر لئی گل عابد دا زنجیر لئی  
 دربار دا دکھ ہمیشہ لئی قہقہہ داسرتے سایہ اے  
 آکھے صغراء ہر اک دار دے دن گئے بابل تیر پیار دے دن  
 آتے ویر دے ناں اقرار دے دن میرا سانس لبلاں تے آیا اے  
 ہویا حال نثار کی غازی داسر لہ گیا پاک نمازی دا  
 منصوبہ سقیفہ سازی دا ایسا لوکان توڑ چڑایا اے

# نوحہ

(اثر)

اک مظلوم دے تن تے بارش تیراں دی  
 جیہ دی گرمی چھاں سر تے ششیراں دی  
 ترس نہ آیا تیر چلایا اصغر پایا مار مکایا  
 رہ گئی جگ وچ یاد جفا بے پیراں دی  
 اصغر آجا گل نال لاداں اکبر جیوے میں مر جاداں  
 صغرا خیر منادے اپنے ویراں دی  
 دین دی خاطر سر کٹوایا نیزے تے قرآن سنایا  
 لوک اچے وی گل کر دے نفسیراں دی  
 عابد کیویں طوق سنبھالے رس پیر پیر اندے چھاپے  
 رووے زار و زار لٹری زنجیراں دی  
 پنجتن دی جاگیر دی وارث بے پردہ تہیر دی وارث  
 قیدی ہو گئی موت رولائی ویراں دی  
 گھر برباد بتول دا ہویا کنبہ قید رسول دا ہویا  
 زمین تے منزل آگئی تشہیراں دی

ویردی لاش تے روندی آئی رورو آکھے زہر جانی  
 بن چادر ہے موت تیری ہمیشیاں دی  
 گردن کیوں شبیر کٹائی زینب کیوں دربارے آئی  
 سوچ اثر کیوں لوڑ پئی تقسریاں دی

## نوحہ

(ناصر)

تیراں دیاں سرتے جھاواں نے رب خیر کرے شبیر تیری  
 تینوں ویرن جے کچھ ہو گیا تے پھر مر جائے گی ہمیشہ تیری  
 نہ دل میرے نوں چین پونے رب اکبر تیری خیر کرے  
 اکھیاں وچ ایسے منہیرے نے مینوں ڈس دی نہیں تصویر تیری  
 خنجر دا گل تے طر ہو یا کچھ سوچیا شاہ نے تے رویا  
 زینب ہن کون بچا دے گا سرتوں چادر تھہر تیری  
 کیوں دسدے جھوٹے نوں چھڈ کے توں ٹیاں تان کے سو گیا ہے  
 اک ماں دی اجڑی گودی نوں پئی لوڑا منہرے شبیر تیری  
 قاسم توں اپنا ہر ٹکڑا چاچے دے سرتوں وار دیتا  
 جس موت لئی تو اچ کیتی اے خون دی سی تاثیر تیری  
 ناصر اے غم رہ جاوے گا نہ چین حشر تک آدے گا  
 شبیر تیرے باجوں رُل گئی کیوں زینب جتی ہمیشہ تیری

# نوحہ

انسانیت دامن زہرا دالال ہے  
 ہر چیز نون زوال ہے اے زوال ہے  
 رکھنی چھری گلے تے اکھیاں تے ٹپیاں بن  
 لاشے پیرتے آکے اکھیاں نون کھیاں رکھ کے  
 سینے چوں برچھی کڈنی اے بہوں محال اے  
 دنیا تے رب داراج اے ایندا دلاں تے راج اے  
 نوک سنا تے چڑھ کے کیتی اینے معراج اے  
 جس دا جواب کوئی نہیں ایسا سوال اے  
 غمخیز نبیؐ دا کہنہ بے دوش قیدی کیتا  
 سارے ہی سن مسماں کینا خیال کیتا  
 پڑنے آں جسدا کلمہ اے ادوی آل اے

کوئی فرعون کوئی مسرود بن کے آیا  
 کئی امام بن گئے کستیاں نبی سڈایا  
 شبیر کوئی نہ بنڑیا اے بے مثال اے

# نوحہ

(نثار)

ارمان رتیا ارمان رتیا کیوں بعد حسین جہاں رتیا  
مظلوم و اصدقہ صلے علی ایان رتیا تران رتیا  
کیہ زینب آساں توڑ دیو  
چادرال دی ضمانت موڈ دیو  
دکھار دیو بیہوش زینب دا  
غازی نہ رتیا نہ مان رتیا

کدی اکبر وار وکھایا شاہ  
کدی امغرنوں دنایا شاہ  
اکبر دی ازاں توں پیشی تک  
شاہ بچڑے کروا دان رتیا

پتے حال غلیل دی تکرے سن  
نبی ذکرے آنسو ڈھکدے سن  
پیو سنیا او بر چھی کڈا رتیا  
دم توڑ دا پتر جوان رتیا

فرمایا حرمِ نونِ زینبؑ نے  
 نہیں بھولنے ویرا اے مددے  
 افسوس کہ بھکیاں پیاساں دا  
 دو گھڑیاں تو مہسان رہیا

کھسے قاری نمازی تکیا نا  
 کھے تیر ستم دا ڈھکیا نا  
 دیچ گودی پیو دی ہونٹاں تے  
 دودھ والا پھیر زبان رہیا

کدی بانگ اکبر دی روکئی نہیں  
 کدی پھوڑی شاہ دی سوکئی نہیں  
 کدی ظلم کہانی روکئی نہیں  
 لے زینبؑ دا احسان رتیا

تیرا دردی کوئی آیا نہ  
 کسے شمر توں آن چھوڑایا نہ  
 تیری قبر نہ دادی کول بنی  
 ارمان سکینہ حمان رتیا

اکھ غیر دی توں دور کیتی !  
دربانی خود منظور کیتی  
دیج قیدی امام زمانے دا  
بن زینب دا دربان ریا

پتی روندی سی شرمندی سی  
میں زینب آں فرماندی سی  
زینب نہ پہچانی جماندی سی  
دل صغرا و احیران ریا

پسح بات نثار نے بول دی  
پیا سے نے حقیقت کھول دی  
دیج گردناں دے قرآن ریا  
پر دل دیج نہ ایماں ریا



# نوحہ

(اثر)

قیامت بن کے دن عاشور کا زینبؑ پہ آیا ہے  
ہزاروں قاتلوں کے درمیان زہراؑ کا جسیا ہے  
کیا ویران اک جھولا اُجاڑہ اک مادر کو  
بتائے قاتلِ اصغرؑ تیرے کیا ہاتھ آیا  
جگر پہ ہاتھ رکھے شاہِ دوڑے ہیں سوتے میدان  
سناں کھا کر علی اکبرؑ نے بابا کو بلایا ہے  
صدائِ زہراؑ کی آتی تھی اٹھو غازیؑ سہارا دو  
میرے بیٹے نے تنہا لاشہ اکبرؑ اٹھایا ہے  
سنا کر خطِ سر لاشہ پیرِ شبیرؑ کہتے تھے  
اٹھو اکبرؑ مدینے جاؤ صفرائےؑ نے بلایا ہے  
سکینہؑ روتی ہے شاید طمانچے سترنے مارے  
بدل کر کروٹیں غازیؑ کا لاشہ تھر تھرایا ہے  
اثرِ خونِ ابوطالبؑ نے بہہ کر ریگِ صحرا پر  
رسولؐ اللہ کے دین و شریعت کو بچایا ہے

کہاں ڈھونڈے علی اصغر کو مادر کس طرف جاتے  
 اندھیری رات ہے بے شیر نے جنگل بسایا ہے  
 شیر بے کس اٹھا لاتے ہیں ٹکڑے لاش قاسم کے  
 ترپ کر ماں نے ہر ٹکڑا کیلجے سے لگایا ہے  
 دھواں خیموں سے اٹھتا ہے حرم فریاد کرتے ہیں  
 یہ پھر کس نے محمد مصطفیٰ کا گھر جلایا ہے  
 محافظ تھے جو پردے کے وہ سب مارے گئے دن میں  
 روا چھینے کو ہے زینبؓ یہ کیا وقت آیا ہے  
 علی کی بیٹیوں کا سر کھلے دربار میں جانا  
 یہ بھی وہ زخم ہے عابد کو جس نے خون رلایا ہے

## نوحہ

(گلزار)

قیامت کی گھڑی ہے کربلا کی ریت جلتی ہے  
 مگر آلِ نبیؐ کیوں آج پانی کو ترستی ہے  
 سلا یا محمدؐ میں اصغرؑ کو مولا کس طرح تو نے  
 ظلم پر آج سورج ہے زمین شعلے اگلتی ہے

زمین سے لاشہ عکاس کیوں اٹھاٹھکے کرتا ہے  
 سکیئہ پیاس کی لاری زمین پر ہاتھ طمٹا ہے  
 نکالے سینہ اکبر سے برجھی کس طرح بابا  
 ہٹے کڑیل جوانی خاک پر کوٹ بدلتی ہے  
 گرجا لال گھوڑے سے زمین پر ام فروہ کا  
 وہ دیکھو روح حسن کی ہٹے گرتی ہے سنبھلتی ہے  
 یہی امر رسالت ہے بتاؤ تو مسلمانو !  
 چھری کند ہے مگر شبیر کی گردن پہ چلتی ہے  
 کھلے سر شام کے دربار میں روتی رہی زینبؓ  
 ہٹے تطہیر کی مالک نہ جیتی ہے نہ مرنی ہے  
 در شبیرؓ پر یہ سوچ کر حُجرت جبری آیا !  
 گناہ گاروں کو بخشش کی یہاں خیرات ملتی ہے  
 چلے آؤ غم شبیرؓ میں رونا عبات ہے  
 کھتی گلزار جیسوں کی یہاں قسمت بدلتی ہے

# نوحہ

(نثار)

روزِ عاشورہ صبح کو دی جو اکبر نے اذان  
 شامیوں نے ہتے سمجھی نہ رسالت کی زبان  
 پڑھ کے خطِ صغرا کا شاہ نے لاشِ اکبر سے کہا  
 جا بلاتی ہے تجھے اجڑے گھروں کی پاسباں  
 رکھ کے سر آغوش میں عباس سے شاہ نے کہا  
 میں تیرے صدقے برادر ہیں تیرے باند کہاں  
 لے لیا آغوش میں اصغر کو بڑھ کے موت نے  
 ماں سلاتے کس کو جھوٹے میں سنا کے لوریاں  
 اس لئے لائے نہیں خیمے میں اصغر کو حسین  
 دیکھ لی ٹوٹی ہوئی گردن تو مر جاتے گی ماں  
 موت کہتی تھی مبارک ہو تجھے اِتمِ رباب  
 مسکرا کر توڑ دی اصغر نے حرم کی کمان

قاسم و اکبر گئے عون و محمد بھی گئے  
 رہ گئے شبیر تنہا ظالموں کے درمیان  
 آج پہرہ دے رہی ہے فاطمہ کی لاڈلی  
 آگیا ہے صاحبِ قطبیر پہ کیسا سماں  
 چھین لی شمر شکر نے طمانچہ مار کے  
 باپ نے جو پیار سے پہنائی تھیں وہ بالیاں  
 ڈھونڈتی پھرتی ہے لاشوں میں سکینہ باپ کو  
 ہاتے بابا میرے بابا بولو بابا ہو کہاں  
 لاشہ شبیر سے آتی سکینہ کو صدمہ  
 آمیری مظلوم بیٹی آادھر میں ہوں یہاں  
 سامنے لاشے پڑے تھے وارثوں کے جا بجا  
 اک جلے خیمہ میں بیٹھی تھیں علی کی بیٹیاں

# نوحہ

( اقبال )

اے رات نہ ڈھلنا کہ اجڑ جائے گی زینبؑ  
سوچ نہ نکلا کہ اجڑ جائے گی زینبؑ

سو جا علی اصغر کہ سلاقی ہے مکینہ  
چا چا سے میں کہتی ہوں اگر پانی ہے پینا  
یوں نہ جھولے میں چلنا کہ اجڑ جائے گی زینبؑ

علی اکبر نے اذان دی تو زینبؑ نے کہا ہوگا  
تو ہے ہمشکل پیسہ تیرا تو دکھ ہی سوا ہوگا  
یوں نہ میدان میں ڈھلنا کہ اجڑ جائے گی زینبؑ

تو ہے آغوش میں پردے کی تو محفوظ ہیں سارے  
ماں کے فرزند ہیں محفوظ اور بہنوں کے سہارے  
تیرا پردہ نہ الٹنا کہ اجڑ جائے گی زینبؑ

اقبال ہوگی صبح ہونگے شہید سارے  
 لوٹیں گے ماؤں پھوپھیوں اور بہنوں کے سہارے  
 کفِ افسوس نہ ملنا کہ اجڑ جائے گی زینب



## نوحہ

بچیاں لیکر سنی زینب نے اکبر کی اذان  
 روزِ عاشورہ صبح دم تھا قیامت کا سماں  
 دل بھرا نہ جب سیکھنے کو طمانچے مار کر  
 ظالموں نے کھینچ لی کانٹوں سے آخر بالیاں

اب صلہ و نہ کی آتی بھی نہیں زندان سے  
 مرگئی شاید سیکھ نہ رک گئی ہیں سسکیاں  
 شامیوں کے تاشانی نہ دیکھو اس طرح  
 یہ بنو ہاشم کی عظمت ہیں علی کی بیٹیاں

دیکھ کر قاصد سے بولا شاہِ کربل کا لہو  
 جا کے صغرا کو سنا دینا ہماری داستان

اس طرح زنجیروں میں جکڑے ہوئے سجاد تھے  
 خون میں تڑپا اسیس کر بلا کی بیڑیاں  
 موت کی آغوش میں کیوں نیند آتی ہے تمہیں  
 جاگ اے اصغر سناقتی ہے تجھے ماں لوریاں

آگ تھی خیموں سے لپٹی خون تھا بکھرا ہوا  
 کر بلا میں ڈھونڈتی پانی پیاسی بچیاں

ایک چادر تھی سر پاک پر سو وہ بھی نہیں  
 بھائی کو دے گی کفن زینب دلیگیر کہاں

چھا گیا شمسی زمانے پہ شہیدوں کا لہو  
 رائیگاں جاتے گی اس خون کی تاثیر کہاں

بوسہ گاہ شہ لولاک تھا حلقوم حسین  
 پھیر دی شہر جفا کار نے شمشیر کہاں

علی اکبر کا جگر چاک ہوا برہمچی سے  
 خون میں ڈوبی عسک کی وہ تصویر کہاں

خوب پڑسا دیا امت نے علی عابد کو  
 پائے بیمار کہاں حلقہ زنجیر کہاں

کوفہ و شام کے بازار میں سرنگے اسیس  
 بیٹیاں فاطمہ کی اے فلک پیر کہاں



## نوحہ

کی دن دسویں دا چڑھیا اے کی ظلم ہنیریاں چلیاں نے  
 تصویراں پاک رسولؐ دیاں اج دچ کر بن دے رُیاں نے  
 اج کیندے شگن مناواں میں کیویں ڈھولی کُبرا پاواں میں  
 اک پاسے لاش دے کُڑے نے دوجے پاسے مہندیاں گھلیاں نے  
 کچ کر لو پاس رسالت دا نہ کھووہ لال ولایت دا  
 تِساں تیر چلاوٹا ٹٹنا نہیں اصغر دیاں سُکھیاں بُلیاں نے  
 اج کر حسین دی جھک گئی اے ہر اس دینے ہی ہک گئی آ  
 صفرا دُٹیاں ساریاں سدر اں اج برچھی دے پھل مال تیاں نے  
 نیزے تے لاڈ لا حیدر دا اے جگر ہے پاک سپہبر دا  
 اج عرش وی تھر تھر کنب گیا نبیاں فی عبا تاں بھلیاں نے

# نوحہ

تقصیر تے نہیں کوئی سید دی ہو یا ویری کل زمانہ اے  
 ایہو آخری رات مسافراں دی کل خبرے کی ہو جانا اے  
 اج رات نوں رج رج کے تک نوزہرا دا ڈیرہ دسدے  
 بس تھوڑی دیر بہاراں نے ایناں فجرے لٹیاں جانا اے  
 نبی پاک تے رات نوں صحرا چوں رہے چند تے یکیاں سوں نوں  
 زہرہ اس تھاں نوں رہی چھدی جتھے سر سجدے وچ آنا اے  
 تک رنگلی جوانی اکبر دی بر چھی داسینہ چیر گیا اے  
 تاریخ نوں آکھو یاد رکھے اے صغرا دا نذرانہ اے  
 ارمان حسں دی بیوہ مے شاہ گنڈ وچ بن کے لیاتے نے  
 ماں لاڈلے پتر نوں کی دیکھے سر سہرا نہ ہتھ گانا اے  
 شاہ کچھیا تیر نوں گل دچوں اصغر نے اکیاں میٹ لیاں  
 جیڑا جھولے دے وچ سوندا سی اونے خاک تے ڈیر آنا اے  
 شاہ بر چھی دا پھل کھج لیا تے اکبر نے کلیجہ پھڑ لیا اے  
 اپنے سینے توں ہتھ نہیں چکنا اینے ماں توں زخم لکانا اے  
 شبیر تیری تربیت نے ماواں دی فطرت بدل دتی  
 زینب نے کراں کسیاں نے پتراں نے مرن لئی جانا اے

ایوں من تے سہی اذاتے سہی ایوں دل دے دکھڑے نہاتے سہی  
 جیہڑا ہر مشکل حل کراے پنہستن دا پاک گھرانہ اے  
 کی اڑیا پانی مشک وچل عباس دا دل وی ڈب گیا اے  
 تیرے ماشکی چاچے نے بی بی ہون خیمے دل کی آنا اے  
 کر بل دے وچ تے بییاں نے جو ہونا اے سب تکنا اے  
 رہا والے دن دسویں دا بس تریدہ پٹیاں لنگ جانا اے  
 بکھنا واں نوے ہو گیا اے احسان بتول دے بچڑے دا  
 میں جعفری نوحہ خاناں وچ بس اپنا ناں کھواندا اے

## نوحہ

شبیر کہہ کہ رو دیتے آنسو رواں دواں  
 اے لال تیری آج ہے یہ آخری اذان  
 اکبر تہاری موت کا صدمہ سہول گا میں  
 روئیں گی بے کسی پہ زمین اور آسمان  
 گھوڑے دوڑاتے جائیں گے پھر تیری لاش پر  
 تصویر مصطفیٰ تیرا دشمن ہوا جہان  
 اکبر کی موت اس دل مضطر سے پوچھئے  
 جس کا بھرے جہاں میں بٹیا سرے جوان

اک تیر حلا سے ہی سیراب ہو گئی  
 اصغرؑ وہ تیری پیاس سے سوکھی ہوئی زبان  
 ننھی سی قبر کھود کے شبیرؑ رو دیئے  
 اصغرؑ مٹایا جائے گا یہ بھی تیرا نشان

## نوحہ

(عادل)

اُسے کیوں نہ کیا لاشہ مظلوم فن تیرا  
 مقتل کی خاک بن گئی شبیرؑ کفن تیرا  
 اب کون بچانے کو آئے گا مدینے سے  
 بے دور کر بلا سے شبیرؑ وطن تیرا  
 اک دن میں کتنی لاشے نکلے ہیں ترے گھر سے  
 آباد اب نہ ہوگا زہراؑ یہ صحن تیرا  
 اجڑی ہوئی زینبؑ نے مقتل میں تیرے اُگر  
 پتھروں سے ہٹے نکالا شبیرؑ بدن تیرا  
 شبیرؑ کے لاشے سے آداز یہ آتی تھی  
 ہر زخم سے زیادہ ہے درد بہن تیرا  
 ماں کہتی تھی قاسم کی اُٹھ لعل لگا ہندی  
 تیرے لاشے پہ لاتی ہے زینبؑ بھی گئی تیرا

اکبرؑ کا کہیں لاشہ کہیں بازو میں غازی کے  
 اجڑا ہے بڑھپوں سے ہاتے بارغ عدن تیرا  
 سجاد مہاری کو جکڑا ہے زنجیروں سے  
 کنبہ چلا ہے کوفے پابند رسن تیرا  
 ہر پھول کو نیزے پہ بے جرم سجایا ہے  
 لٹ کے بھی سر بلند ہے شبیرؑ چمن تیرا  
 گو تخت نشیں تو ہے اے قاتل شبیری  
 چلنے کبھی نہ دیں گے اب قیدی جتن تیرا  
 پیاسا ہوں کئی دن سے بھھے پانی پلا دینا  
 سنا کیسے حرطلانے اصغرؑ یہ سخن تیرا  
 سورج بھی تڑپتا ہے جتنا ہے تیرے غم میں  
 ہاتے زخم چومتی ہے ہراک کمرن تیرا  
 ہاتے نہر کا ساحل اور تشنہ بی شاہ کی  
 پیاسا حسینؑ مہمان اب نہر لبں تیرا  
 مظلوم کے تم نوے بے خوف کھو عا دل  
 زہرا کرے گی پختہ انشا اللہ یہ فن تیرا

# نوحہ

## (مستردار)

زہرا کے دل کے ٹکڑے ہیں ریتِ کر بلا پہ  
 زینب بھی رو رہی ہے بالوں سے منہ چھپا کے  
 ہاتھوں میں خونِ اصغر لے کر شبیرؑ بولے  
 اس خون کو میں مولا پھینکوں کہاں پہ جا کے  
 ظالم نے سانگ ماری قبر بتول تڑپی !  
 برجی لگی ہے ہائے تصویرِ مصطفیٰ پہ  
 کڑیل جواں کا لاشہ اور باپ کی صغیفی  
 عباسؑ کیسے لاؤں اکبر کو میں اٹھا کے  
 اک رات کا ہے دولہا بارات لٹ چکی ہے  
 ٹکڑے بکھر چکے ہیں ہر طرف اِنما کے  
 بازو بھی کٹ گئے ہیں دانوتوں میں مشک تھامے  
 تقدیر رو رہی ہے غازی تیری وفا پہ

## نوحہ

سر نہیں شبیر کا باقی تہہ خنجر رہا  
اب تیرے بھائی ہے زینب نہ تیرا گھر رہا  
معاف کر دینا سیکنے اب چچا عباس کو  
حلق تیرا خشک تھا اور میں لہو میں تر رہا  
تو تو اک لمحے کو مادر سے جدا ہوتا نہ تھا  
کس طرح مٹی کے نیچے تو میرے دلبر رہا  
جانے کیسے جھاگتی معصوم کو ننھی قبر  
پھر نہ جھولے میں نہ ماں کی گود میں اصغر رہا  
یا علیؑ یا مصطفیٰؐ کر بل میں اب آجائے  
فاطمہ کے لاڈ لے کا نہ تن رہا نہ سر رہا  
چند لمحوں میں سر زینب سے چادر چھین گئی  
عمر بھر سجاد کی نظروں میں وہ منتظر رہا  
مگر برہنہ ظالمو! لائے ہو کس کی بیٹیاں  
جو کبھی کوفے کا حاکم حیدر و صفدر رہا

# نوحہ

(عرفان)

دشتِ غربت میں لٹ گیا زہرا کا بھرا گھر  
زین العبار قیدی بنے زینبؑ ہیں کھلے سر  
وہ شامِ غریباں میں غیمے جلے ہوئے ہیں  
تہا وہ پہرے دیتی رہی زینبؑ مضطر  
کڑیل جواں کی لاش پر تہا کھڑے حسینؑ  
قاسم ہیں نہ اصغر ہیں نہ عباس دلاور  
سرور نے دیں آوازیں عباس با وفا کو  
جب اٹھ نہ سکا شاہ سے لاشہ علی اکبرؑ  
اے شہرِ گوہر تو سر کو نہ کر جُدا  
مقتل میں صدا دیتی رہی شبیرؑ کی خواہر  
کہتی تھیں یہ سکنہ اس شہرِ بے حیا سے  
نہ چھین اے لعین تو یوں کانوں کے گوہر  
ور بارِ اشتیاق میں آئیں جو بییاں !  
غش کھا کے بار بار گرے عابدِ مضطر



دُفا کے سیکڑے کو اس خون بھرے کرتے ہیں  
آنکھوں سے خون بہاتے رہے عابدِ مضطر  
بکھرے پڑے ہیں ریت پر غنچہ دہنِ نبی کے  
عرفان کر بلا میں لٹا یوں باغِ مغیبر

## نوح

(شمار)

بکھرے پڑے ہیں لاشے اولادِ مرتضیٰ کے  
زینب اُجڑ گئی ہے کرب و بلا میں آ کے  
کیسے بھلائے مادرِ اصغر کا تیر کھانا  
چپ چاپ رو رہی ہے جھولے سے سرگاکے  
ہم حقوق سے دل کو تھامے دوڑے ہیں شاہِ دن کو  
شاید گسے ہیں اکبر بر چھپی جگر پہ کھا کے  
دم توڑتے ہیں اکبرائے نامہ بر بھڑ جا  
اب کیا ملے گا تجھ کو صغرا کا خطِ سنا کے  
پامال کر دیا ہے لشکر نے جسمِ و تاسم  
شاہِ جن رہے ہیں ٹکڑے اپنی عبا بچھا کے

ہو خدا حافظ کہ پھر تم سے نہ ملنے پاؤں گی

بھائی کی گردن کے بوسے لے لئے زینب نے کہا

رات کو آؤ گے بابا یہ بتا کے جا سیے

روٹی بابا سے پیٹ کر اور سکینہ نے کہا

قتل کر دیتے محمد کو مسلمان بے دریغ

راز یہ کرب و بلا میں قتل اکبر سے کھلا

رہ گئیں تنہا علی کی بیٹیاں بن میں نشانہ

سامنے لاشے پڑے ہیں وارثوں کے جا بجا

jabir.abbas@yahoo.com

# نوح

(نثار)

آہوش میں سجاد کہ گھر جل گئے مارے  
 سب ٹوٹ گئے زینبِ مضطر کے سہارے  
 یہ تیرا ہی دل ہے کہ صناں کھینچی ہے تونے  
 صدقے تیرے شبیرِ ابراہیم پکارے  
 تبیرِ محمد کھود کے یہ سوچ رہے ہیں  
 اب کس کو کہوں قبر میں اصغر کو اتارے  
 بیٹھی ہے یتیموں کو جلے خیمے میں لے کر  
 سیدانیاں تنہا ہیں کہ وارث گئے مارے  
 میں آخری رخصت کیلئے آتی ہوں بھیا  
 غازی کو بلاؤ ہمیں محل سے اتارے  
 خط لکھتی ہے شکوفں کے اُسے کون بتائے  
 توٹ گئی صفرا تیرے بھیا گئے مارے  
 بابا مجھے اک پل کو ہی سینے سے لگا لو  
 دن بھر سے ہوں بے چین بہت روکے مارے

امت نے دیا خوب ہمیں اجرِ رسالت  
 دستارِ نبی لوٹی ہیں بُرے بھی اتارے  
 بھیا تیرے بازو مجھے رستے میں ملے ہیں  
 یہ کیا ہے یہاں تم ہو وہاں بازو تمہارے  
 ہاتھوں پر اٹھا کر کہا شبیر نے لوگو  
 بچہ میرا دم توڑتا ہے پیاس کے مارے

گھوڑے کے قدم تھام کے کہتی ہے سکیں  
 بابا او مجھے چھوڑ چلے کس کے سہارے  
 اے ہیں طمانچے مجھے بالوں سے پکڑ کر  
 دُرکھینچ کے ظالم نے ہیں کانٹوں سے اتارے  
 دیکھے تو شمار آج کوئی حُر کا مسد  
 دوزخ سے چلا آگیا کوثر کے کنارے

# نوحہ

(سرور)

نیزے کے پاس جا کر دکھیا بہن پکاری  
 ظالم نے میرے سرے بھیا روا اتاری  
 ہاتھوں پہ تیرے تڑپا تیر قضا سے اصغر  
 اکبر کے بھی گئی ہے بر چھی جگر پہ کاری  
 سوتے فرات بازو عباس نے کٹائے  
 بے حال تھی سکینہ رو رو کے لت ساری  
 در چھن گئے ہیں اس کے زخار پر نشان میں  
 قیدی ہیں اور منزل اب شام ہے ہماری  
 تھے عون و عاصم سیر جگر کے ٹکڑے  
 نانا کے دین کی خاطر دونوں نے جان داری  
 طوق و رسن میں جکڑے بیمار بھی ہیں عابد  
 مظلوم کر بلا کے آنسو رہیں گے جاری  
 سرور کا رداں کو امت نے خون رلا یا  
 تاحشر اب رہیگی امت کو شرمساری

# نوحہ

(یوسف)

پڑے ہیں بے کفن لاشے کہیں بیٹے کہیں بھائی  
پرائے دیں میں زینب پہ کیسی شام غم آئی

وہ پہلی رات تھی غربت میں جب اصغر جدا سویا  
کٹی نہ مادرِ دلگیر سے اس شب کی تنہائی !

بہن کی یاد میں کچھ اس طرح تڑپا ہوا دل تھا  
سناں بھی سینہ اکبر سے گھرا کر نکل آئی

گلا کٹا رہا شبیر کا آغوشِ مادر میں  
دل زہر سے پوچھو بشر کے خنجر کی گہرائی

دیا سجاد کو گلوں نے یوں مظلوم کا پر سہ  
گلے میں طوق ڈالا پاؤں میں زنجیر پہنائی

اٹھا اک شور پانی لے چلے عباس نصیبوں میں  
سکینہ دوڑ کر بے شیر کا کوزہ اٹھالائی

نہ چھینو فاطمہ زہرا کی چادرِ ثوبہ کر زینب سے  
کہ ہے مظلوم کا مقتل میں بے گور و کفن بھائی

بہا خونِ جگر یوسف وہی عابد کی آنکھوں سے  
ہوئی کچھ اس طرح شامِ عزیمیاں سے شناسائی

نظر آتا نہیں اکبر ذرا آواز دے دینا  
ہمارے ساتھ رخصت ہو گئی بابا کی بنیائی

سکینہ مر گئی رخسار پہ بابا کے سر رکھ کر  
یہی ایک بات تھی معصوم کو زنداں نے سمجھائی

وہ تنہائی کا عالم فاطمہ کے لعل پر آیا  
جواں بیٹے کا لاشہ اور نہ تھا عباس سا بھائی

# نوحہ

ہوا جو کرب و بلا میں رستم کی بات کروں  
 کس طرح گزری ہے زینب یہ بیاں رات کروں  
 غازی آجاؤ یتیموں کو سنبھالو آ کر  
 تم سے پھر شام کے باسے میں کوئی بات کروں  
 تجھ پہ صدقہ میں کروں عون و محمد بھیجا  
 پیش چادر کے سوا کیا تہیں سوغات کروں  
 حتر سے زینب نے کہا بھائی میں شرمندہ ہوں  
 خود میں پیاسی ہوں تو کیا تیری مدارات کروں  
 جب سناں سینے سے نکلی تو یہ اکبر نے کہا  
 دردِ حتم جا کہ میں بابا سے کوئی بات کروں  
 میں نہ پل بھر کو جدا بابا کے سینے سے ہوتی  
 امنی بتلائیں کہ میں کیسے بسر رات کروں  
 سر پہ وارث نہیں گود میں اصغر بھی نہیں  
 بولو فضا کہ میں کیسے یہ بسر رات کروں  
 کس طرح تیر لگا کس طرح گردن ٹوٹی  
 شاہ کہتے تھے بیاں کس سے یہ حالات کروں



برچھی و تیر و سناں طوقِ حواست نے ویسے  
پیش میں اجرِ رسالت کے انعامات کروں  
لوگ رونے نہیں دیتے تیرے لاشے پہ مجھے  
دل میں حسرت ہے کہ ماتم تیرا دن رات کروں  
بس میں ہوتا تو بدلتی تیرا پہناوا اصفیٰ علیہ  
کاش تربت کا پتہ ہوتا تو ملاقات کروں  
کیا یہ ممکن ہے تو بتلاتی مجھ کو بابا  
آخری بار میں صغرا سے ملاقات کروں  
گر کر لاشے پہ برادر کے یہ زینبؓ نے کہا  
کس سے میں اپنے اجڑنے کی شکایات کروں  
میں جو پہنے ہوئے زنجیر یہ مجرم تو نہیں  
دیکھ سجدوں کے نشان اہم میں کیا بات کروں

# نوح

لورٹ غریبوں کی ڈھلی دقت سحر ہے  
اور زینب و کلثوم کا آغاز سفر ہے  
رستے میں کئی بار سکینہ نے یہ پوچھا  
امی جبری دنیا میں اپنا بھی کوئی گھر ہے  
آثار سکینہ کی تیمی کے ہیں ظاہر  
رخ پہ ہیں طمانچوں کے نشان خاکِ برہے  
زینب نے کہا لاشہ عباسؑ پہ آکے  
بھیا میری چادر کی بھی کچھ تم کو خبر ہے  
کس شان سے بے کس نے کیا آخری سجدہ  
سجدے میں تن پاک ہے اور نیزے پہ سر ہے  
عُریاں ہے گرم ریت پہ مظلوم کا لاشہ  
اب دوشِ محمدؐ ہے نہ جبریل کا پر ہے  
شہزادی کی آمد ہے در و بامِ بے ہیں  
اور مسلمؑ بے کس کا درِ کوفہ پہ سر ہے

# نوحہ

لاش مظلوم کی مقتل سے اٹھائی نہ گئی  
حیف صد حیف ہے تربت بھی بنائی نہ گئی  
گاش زینب کو کوئی بھائی کا پرہ دیتا  
اہل اسلام سے یہ ریت بھائی نہ گئی  
بابا بابا کی صدا گونج اٹھی زندان میں  
رتے دم تک بھی سیکنے کی دہائی نہ گئی  
کیسی دیران تھی مدینے کی فضا بعد حسینؑ  
اس طرح اجڑی یہ بستی کہ بسائی نہ گئی  
بڑھکر فضاؑ ذرا زینبؑ کو سہارا دینا  
اب بھی دربار میں روداد سٹائی نہ گئی  
کر دیئے بھائی پہ قربان جگر کے ٹکڑے  
عزم زینبؑ ہے کہ روتے ہوئے پائی نہ گئی  
لاش اکبرؑ پہ جھکے کہتے تھے شاہ شہبیرؑ  
ہم سے افسوس تیری پیاس بھائی نہ گئی  
کہیں دربار کہیں کوفہ کہیں شام کی راہ  
کیسے کیسے تیری ہمیشہ رلائی نہ گئی  
جس پہ نازل ہوا تو آن نواسی اسکی  
قیدی امت ناسی شام کے زندان گئی

# نوحہ (صابر)

خیے وی ستر گئے نے پردے سراں تے نہیں  
رب جانے بییاں نے ادشام رکنج گزاری  
رکھیا لوکا لوکا کے ہاتے کیندی نظر لگ گئی  
اکبر جواں دے ہاتے سینے چے بر چھی لگ گئی  
اتم یسملہ دی لوگر لٹ لئی جاگیر ساری  
اوٹاں توں ڈگدے ڈگدے سیال دے بال دھپڑے  
بھیننی دے دل توں کچھ لو جنہاں دے دیر نکھڑے  
پنج جاوے ویر اصغر مر جاوے بہن پیاری  
تیدانیاں سی قیدی دربار ورج بلایا !!  
سجاد مہاری نوں اس غم نے خون رلایا  
تک کے بیار بچھڑا پھو بھی آکھے صدقے واری  
دے کے معصوم بچڑے کلمہ نبیؐ بچپایا  
افسوس مسلماناں تیراں دا مینہ وسایا  
نیزے تے پڑھ ریاسی صابر قرآن دا قاری

# نوحہ

(نثار)

کر بلا توڑ پیا آل نبیؐ دا کارواں  
 منزلاں لمبیاں تے پیری ساربان تے بیڑیاں  
 مھلاں توں ڈگ پیاں عباس و آگن بیاباں  
 وارثاں دے لاشیاں نوں دیکھ کے بے وارثاں  
 لائی نہ بھیناں نے مہندی منہ نہ تیرا دیکھیا  
 دین کردی بہہ گئی اے لاش تے اکبر دویاں  
 بے کفن شبیرؑ دے لاشے تے کیندی سی باب  
 مینوں اصغر دی قسم مٹیھاں گی جنیدی جی نہ چھاں  
 مار کے کوڑے اٹھاتیاں بیاباں ہر لاش تلی  
 ٹڑپتیاں مجبور آخر روندیاں کر لاندیاں  
 کس طرح طے کیتیاں نے منزلاں سجادؑ نے  
 راہ دے وچ بیمار نوں ملیاں کتھے سایہ نہ چھاں  
 بھین دے لاشے تے روکے اکھیاں سجادؑ نے  
 مل گیتیاں تینو سکینہ قید توں آزادیاں  
 شام دے زندان وچ آکے سکینہؑ مر گئی  
 کھل گئی رسی گلے دی ہنک گیتاں نے منزلاں

# نوحہ

(یوسف)

بے پردہ حرمِ شام کے بازار میں لانا  
سجاد تیرے درد کو کیا جانے زمانہ!

اے رہگذرِ شام کہیں دیکھا ہو تو نے  
بے یار و مددگار محسوس کا گھرانہ

سجاد کی غربت میں وہ ڈوبا ہوا منظر  
مظلوم کا زنداں میں سیکینہ کا اٹھانا

وہ احمد مرسل کا گھرانہ سیرِ محفل  
عابد کو اٹاٹے سے شکر کا بلانا!

مارے گئے غربت میں سیکینہ کو طمانچے

اچھا نہیں ہوتا ہے میتوں کو ستانا

روشنی پہ دعا کرتی ہے روتے ہوئے صغرا

جلدی سے میر بھاتی کو لے آئیے نانا

بے پاؤں میں بٹری تو گلا طوقِ گراں میں

کس دین میں بیمار کو یوں کھینچ کے لانا

بازاروں سے نکلا تو لہو روتے گا برسوں

کہدے علی عابد سے کوئی شام نہ جانا

وہ آلِ پیمبرؐ پر برستے ہوئے پتھر  
 منہ زنیب و کلثومؑ کا بالوں سے چھپانا  
 چھپتی رہی شہزادیاں سجاد کے پیچھے  
 وہ شام کا دربار تماشائی زمانہ !  
 ممکن نہ تھا ہوتا جو علمدار جہاں میں  
 عباسؑ کی ہمیشہ کا دربار میں آنا  
 سوتی ہے ابھی باپ کا سر گود میں لے کر  
 لے شمرؑ لعین دل نہ سکینہؑ کا دکھانا  
 یوسف علی اکبرؑ کہیں مل جاتے تو کہنا  
 روٹھی ہوتی صفراءؑ کو فدا آکے منانا

# نوحہ

(ناصر)

عابد بیمار کی پُر درد کہانی  
 رو کر گزاری جس نے ہاتے ساری جوانی  
 تپ جاتے تھے زنجیر تو سجاد کی ہمیشہ  
 ڈالتی تھی بھٹاکے زنجیروں پہ پانی  
 کس کے گلے میں طوق ہے پہچانو خدا  
 پاک محمد کی ہے یہ انمول نشانی  
 پوچھی مختار ثقفی نے خون ریز کی وجہ  
 کہنے لگے ساتھ میرے زہرہ ثانی  
 تھک جاتے تھے سجاد تو دم لینے کو رکتے  
 ہوتی تھی پھر کوڑوں سے ہاتے ایذا رسانی  
 عابد کی ہنسی چھینی ہے کربل کے ستم نے  
 آنکھوں میں ہرقت ہے غمیوں کی دیرانی  
 ناصر جفا کے زہر نے مولا کی جان لی  
 خاک میں چھپ گئی تفسیرِ سرآنی



# نوحہ

لوگو ذرا ہٹ جاؤ سجاد کو آنے دو  
قرآن کے سہارے سے پڑھ تو بنانے دو  
ماتحتوں سے رسن کھولو زینب نے یہ فرمایا  
مجمع ہے کینوں کا منہ ہم کو چھپانے دو

بے شیر علی اصغرؑ پل بھر کا پیاسا ہے  
معصوم سکینہ کو پانی تو پلانے دو  
فرزند سقیفہ کو اتنا تو کوئی کہہ دے  
یہ ثنائی زہرا ہے بلوے میں نہ آنے دو

معصوم یتیموں کا غازی ہی سہارا تھا  
ان پیاسوں کو پہلا کر زینبؑ کو سلانے دو  
آفسو ہے سخت جاری سجاد مہاری کے  
دربار شرابی ہے زینب کو نہ آنے دو



راہوں میں سارماں کو چھاؤں ملی نہ سایہ  
بے تاب دھوپ میں ہے زنجیر کا ستایا  
پر دیسیوں کی قبروں میں تربت سکیں  
کس نے ہیں پھول ڈالے کس نے دیا جلایا  
زینب کے سر میں اتیک سے ریت کر بلا کی  
رسی نے بازوؤں پہ کلاں شاں بنایا  
زہرا کو یاد آیا پہلو کا کوئی صدمہ  
دورے کا میل ماں کو زینب نے جب دکھایا  
اچڑے گھروں میں گونجی آواز ہائے اکبر  
صغرا کو جب پھونچی نے رو کر گلے لگایا  
جانا کچھ رویوں میں چھوٹا نہ بیسیوں کا  
ایسا کسی عرو نے دربار میں بلایا  
کہتے ہیں منزلوں پہ ماؤں سے روکے بچے  
امی دطن مدینہ کیوں اب تک نہ آیا  
حافظ نثار بن کر دکھلاتے تو محافظ  
لوگ سنا پہ جس نے قرآن ہو سنایا

# نوح

(عادل)

اجڑا ہوا ہے قافلہ اور شام کا زندان  
بیٹھا جو قیدی خاک پہ سجاد ہے دربان

بے ہوش در پہ ساجدین طوق و سلاسل پہ جہیں  
گہرا گئیں پڑے نشیں مر جاتے نہ لاغر کہیں  
سجاد تیرے درد و غم کیسے کروں بیاں

زینب کے سر میں ہے لہو سجاد نے کی گفتگو  
مشکلات کی آہوں کے نہ جا دربار تو  
بھولا بتائے شریکیوں شہزادیوں کی شان

رویا لہو بازار میں ہیبت درد و دیوار میں  
آیا علی دربار میں زنجیروں کی جھنکار میں  
گھرایا بیٹھا تخت پہ لمبے شام کا سلطان

میں دختر مشکلات مادر میری خیر النساء  
بھائی شہید کر بلا جس نے لٹایا گھر بھرا  
باغی نہیں امام ہے ہے وارث قرآن

تاریک زندان کی فضا روشن نہ تھا کوئی دیا  
 زینب نے روکے کی دُعا لے وراثت اُڑا لیا  
 جس حال میں بھی تو رکھے تیرا ہے احسان

یہ وقت کا نام ہے اور فاتحِ شام ہے  
 یہ مجسمِ اسلام ہے سجاد اس کا نام ہے  
 زینب کے تعظیم کرا لے ثانیِ سفیان

دربار میں تھی مہکشی سجاد پہ چھائی غشی  
 فضا نے توڑی خاموشی بیدار ہو گئے حبشی  
 افسوس کلمہ گوؤں نے کھولی نہیں زبان

زیرِ تخت جو ہے سرِ ٹپ سی بوسہ گاہِ مصطفیٰ  
 میں ہوں اِنما یرید اللہ مجھے کر دیا ہے روا  
 جو بہر رہا ہے طشت سے ہے عونِ عمران

پھینوں سیکنہ سے نہ سر آرام آیا لمحہ بھر  
 روتی رہی پوسے سفر کہتی رہی ڈتے پرد  
 مجبورِ قیدی کو بہنِ ذوق کی ہے مہمان

مر جھا گئے چہرے کھلے صحر کی تپشوں پہ پئے  
 تحت السری کیوں نہ پئے زینب کے پل بھی جلے  
 مجبور و عادل ہے زمین و تلبے آسمان

# نوحہ

(عادل)

ایہو غم مُکا گیا ہے سجاد دی جوانی  
 رُلیاں نے وِچ بازاں کیوں آیتاں قرآنی  
 ماں عوٹن دی پکڑے دے چا کوئی چاڑ  
 مشکل چے کوئی کرے سیداں تے مہربانی  
 اصغر نو یاد کردی ہر اُجڑی گود ماں دی  
 رُندے قتل تے جھاگتی اے کائنات تے حیرانی  
 دھکیلا زمین تے دوڑن ادٹھاں نوں پے پلاوَن  
 سیداں دے بال پیاسے روگتے نہ ملیا پانی  
 گل چول نہ لاوے باواں رد و سکینہ آکھے  
 چن دیر مار ویسی مینو قیدی دی دیرانی  
 سجاد دے جگر نوں گل چیر گئی اے عادل  
 وِچ تاریخ دے وِچ اسی دربار دی کہانی  
 رسیاں چوں ہتھ دیکھے کبر دے ہندی ملے  
 اکھیاں چوں جاری ہوتی تانیوں دی روانی

# نوحہ

بھین اٹھاراں ویراں دی بن چادر دے پتی فرماوے  
 ڈرگ دالے بجار مہاری غیرت وچ نہ مر جاوے  
 شمر توں ڈر کے نہ دے مہکلاں پاک سکینہ غازی کون  
 توں معصوم اے سنگ دعاواں خون شبیرازنگ لافے  
 بن بازو دے تڑپا دیکھیا ویر حب لایاں دالے نوں  
 آکھے حکم جے میناں نہیں مہن فرق وفا وچ نہ آفے  
 اک دم امام سجاد دیاں ویرن اوکھیاں منزلاں نے  
 بھل جاندا مینوں اپنا پردہ عابد جدے کوڑے کھافے  
 بے وطنیاں پردیسیاں دانگوں مقتل وچ مظلوم دا لاشہ  
 وسد نہ کوئی وی در یعنی پتھراں چوں جہڑا جاوے  
 مٹے حسین دا آگیا وعدہ قاتل دھصل دی رات دے ویلے  
 چکیاں پٹیس کے پالن والی ہر منزل تے گرلاوے

## نوحہ

(سردار)

سجاد نوں دیندے نے بے جرم سرداراں  
 دکھ سہہ کے وی سید نے منگیاں نے دعاواں  
 بیمار ہے مدت توں کیوں ٹریا خدا جانے  
 نہیں طوق ٹرن دیندے تنگ کیتا ہے رضاں نے  
 پیراں چوں لہو وگدا پتھر پلایاں راہواں  
 کر مرس شمر ظالم میری بھین سکینہ تے  
 انج لوک نہیں کرے کدی ظلم یتیمیاں تے  
 کیوں تیریاں انگلا چوں ایسے وال چھڑاواں  
 نہیں خون اجے رکیا کتاں چوں سکینہ دا  
 آکھے لاڈلی بابل ہی دربار لعیناں دا  
 دسوناے خدا ایسے کیوں زخم لکھاواں  
 چپک لاشہ سکینہ دا ہر موڑ تے رکدا اے  
 سب جانڈیاں راہیاں توں بیمارے پھچدا اے  
 کٹیری جاہ تے مسلمانو ایہی قبر بناواں  
 سجاد دی غربت تے بازار وی روند اے  
 تنک حال یتیمیاں دا سردار وی روند اے  
 غش آندے نے سید نوں رک جانڈیاں ساداں

## نوحہ

(اعجاز)

خون آنکھوں سے بہاتا ہوا بیمار آیا  
 ساتھ زینب کو لئے شام کے بازار آیا  
 جس کو چلتے ہوئے دیکھا نہ کبھی حید نے  
 اس کا سر کوئی چھپانے نہ حیا دار آیا  
 چہرے بالوں میں چپائے ہوئے سب آئیں  
 یاد کلثوم و رقیہ کو علمدار آیا  
 سر پر قرآن رکھو اور بتاؤ لوگو  
 کون سے جرم میں یہ گھر سر بازار آیا  
 دین اسلام محمد کا نواسہ تجھ پر  
 اکبر و اصغر و قاسم بھی دن میں وار آیا  
 ہاتے دربار شرابی میں گنتی بنت علیؑ  
 کوئی نہ زہرا کی بیٹی کا طرف دار آیا  
 جب بھی زندان میں سکیٹہ نے پرنے دیکھے  
 یاد گھر اپنا مدینہ کا بار بار آیا  
 آج اعجاز نہیں کوئی مددگار یہاں  
 یاد زینب کو ہاتے غازی علمدار آیا



# نوحہ مجمعی

درد سجاد کے قرطاس پہ لاؤں کیسے  
ہائے رقتا ہے قلم لفظ بناؤں کیسے  
زخم جو جسم پہ آئے ہیں دکھا سکتا ہوں  
دل نے جو شام میں کھائے ہیں دکھاؤں کیسے

جن کی مادر کا خازن تھا اٹھارات کے وقت  
سربہ ہنہ سر بازار! بھلاؤں کیسے  
کربلا کو فوج شام میں تکریم ہوئی  
روح اجداد ٹڑپتی ہے سناؤں کیسے

رسیاں پاؤں میں چھالے تھے طاچوں کے نشان  
حسرت و یاس کی میت کو اٹھاؤں کیسے  
پابجولاں ہوں میں ہے طوق گراں زیب گلو  
اونٹوں سے گرتے ہوئے بچے اٹھاؤں کیسے

ابر تھا پتھروں کا قہقہے بھی طعنے تھے  
تنگ بازاروں سے بازاری ہٹاؤں کیسے  
نوسو درباری تھے ناموس نبی پیش ہوئی  
ہول غیور خون نہ آنکھوں سے بہاؤں کیسے  
اے زمانے کے یزیدو نہ کہو تجھنی سے  
خاک کی نورسی اوقات دکھاؤں کیسے

## نوحہ

رونے کیلئے کافی ہے سجاد تیرا نام  
تو شہنشاہِ درد ہے بتلا رہی ہے شام

چلا بے کسوں کا کارواں بیمار لوگوں سارباں  
ہے سنگِ سرِ عریاں شہہِ لافِ فتح کی بیڈیاں  
کرب و بلا کے دشت میں برپا ہوا کھرام  
مشکل تھی بڑی وہ گھڑی دربار میں زینب کھڑی  
شعبیر کے لب پر چھڑی سجاد نے پہنی کڑی  
دربارِ یزیدی کے رزے تھے دروہام  
زینب پکارے بے وطن بھائی میرا ہے بے کفن  
کمرے اے کوئی دفن میرے ہاتھوں میں باندھی رن  
ہاتے کیسے سنا ہوگا سجاد نے پیغام  
زندانِ سیاہ پوش ہے تنہائی کی آغوش ہے  
عابد کبے نہ ہوش ہے دل ٹوٹا ہے خاموش ہے  
اُمت نے سیکھنے کو دیا موت کا انعام

مستوروں میں اک مرد ہے غیرت سے چہرہ زرد ہے  
 محرب کی جہی گرد ہے زینب کا دل میں درد ہے  
 روثا ہے سر جھکا کے کرتا نہیں کلام  
 زندان کی سویا خاک پر عادل ہو پوشاک پر  
 چرچے ہوئے افلاک پر سطلانی لولاک پر  
 ہیں جن و ملائک بھی سجاد کے خدام

## نوحہ

(نثار)

سجاد کو کس جرم کی یارب یہ سزا ہے  
 زنجیر میں جکڑا ہوا بیمار کھڑا ہے  
 مارے گئے غربت میں مدینے کے مسافر  
 پردیس میں گھر فاطمہ زہرا کا لٹا ہے  
 اٹھارہ برس تک جسے پالا تھا پھوپھی نے  
 برجی سے کلیجہ علی اکبر کا چھدا ہے  
 وہ شام کا بازار تماشاقتی زمانہ !  
 سراج احمد مرسل کی نواسی کا کھلا ہے

اے زینب و کلثوم خدا حافظ و ناصر  
 کہتے ہیں کہ بدلی ہوئی کونے کی ہوا ہے  
 لے جاؤ نہ دربار میں یوں بنتِ علی کو  
 بے پردہ و چادر ہے جہاں دیکھ لیا ہے  
 جلتے بھی تو کیا لے کے وطن جاتے گی زینب  
 عابد کے سوا کون ہے جو اس کا بچا ہے  
 سرپیٹ کر نثارِ غم شبیر میں رونا  
 زہرا کی رضا سنتِ محبوبِ خدا ہے

## نوح

کیا کیا ستم ہے ہیں بیمارِ کر بلا نے  
 مارے ہیں تازیانے بے رحم بے حیا نے  
 سجادِ نوجواں تھے جب کر بلا کو آتے  
 ضعیف کر دیا ہے اے شامِ تیری راہ نے  
 اک لکشِ خیمہ گاہ میں پامال ہو کے آتی  
 کیسے کیا شناخت بیٹے کو آج ماں نے

بابا کے ہاتھوں پر ہے جو تیر تو نے کھایا  
 عرش و فرش ہلایا اصغر تیری ادا نے  
 باز د بھی کٹ چکے تھے دانتوں سے شک تھامی  
 قائم مثال کردی غازی تیری وفانے

## نوحہ

سجاد کر بلا کا فسانہ نہیں بھولے  
 بازار میں زینب کا آنا نہیں بھولے  
 غیور تھے امام میرے ساری زندگی  
 آنکھوں سے اپنی خون بہانا نہیں بھولے  
 سجدے میں سر حسین نے اپنا کٹ دیا  
 قرآن کو نیزے پر سنانا نہیں بھولے  
 زندان کو بھول سکتے جو سجاد تو لیکن  
 لاشہء سیکینہ کو اٹھانا نہیں بھولے  
 تا زندگی نشان رہا طوق گراں کا  
 پتھر ہجوم شام میں کھانا نہیں بھولے

# نوحہ

(نثار)

سجاد کو بے موت یہ غم مار گیا ہے  
بے پردہ حرم ساتھ ہے اور شام چلا ہے

کہتی تھی یہ صغرا ہوا کیا کرب و بلا میں  
قاصد تیرے دامن میں لہو کس کا لگا ہے

شکوہ نہیں زنداں سے کوئی بنتِ علی کو  
کیا کم ہے کہ دیواروں نے پردہ تو کیا ہے

مقتل سے چلی آتی ہیں زہرا کی صدائیں  
یارب یہ کہاں قافلہ سالار چلا ہے

وہ آگتی زنداں سے رہا ہو کے سکنے  
سجاد کے سینے سے جواک لاشہ لگا ہے

گرتا ہے جو سرغازی کا تھرا کے سناں سے  
شاید سرزینب کو کھلا دیکھ لیا ہے

اے شمر لعین کس پہ تو برساتا ہے کوٹے  
عابد تو بڑی دیر سے بے ہوش پڑا ہے

زنجیروں کی آواز ابھرتی رہی شب بھر  
اس قیدی کو کیا روگ ہے کیوں جاگ رہا ہے

بہتا ہے شب و روز لہو آنکھوں سے اب تک  
سجاد نے تشہیر کا وہ دہر پیا ہے

نہ مار سکنہ کو طانچے اے ستگر  
احساں یتیمی ہی بڑی سخت نرا ہے

دربار جفا کاریں یوں آتی ہے زیب  
چہرے پہ لہو عون و محمد کا ملا ہے

# نوح

منزل شام کہاں غیرت شبیر کہاں  
 لئے سجاد کو لے آئی ہے تقدیر کہاں  
 خیر ہو اصغر معصوم کا دل ڈرتا ہے  
 کوئی اللہ تبارک کہ چلے تیر کہاں  
 ڈھونڈنے جائے گی کس کس جگہ ماں اصغر کو  
 دشتِ خونخوار میں ہے تربت بے شیر کہاں  
 چین سے سوئے گی زندان میں سکیںہ کیے  
 اب وہ گھر بار کہاں سینہ شبیر کہاں  
 در بدر خاک بسر حال پریشان زنیب  
 مجمع عام میں یوں وارث، تطہیر کہاں  
 آج کوفے میں ہے بے پردہ عیسیٰ کی بیٹی  
 اتے شہزادی کوئین کی تشہیر کہاں  
 آج شاید کہ زمانے میں علمدار نہیں  
 ورنہ دربار میں عباس کی ہمیشہ کہاں  
 قتل شبیر ہوئے لٹ گیا گھر زہرا  
 ننگے سر دین کی خاطر گئی ہمیشہ کہاں





جب یاد سکینہ کو تیری آتی ہے بابا  
 سر زنداں کی دیواروں سے ٹکراتی ہے بابا  
 ز بارِ نیریدی میں بھلا کیسے میں جاؤں  
 ہے چاک گریباں جیسا آتی ہے بابا  
 کانوں سے ٹپکتا ہے لہو شانوں پہ دیکھو  
 ظالم کی اذیت مجھے تڑپاتی ہے بابا  
 د آتے ہیں جب شمر کے وہ ظلم و تشدد  
 تنہی سی دختر تیری گھبراتی ہے بابا  
 مر جاؤں گی پیاسی نہ کبھی مانگوں گی پانی  
 اصغر کی مجھے پیاس جو یاد آتی ہے بابا  
 کون میرے پاس جیوں کس کے سہارے  
 بانی میری موت بنی جاتی ہے بابا  
 گھر راہِ خدا میں جو لٹا دیتے ہیں صابر  
 دنیا انہیں مجرم یہاں ٹھہراتی ہے بابا

# نوحہ

ہائے زندان سے رونے کی صدا آتی تھی  
کون سے جرم کی معصوم سزا پاتی ہے  
جس کا بستر تھا کبھی سینہ شبیر وہ کیوں  
خاک پر رکھتی رخسار تو سو جاتی ہے  
بخدا قید میں مر جاتے نہ معصوم کوئی  
جس کی میت پہ کھڑی موت بھی کھڑی ہے  
جس کا ہر حکم بجالاتے تھے عکاس کبھی  
دیکھ کر شر کی صورت وہ سہم جاتی ہے  
اے مسلمان کرو خوف نہ یوں ظلم کرو  
چیخ معصوم کی ہر عرش ہلا جاتی ہے  
خاک سر میں ہے پھری چاک گر سیاں معصوم  
شام کی راہوں میں تھکتی ہے تو گر جاتی ہے  
شدت دھوپ سے بیمار کے تیتے زیور  
پانی لے لے کر وہ زنجیروں پر پھڑک آتی ہے

باپ کی لاش پہ جی بھر کے تو رونے نہ دیا  
 ہاتھ ملتے ہوئے دنیا سے وہ اب جاتی ہے  
 لاش ہاتھوں پہ بہن کی لئے پھرتے ہیں بیمار  
 ہاتے پردیس میں امت یہ غضب ڈھاتی ہے  
 دُر بھی چھینے میں تیرے تو نے طمانچہ کھاتے  
 ہاتے غربت میری سرکار کو تر پانی تہے

## نوحہ

(لال)

معصومہ کا لاشہ ہاتے ہاتے زندان سے اٹھایا ہے  
 بیمار کی آنکھوں میں یہ درد سکایا ہے  
 ڈالو نہ میرے منہ پر لے آناں فِضۂ پانی  
 بھولے گی نہ تاحشر اصغر کی وہ قربانی  
 پانی میرے بھیا کو پیکان سے پلایا ہے

کوفے سے اٹھی تھی بو کر بل میں چلی آئی  
 ہاتھوں سے مسلماناں نے خیموں میں بے ہنجائی  
 اس آگ نے کرتے کے واسن کو جلایا ہے

شبیر کے سینے پر نازوں سے پی لوگو  
کرتا ہی کفن لے کر دنیا سے چلی لوگو  
ہم نے لال کفن زخمی گرنے سے بنایا ہے

بھائی سے کہہ رہی تھی حسرت یہ کرو پوری  
لاشہ تو نہیں قیدی ہے کون سی بھڑوی  
دانا جہاں تم نے اصغر کو سلا یا ہے

زینب نے کہا کہہ دو عابد یہ سکیں سے  
فریاد کرے جا کر سرکارِ مدینہ سے  
کانوں سے ہونا است نے بہایا ہے

jabir.abbas@yahoo.com

# نوحہ

(سردار)

ہائے یارب کس قدر تاریکی زندان ہے  
 خوف سے سہمی ہوئی معصوم سی اک جان ہے  
 جس کا بستر تھا کبھی شبیر کا سینہ وہ کیوں  
 خاک پر بے جرم تنہا ہائے وہ بہان ہے  
 بابا! کہہ کے روتی ہے سنینہ رات بھر  
 موت بھی جس کو ثنا کر لودیاں حیران ہے  
 نہ اجالے کی کرن ہے نہ ہواؤں کا گزر  
 ہے سناٹا موت کا ہر سو قفسِ دیران ہے  
 ہائے دیواروں سے سر ٹکرا کے روتی مر گئی  
 نہ ملا جس کو کفن تنہا سر زندان ہے  
 آخری تھیں ہچکیاں پہنچے بیمار کر بلا  
 کپکپاتے ہونٹ اور بالکل زبان بے جان ہے  
 تنگ اور تاریک زندان سے اٹھا کر بہن کو  
 چل پڑے بیمار روتے اور فضا سنسان ہے  
 نہ کوئی غنچوار ہے معصوم بے گورد کفن  
 آلِ احمد کس طرح سے بے سرد سامان ہے

چھین لینا گوڑہ مادر سے کس معصوم کو  
یہ نزا معصوم کی تو موت کا عنوان ہے  
داغ ہیں منہ پر طمانچوں کے گریباں چاک بھی  
ہائے یہ حال یتیمی کی اصل پہچان ہے  
جوڑتی ہے ہاتھ دونوں روکے کہتی ہے قیم  
کس طرح کانٹوں کی میں قید وہ حیران ہے  
جس کی خاطر کر دیئے بازو فدا عباس نے  
گھور اندھیرے میں بلکتی آیت قرآن ہے  
پوچھتے پھرتے تھے ہر اسی سے رو کر یہ بیمار  
کس جگہ پر رُسبوں کا ہائے فرستان ہے  
ہاتھ تو جکڑے تھے عابد بیمار کے  
کس طرح سُرار کھودی قبر یہ ارمان ہے

# نوحہ

(توقیر)

اے زندان میں سکنہ کو قضا آتی ہے  
اے مرنے کے لئے معصومہ کہاں آتی ہے

اے کے سر بابا کا اس طرح خاموش ہوتی

پھر نہ زندان سے رونے کی صدا آتی ہے

جب ہوتی قید تو بھائی سے پیٹ کر بولی

بات مرنے کی بھیا کو دوستی ہے

لائے بیمار ہیں زنداں سے اٹھا کر میت

آئی کس طرح سے سادات پہ تنہا آتی ہے

پہل بسی خاک پہ سینے پہ جو سونے والی

مر کے معصومہ کی ہوتی قید سے رہائی ہے

مر گئی پانی نہیں مانگا کسی سے لوگو

بعد نمازی کے سکنہ ایسی گہرائی ہے

اے رخساروں پہ باقی ہیں ٹانگوں کے نشان

اے مسلمانوں نے پردیس میں رلائی ہے

کانوں سے جاری رہا خون سکنہ کا توقیر

لینے زندان سے مال زہرا بھی ساتھ آتی ہے

نوحہ

تاریک زنداں میں رہ گئی سکیںہ تنہا  
چھوڑے بہن، عابد روتا ہوا پٹا  
کیسی یہ کٹھری آئی بچی نے قضا پائی  
گر یہ کیا زینت نے پھٹنے لگا سینیہ

بابا کو بلائی تھی جب جب صلا آتی تھی  
آئیں گے تمہیں لینے مت رونا سکیںہ  
سجاد سے پٹ کر کہتی رہی سکیںہ  
اندھیری کوٹھری میں مجھے چھوڑ کر نہ جا

اس عالم وحشت میں مجھے نیند نہیں آتی  
بابا کہاں گئے تم مجھے ڈر ہے لگ رہا  
روتے ہی رہو پیہم کرتے ہی رہو ماتم  
ہر آنکھ کہاں جانے رونے کا قرینہ

تفسیر ہے قرآن کی شبیر کی شربانی  
حق بات پہ مربانا کبھی سر نہ جوکانا  
زنداں کا اندھیرا کچھ خوف شمر کا  
رونے بھی نہیں دیتے کیسا سہم کیا

غزلی میں در آل محمد کا ہوں منگتا  
آیا ہے قلم میں اتر مدحت کا لکینہ





ہاتے معصوم کے کانوں سے لہو جاری ہے  
دیکھ نانا تیری امت کی وفاداری ہے  
بن پلانوں سے ملی اونٹ سواری نانا  
ہاتھ گردن سے بندھے دیکھ لاچاری نانا  
ساتھ سجاد ہے اور حالتِ بیماری ہے

دیکھ چہرے پر سیکھنے کے طمانچوں کے نشان  
در چھنے اور لٹی چارر تپہ سیر وہاں  
قیدی امت نے کیا شام کو تیاری ہے

لاال زہرا کا جو غم دل میں بسا لیتے ہیں  
پاک نبی سے وہی دل سے دعا لیتے ہیں  
محو ماتم ہے سدا ان کی عزاداری ہے

# نوحہ

(منجفی)

یارب کوئی معصومہ زنداں میں نہ تنہا ہو !  
 پابند نہ ہوں آہیں رونے پہ نہ پہرا ہو  
 تھکی جسکو نیند آتی شبیر کے سینے پر  
 زنداں در زنداں جس کے لئے قضا ہو  
 ٹکرائے نہ وہ کیوں کر زنداں کی دیواروں سے  
 بھائی اور چھو بھی سے جسکو جدا کیا ہو  
 زندانوں سے آتی تھکی آواز سکنے کی  
 جیسے کہ سکنے کو ہر زنداں رو رہا ہو  
 ہائے شام کی گلیوں میں روتی ہے قضا جسکو  
 جیسے کہ سکنے کا کوئی نہ جنازہ ہو  
 بے کفن اسے عابد تنہا ہی اٹھالائے  
 کونین کا وارث ہائے جس بی بی کا دادا ہو  
 دُر شمر لعین نے چھینے ہیں مارے ہیں ٹانچے بھی  
 پیغام مدینے میں لے جائے جو جاتا ہو

سینے سے لگاتے وہ غم شام کی دختر کا  
 لے چاند جیسے اپنے مرنے کی تمنا ہو  
 زنداں میں لے نجفی یاد آئی سیکھ کو  
 دل درو کہہ رہا ہے اب نہ اجالا ہو

## نوحہ

موت پردیس میں معصومہ کو کیسے آئی  
 محتالہ میرا سارے زندان میں بہت تنہائی  
 ایک ظالم نے چھینے در اور طمانچے مارے  
 چاچا عباس علمدار کی پھر یاد آئی  
 بابا کے سینے پہ سونے کی بڑی عادی تھی  
 کیسے پھر ریت کے بستر پہ بھلا نیند آئی  
 رات ظلمت کی بے فوجوں نے دکائے سہرے  
 بابا کو ڈھونڈتی مشعل میں پھری گھبراہٹی  
 روح پرواز چلی اور قفس ٹوٹ گیا  
 ہاتے ہمشیر کا لاشہ تو اٹھاؤ بھائی  
 پیاس نے دیکھو بنا ڈالے زبان پہ کانٹے  
 گھونٹ پانی کو لعینوں نے بہت ترسائی

# نوحہ

کیوں چاک گریباں سکینہ کا ہوا ہے  
 کیا سایہ شبیر ابھی سر سے اٹھا ہے  
 کیوں سر پہ سکینہ کے نہیں چھوٹا سا برقعہ  
 اظہارِ قیسی ہے کہ سر خاک بھرا ہے  
 اکبر نے سنبھالا تو جھکے عاتے ہیں شبیرؑ  
 کیا غازی علمدار کمر توڑ گیا ہے  
 کس کیلئے چھوٹا سا گڑھا کھو ہے میں  
 اور کس کا لہو شاہ نے چہرے پہ ملا ہے  
 پیارے کو قضا سانس بھی لینے نہیں دیتی  
 لایا ہے ابھی لاش ابھی لینے چلا ہے  
 جس وقت دیا غسل سکینہ کو تو دیکھا  
 کوڑوں کے نشان گہرے ہیں اور نیل پڑا ہے  
 بیمار کے ہاتھوں پہ بھتی معصوم کی میت  
 حتیٰ بہن کفن میں تو وہ خود طوق بپا ہے

## نوحہ

سجاد سکینہؑ کو زندان میں صدا دینا  
 جتنا ہو جو دامن تو آگ بجھا دینا  
 یہ حکم تھا حاکم کا زندان کے محافظ کو  
 سو جائے اگر عابد زنجیر بلا دینا  
 بلکہ جب پانی پیتی نہیں سکینہ  
 پیاسا ہے میرا بھیا اصغرؑ کو بلا دینا  
 مارے شمرؑ ملا پنجے بولی سکینہ رو کر  
 دریا کے کنارے پر غازی کو صدا دینا  
 دربارِ اشتیاء میں آلِ نبیؐ کی پیشی  
 لے کلمہ پڑھنے والو آنکھوں کو جھکا دینا  
 بازار میں یہ خطبہ سجادؑ نے دیا ہے  
 ہم آل ہیں نبیؐ کی زینبؑ کو ردا دینا  
 عابد کے طوق بھاری زینبؑ کی چھینی چادر  
 یہ اجر رسالت ہے نانا کو بت دینا

# نوٹہ

( نثار )

روضے پہ مصطفیٰ کے صفرا دیتے جلاتے  
 رو رو کے نانا جان کو فریاد بھی سُنا تے  
 کس کو میں دل دکھاؤں دکھڑا کسے سناؤں  
 ایسے گتے ہیں بابا پھر لوٹ کر نہ آئے  
 میں مانتی ہوں منت سُن لو دعا لے نانا  
 لہ کسی کا بابا بیٹے کو نہ بھلاتے  
 گھر میں ہے کوئی مٹی وہ لال ہو گئی ہے  
 کہتی ہیں اُمّ سلمیٰ صفرا نہ دیکھ پائے  
 عباس بھی چچا بس نکلے سکینہ جا کر  
 اب سے کہا کروں گی ان کو چچا پر اتے  
 سُنتی ہوں ہو چکی ہے ابنِ حسن کی شادی  
 میں رہ گئی ترستی سارے گتے بھلانے  
 قاتل کو جام دینا ہے آپ کی مروت  
 بند نثار ہو کر کیوں مدعا نہ پائے

بہنوں کو آرہے ہیں خط بھائیوں کے پیہم  
نانا میری دُعا ہے اکبر کا خط بھی آئے

کہتے ہیں سرخ پھولوں میں سچ ہے تھے دلدہا  
نامِ خدا دلہن کی مہندی بھی رنگ لاتے

## نوحہ

تربت پہ مصطفیٰ کی صفراء کا آہیں بھرنا  
مرمر کے روز جینا جی جی کے ہاتے مرنا  
میں نے سجا کے رکھے سہر میں چاند تارے  
اکبر کی جب ہوشادہی سیرا انتظار کرنا  
جب بھی خیال تیرا اصغرا میں لیکے سوتی  
جھولے کا ٹوٹا وہ خوابوں میں سیرا ڈرنا  
جاتی ہوتی ہواؤں دکھیا کا حال کہنا  
ہر راہ میں تڑپنا ہر راہ سے گزرنا  
اک ماشکی کو دیکھا دریا پہ آتے جاتے  
کٹنا وہ بانوؤں کا مشکیزہ منہ سے بھرنا  
کمر بل کی طرف جا کے بھاتی سے روکے کہنا  
قاسم لگا کر مہندی مجھ کو بھی یاد کرنا

## نوح

آوازِ مدینے سے کوئی آتی ہے واللہ  
قبر کی جوانی کو کوئی روتی ہے واللہ

زندگیاں کی تنہائی میں دم توڑے سکینے  
اب رونے کی آواز سوا آتی ہے واللہ

معلوم یہ ہوتا ہے آواز ہے زہرا  
مگر کبھی کوفہ سے صدا آتی ہے واللہ

اصغر کی شہادت کا دوسرا منظر ہے  
نیزوں اور تیروں سے قضا آتی ہے واللہ

عابد سے مصیبت کا کبھی حال جو پوچھا  
زنجیر نبی زاری کی بتلاتی ہے واللہ

حنین جو رہتے ہیں غمِ آلِ نبی میں  
ہر سمت سے ماتم کی صدا آتی ہے واللہ



# نوحہ

(ناصر)

اُجڑے گھروں میں کیسے صغرانے دن گزارے  
دیتی رہی تھی امّ سلمیٰ بیمار کو سہارے  
امت سے مانگتا ہے یہ خون رونے والا  
زینب کی پاک چادر خواہر کے گوشوارے  
ناموس مصطفیٰ کے ہیں سرِ برہنہ قیدی  
بازارِ شامیوں نے پھر کس لئے سفوارے  
بنتِ حسین مولا بالکل لبِ مرگ ہے  
تشکلِ نبی کو امّ سلمیٰ جا کر کہاں پکارے  
شاہِ وفا کا لاشہ لرزے میں آگیا تھا  
سیدانوں کے زیور امت نے جب اتارے  
امت نے سیدوں کے تن سے عبائیں لوٹیں  
مٹی اڑا کے ٹوہانے لاشے ہوانے سارے

# نوح

(اختر)

فرانے آنسوؤں کے کتنے دیتے جلاتے  
دیس جلانے والے پھر لوٹ کر نہ آتے  
شاید مہلے کی مہر آپڑے ضرورت  
زہرہ کی بیٹیوں کو شبیر ساتھ لائے  
ونے کی دے تسلی بے آس قیدیوں کو  
مال اپنے دل کا زینب جا کر کے سناتے  
خاموش بہہ رہے ہیں آنکھوں سے خون کے آنسو  
سجاد تو نے دل پر کیا کیا زخم نہ کھاتے  
ہرے پہ انگلیوں کے اب تک نشان ہیں باقی  
ندان میں سکنہ روتی ہے منہ چھپاتے  
خمیے جلانے والے تھے جانشین انہیں کے  
بنتِ نبیؐ کے گھر پر جو آگ لیکر آئے  
تم اہل مہونا کیا قرآن سمجھ سکو گے  
اختر فقیر کی جب باتیں سمجھ نہ پائے

## نوحہ (کوثر)

فاطمہ صغرا یہ رو رو کے صدا دیتی ہے  
روضۂ احمد مختار ہلا دیتی ہے  
تم نے ہر ظلم کیا شام کے رہنے والو  
زہرا شامی تمہیں پھر بھی دعا دیتی ہے  
اگ غیموں میں لگا دی ہے تو حیران کیوں ہو  
یہ وہ امت ہے جو قرآن بھی جلا دیتی ہے  
بے کفن کوئی جو دیکھے گا تو کیا بولے گا  
خاک اڑتی ہے تو لاشوں کو چھپا دیتی ہے  
ہائے وہ شام غریباں کی اداسی کوثر  
یاد آتی ہے تو پتھر کو رُلا دیتی ہے  
لوگ آ آ کے یہ کہتے ہیں دربانوں سے  
کون معصوم ہے جو زندان میں صد دیتی ہے

# نوحہ

(لال)

وچھڑے نہ کوئی لوگو ہمیشہ بھراواں توں  
پوچھو ہوندا وچھڑا کیں منھڑا دیاں لم نواں توں؛

رب جانے کیوں بی بی نے اے عید گزاری

اُس دیر دے پیراں دے نشاناں تے وی پجاری

ہٹیاں نہ گدے نظراں اکبر دیاں راواں توں

آہندی اے کیوں قاصدا بابے زوں اے جا کے

کبراء تے سکینہ نوں میری طرفوں اے آکھے

اصغر نوں بچار کھنا اینا گرم ہواواں توں

بھیناں کول بھراواں تے ہوں مان نے ہوندے

دکھ درد کوئی ہوے ایہو نال کھلو ندے

بھیناں نہ جدا ہوں دیراں دیاں چھاواں توں

مال یللیا مایے لال کدتی پھیرا بے پائے

سکدی ہاں میڈا دیر بے آہرا وکھا دے

جاوے نہ اوکول دیاں میں دوزگاہاں توں

دنیاں توں جیہڑے ڈیں میڈی سین ہے آئی  
اس ڈیں تو ملی لوگو سکی ماں دی جدائی  
تقدیر دھوڑے نہ انج دھیاں کو مانواں توں

## نوحہ

(اختر)

چن ویر ہوں تے آجا صفرا پکار دی  
کیوں یاد بھل گئی اے دکھیا بیمار دی  
نمانے دے روضے جا کے فتاں ہیں میناں  
دیوے جلا کے روو عرضاں گزار دی  
اکبر میں تیری راہ تے بیٹھی آں ویرا  
جس دن دی گل سنی اے برچھی دے وار دی  
جے کر نہ ہوندا غازی پیر دے دا تقاضا  
گھوڑے توں آکے تینوں زینب آمار دی  
اختر ایہ رونا پٹنا ضائع نہیں لے جاواناں  
جنت ملے گی قیمت سیدہ دے پیار دی



لگ لگ نال کنڈاں دے بی بی صغراء روندی رنہدی اے  
پاک تانے دے روضے اتے دیوے بال کے بہندی اے

چاچا خازئی ایسا ٹریا  
مینوں لین لسی نہ مٹریا  
کھسیاں باہواں علم ٹوٹے دا  
ماتم کردی رنہدی اے

اکبر دیر دے پین پکھے  
بی بی چک چک اڈیاں دیکھے  
اک واری تے شکل دکھاوے  
رود کے اے کہندی اے

حُرمِل دل تے تیر چلایا  
پنگا ٹڈا نظری آیا  
دوری پھر پنگے دی بی بی  
رود اٹھدی بہندی اے

مادیر دے بیریاں پائیاں  
 سرنگے نے زہرا جائیاں  
 بسین سکینہ جھڑکاں جھٹے  
 لی کی دکھ پئی سہندی اے

لنگ گیا اے وعدہ تیرا  
 نہ میں لگدا و پچھیا سہرا  
 جھڑی ساں میں گھول کے بیٹھی  
 سک گئی ویرن ہندی اے

تے نخنی دی آقا زادی  
 پھڑساریاں راہیاں نوں  
 لبتر قاسم نہیں جے ڈٹھے  
 مردم پچھدی رہندی اے

## نوحہ

ویر دے تکان تیریاں راہواں آجا  
وگتے نے ساں تھڈے میں مڑی جاواں

نانے پک دے روضے جا کے لہڑاں کیتاں میں تھلے پاکے  
تو نہیں آیا اکبر میں منگیاں دعاواں ویر دے

ویراں والیاں جدوں دیر کھڈاؤں منفر تیریاں بیویاواں آؤں

خالی جھولا تیراں روز ہلاواں ویر دے

نٹاں منیاں پر تو نہیں آیا پیتا بھین دا تو خوب بھلایا

کی تیرا سزاواں تینو چھپیاں پاواں ویر دے

منفر بہہ گئی اے گھول کے مہندی گانہ ویر دا چم چم کیندی

ہون تے آجا اکبر تیرے ٹنگن سزاواں ویر دے

علماں دالیا میں تیرا نوکر

بہو خاک دا کر چھڈ دایا اختر

دکھ سادات دے کھدا شالا مر جاواں



# نوحہ

## نثار

مغرا جا کہندی سلمہ نوں آنانی تینوں خواب سداواں  
 کر سچا خواب ہے میرا رنگ تھا ہن میں مرجساواں  
 خواب سے وچ میں بے کیا اے داوی کپڑے کالے پائے  
 بابل اس تھاں ڈیڑے لگتے تپدیاں ریتاں گرم ہواواں  
 یں توں ڈگدا دیکھیا بابل دیڑے سینے برچھی دا پھل  
 مغرا گل زخمی تیکھتے چاچے دیاں کٹیاں باہواں  
 ہو کے بھردی اٹھدی بیندی ماں اصفردی رورو کیندی  
 پتر جناندے مرجانڈے نے جیوندے جی مرجانڈیاں اواں  
 ماں ظلم نہ کیتے تھوڑے لاشاں تے پئے مجھدے گھوڑ  
 س دیاں چوہاں دس دے کوڑے سڑے نیچے اوں ہواواں  
 وڑے پاک بتول دے پلایاں دیردی لاش تے قیدی کھیاں  
 انج بے وارث شام نوں چپیاں سرنگے گل بدھیاں باہواں  
 ڈاں سیکھ گودی بہندی پھوپھیاں نوں رورو کے کیندی  
 بابل نہ جا چا غازی کس نوں کس لے زخم دکھاواں

گل دا طوق رنجیر ستاندے ہوں سجاد نون غش لے آندے  
 مکدیاں کوئے نظر نہ آون اجڑیاں سبناں طیاں راہواں  
 خالی جھوٹے دی پھڑ ڈوری کوئے سکینہ دے لوری  
 کپڑی گلوں رُس گیوں ویرا میں صدقے میں واری جاواں  
 دلی مراد شاد دی پاوے جے کر رب سبب بناوے  
 نوے پڑھدا ماتم کردا پُرسہ دیندا بتول نون جاداں

## نوحہ

(نثار)

نمانے دے دھن تے جا کے صغرا فریاد سادی اے  
 نہ بابل وی بلوایا اے نہ موت وی مینوں آندی اے  
 میٹھوں بھاگ چنگے نے سکینہ دے بابل دی چھاں پتی پاندی  
 پھو پھیاں دا پیار وی ملدا سونامے اصغر دیر کھانڈی  
 میرے دل وچ سدھراں رگیاں قاسم دیاں واکاں نہ پھڑیاں  
 اکبر نون مہندیاں نہ لائیاں نہ دیر دی ڈولی آندی اے  
 کدی لاش قاسم دی لین گیا کدی علم عباس دا لے آ  
 مظلوم نون ساہ نہیں لین دیندی پتی پھیرے موت پوانڈی  
 صغرا نون خبر نہیں کوئی اومدی بھین سکینہ قید ہوئی  
 رٹیاں منن تے نیل وین پتی مار شہر توں کھانڈی آ

حدود نکیا لاشہ اکبرؑ دا کیا لیلیٰ مینوں دس فضہ  
 جس مال دا پتر جوان مرے او ماں جیوندی ریندی اے  
 تیری سوہنی قبر بناندی میں تینوں مگ کے کھن پواندی میں  
 ہتھ ریاں وچ سر چادر نہیں میری دیرا پیش نہ جاندی اے

خط قاصد توں صغراً دا آ لاش اکبرؑ تے شاہ پڑھیا  
 اٹھ دیرن دکھیا بہن دیا تینوں دھڑکی بھین بلاندی اے  
 کوئی ویڑے وی تے آند نہیں کوئی اجڑی نوں گل لاند نہیں  
 کیوں ویڑے وی لین نوں آند نہیں کج سمجھ نہ مینوں آندی اے

کیا زمینب اے ارمان ہیا بے وارث وچ میدان ہیا  
 جیڑا سب دے لاشے لے آیا اوندی لاش کسے نہ آندی اے

کیوں آپ نشانہ توں کہند نہیں بھاویں دنیا وچ اور نہ نہیں  
 جیڑا دین حسین دے لہذا لے اوندے نال موت نہ آندی اے

## نوحہ

لال

آساں ہک گتیاں گتے نے ڈھل پر چھاویں  
زہر دے چند داصدہ میرے نانا ڈیر ملاھے  
ایہ تے دس دے آج کی ہویا تو کیوں نانا اتھرو دیا  
کبیل دے دپج جا کے کبرا دا دا ج بچا دے  
سُن توں بیاں واسطان اے سن کے آتی آں میں اذان اے  
میں تے کیفی پسی آں اک واری خیر سنا دے  
دیر کے دے من نہ لو کو میرا حال دی تک لوگو  
اکبر لویر نول آکھو اک واری شکل دکھا دے

# نوحہ

(لال)

لے نانا بنایا اے میں ویر دا سہرا  
 اینوں سرتے سجاوے گا چن ویرن میرا  
 لے دیکھ بنایا اے اصغر دا میں گگانہ  
 کبریا وے لئی مہندی لے قاسم دا عمامہ  
 مال لیلیاں کول جادیویں احسان ہے تیرا  
 ملا تے منزل نے سہرے دیاں لڑیاں !  
 شادی تے میں دی جانوال مینوں تانگیاں نہ بٹریاں  
 ہمیشیاں نوں دیراں تے ہوندا مال بھترا  
 بیٹھی اے تیرے راہ تے دکھاں درواں دی ماوی  
 نکھڑی ایہہ نہ مر جاوے تیری بہن پیاری  
 اکبر نوں کوئی جا کے ایہو دے فے سٹیڑا  
 دیراں توں بنانا مینوں چین نہ آوے  
 کوئی ہو فے میرا درد دی میرے ویر ملاوے  
 رو رو کے گزردا اے ہائے شام سویرا

جے لال تیرا نانا غازی نوں ایہہ آکھے  
 صغرانوں مدینے چوں لیا دے کوئی جا کے  
 لک جاوے ہمیشہ لتی درواں دا ہنیرا

## نوحہ

نانا کیوں دیر نہتی آیا میرا نانا کیوں دیر نہتی آیا میرا  
 گیا لنگھ وعدہ لے ستوں دا نہیں پایا اکبر پھیرا  
 ہوندے دیر بھیناں لتی چھاواں کھرے ویس نو چھیاں پاڈاں  
 اس جگ دنیا دے چر بھیناں نوں ہوند ویراں باجہ ہنیرا  
 کھڑی اکبر نوں مجبوری کیتی بھین کو لوں کیوں دوری  
 ہن دس مینوں کدوں دسنا ایں خاتوں دا اجر یا دھرا  
 نانا دیر دی یاد ستاوے میرے دل نوں چین نہ آفے  
 میرا رو رو سنیاں راہواں تے پالنگھ لے شام سویرا  
 نانا صغریٰ پچھدی اے مینوں انی گل تے دس دے مینوں  
 کیوں کبھی اے جالی دے دی دیوا کیوں بھجیا تیرا  
 میں تے منگیاں آں روز دعاواں شادی اکبر دی تے جاواں  
 میں دیکھ لوں کیوں سجیا اے لیلی دے لال داسہرا

## نوحہ

بھین دُعاواں منگدی اے شالا ویر جواں مان اے  
 کس دن آؤنا ہی جن ویرن مینوں کچھد بال ایا نے  
 جیناں بہناں دے نئیں ویر ہوندے کیویں تشریاں جگتے  
 میرا اکبر جیوے چرتا میں جینوں گئے ہر گانے جوندیاں نے  
 ایہو ویرن آخری حسرت اے تیرے سرتے سہرا دکھیاں میں  
 مینوں لگدا اے توں نئیں بچنا مینوں مارا دیر غماں نے  
 ارج دن چھڑ دے ای جن ویرن کیوں سرخ ہنیری چل گئی  
 میں لمبی آں مینوں نئی لپک پیراں دے ویر نشان نے  
 دُٹھا خواب دے دچ میں جن ویرن تیرے منہ تے سرخ پسینا  
 امڑی دے سروچ خاک پتی بہہ روندی اے ویر سر لٹنے  
 کیڑے دن ہو سی کچھ دس نانا جدوں بھین بھراواں ملنا  
 مینوں اکبر باجوں ہن نانا پے اوکھے وقت نبھانے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# خطبہ بی بی نبیؑ در بار سیرت میں

جب کبھی غیرت انساں کا سوال آتا ہے  
 بنتِ زہرہ تیرے پردے کا خیال آتا ہے  
 بی بیؑ کی لڑکھرائی زبان سے ایک فقرہ نکلا "فاطمہؑ کی بیٹی کہاں ہے؟"  
 سب سے پہلے قیدیوں میں سے عاملہ غیر معلومہ خدیجہ الکبریٰؑ کے لہجے میں بولی اے  
 یہ سیرت تو نے اپنی بخش زبان سے فاطمہؑ کا نام لیا ہے میری ماں کے نام کو زبان  
 پر لانے کی تجھے جرأت کیسے ہوئی یہ کہہ کر بیٹی نے خطبہ وہاں سے شروع کیا۔  
 جہاں پر ماں نے ختم کیا تھا، سن اے یزیدؑ، زخموں نے میرے جسم کو نڈھال کر دیا  
 ہے مگر میں فی القریٰ کی آیت ہوں، آیتِ باذاریہ میں بھی ہو تو اپنی حیثیت برقرار  
 رکھتی ہے تو کہتا ہے کہ کاش میرے آباؤ اجداد زندہ ہوتے میں بھی یہی کہتی ہوں  
 میرے آباؤ اجداد زندہ ہیں اور وہ قصد لے کرتے ہیں کہ ابوطالب زندہ ہے، اور ہاشم اپنے  
 ہی ایوان میں بول رہا ہے کاش میرے باپ کی بہو میرے ساتھ نہ ہوئی، مگر میں نے  
 انہیں کہہ دیا ہے کہ تم خاموش رہنا، دربار میں میں خود بولوں گی اے یزیدؑ، صفین و جمل  
 نے میدان بدل لایا ہے سالار بدل لایا ہے میرے خطبوں سے تیرے آباؤ اجداد کی ہڈیاں قبروں  
 میں تہ تیغ ہوئی ہیں میرے باپ کی تلوار سے زیادہ میرے بولوں کی کاٹ ہے ہماری مصیبت تو عید  
 ہے، خاموش رہنا ہو تو حسینؑ اور سجادؑ جیسے بھی مہربان ہوتے ہیں مگر سن رقت آئے  
 تو زہراؑ مزاج بیٹی بھی حمزہؑ و جعفرؑ بکرباںات کرتے ہیں اے یزیدؑ تیری فباقت  
 میری عہمت سے شکست کھانگی ہے تیرے لڑناں ہاتھوں سے اہلبیت کا علم گم چکا ہے میرے  
 سجادؑ کی آنکھوں کو دیکھ، مگر تو تو میری فخر سے بھی خوفزدہ ہے، سجادؑ کو کیا دیکھ کا  
 تو نے، یسواؤں کے حوصلے دیکھ، ربابؑ بیمار ہے مگر حرم اس سے صلیبہ ہے تیرے دیباہ  
 میں اکبرؑ کا سر اٹھائے ہوئے بھی حسینؑ لیلیٰ سے نظر بن چرا رہا ہے اے یزیدؑ تو اموی



ہے تو نے ہاشمیوں کے مزاج نہیں دیکھے ہم خدا کی طرح کسی کا حق نہیں رکھتے ہماری طینت کریمانہ ہے ہم ایک حبش کو بھی ماں کہہ دیتے ہیں مگر تم کیا جانو کہ یہ رشتہ بھی ہوتا ہے تو اپنے تعارف سے خوفزدہ ہے مگر سن! یہی ماں بتو! غدار ہے اسلام کے ساتھ میرے باپ کا بچن گزرا ہے جوانی میں بھی اسی کی خاطر سرخرو ہوا میرے باپ کا عمل قرآن سے ہماری غیرت پر قرآنی پہرے زن وحی ہمارے ہونٹوں کی منتظر ہے جبرائیلؑ کا تو ایک نام ہے ہم وحدت پسند ہیں۔ وحدت مزاج ہیں اور وحدت پرست ہیں ہماری زکوٰۃ پر توجہ کی تصدیق ہے ہم صدقہ پر پلنے والی سے زکوٰۃ کے طالب نہیں ہیں ہاں تمس ہمارا حق ہے اسے ماں نے بھی مانگا تھا میں بھی اپنا حق مانگنے آئی ہوں یقیناً تجھے جی گواہوں پر شک ہوگا مگر میرے ایک خطبہ سے تیرے ہاتھوں میں رعشہ آگیا ہے۔ اسے یزید تیرے اقتدار کے نصف النہار پر میری شام غرباں چھا گئی ہے سقیفہ کے شعلے سر بلا تک پہنچے مگر ہمارے ابراہیمی مزاج نے انہیں قیامت تک کے لئے ٹھنڈا کر دیا ہے مگر تو کیا جانے تو اموی ہے یاد رکھ یہ فدک نہیں۔ یہ لوٹا ہوا مال تجھے واپس پڑے گا۔ میرے خاندان کے نئے ہوئے تبرکات تیرے گستاخ فوجیوں کے پاس ہیں بات انگوٹھی نہیں وہ تو ہم زکوٰۃ میں بھی دے دیتے ہیں تیری لگاٹی ہوں آگ سر بلا میں ہی گری کھو بیٹھی۔ میرے خطبوں کی آگ کی تیش تیرے کرائے کے ردیل ذہنوں کو جلا رہی ہے سب کف افسوس مل رہے ہیں مگر وقت بیت چکا ہے ہم نے ایک رات توبہ کے لئے عریٰ بھی خریدا مقدس کا دھنی نکلا۔ آج دربار میں میری بیٹی نہیں تیرا یوم الحساب ہے سن، نگلے ہمارے رسیوں سے رنگ ہیں اور سانس میرے اکھڑے ہوئے ہیں آج محمدؐ و علیؑ و حسنؑ کا زمانہ نہیں۔ اب صلح حدیبیہ اور صلح حسنؑ کے نام سے تیرے اور میرے خاندان کے درمیان کوئی نیا معاہدہ نہیں ہوگا۔

اسلام کے دامن میں اور اس کے سوا کیا ہے  
اک ضربِ یار اللہ اک سجدہٴ شبیری۔

# نوحہ

(تنویر)

منظوم کربلا کی عزادار آگتی

زینب برہنہ سر جو بازار آگتی

تلوار کے بغیر لڑوں گی میں ایسی جنگ

خبطے پڑھوں گی ایسے کہ دشمن بھی ہونگے دنگ

دیکھو حسین تم بھی ہمارے جہاد کو

زینب ہے آج بن کے عداوار آگتی

زینب نے زندگی میں نہ دیکھی کوئی خوشی

روتی ہوتی وہ شام کی راہوں میں مرگتی

تہنہ لحد میں بھائی کو رونے کے واسطے

سرکارِ پیغمبر کی وہ غنوار آگتی

آیا سوال جب کبھی دین کے اصول کا

آیا ہے کام خون علیؑ و بتولؑ کا

سنت ادا بتولؑ کی کرنے کے واسطے

شبیرؑ کی بہن جو دربار آگتی

جس کے حیا سے شمس نے خود کو چھپا لیا  
امت شقی نے قیدی اسی کو بنا لیا  
کرب و بلا کے دشت سے بازار شام میں  
چادر ٹٹا کے قافلہ سارا آگئی

عشر کے روز آئیں گی جب ماتب بتول  
تنویر یہ کہیں گے خدا سے میرے رسول  
نزدہ رکھے ہیں جس نے ارادے حسینؑ کے  
یارب وہ میرے دین کی مددگار آگئی

# نوحہ

(امیر)

ملتی ہی نہیں کوئی مثال ایسی دہر میں  
بے گور و کفن بھائی تو ہمیشہ سفر میں

حق فاطمہ زہرا کا غضب جس نے کیا ہے

وہ دوست بھلا کیا ہے پیغمبر کی نظر میں

ترستی تھیں خواتین ملاقات کو جس سے

زینب سرعریاں ہے اسی کوفہ شہر میں

خاموش چلی جاؤں بھلا شام میں کیسے

شبیر کا لاشہ ہے میری راہ گزر میں

عابد نے کہا خون یونہی روتا رہوں گا

پھو پھی کی اسیری نے کئے زخم جگر میں

چھ ماہ کے بیٹے کو بھی نیرے پر چڑھایا

کیا چھوڑا ہے امت نے میرے بھائی کے گھر میں

بہتے ہیں غم شاہ میں جو آنسو وہ کہاں

مشر میں ملے گا وہ تہیں لال و گوسہ میں

کیونکر نہ امیر آج کہیں غم کا یہ نوحہ

ہر ظلم کا منظر ہے میری دیدہ و تر میں

# نوحہ

(عرفان)

زینب مدینے آئیں گھر بار سب ٹا کے  
کہرام اک بپا ہے روضے پہ مصطفیٰ کے

بیٹے بچے نہ بھاتی اور قید بھی نبھاتی  
روتی ہے یوں ضریح کی جالی ہلا ہلا کے

چھٹ جاتے نہ کلیجہ صغرا کا لہتے بی بی  
دُروں کے نیل رکھنا زینب فدا چھپا کے

کانوں سے خون رواں ہے بے حال ہے سکہ  
عباس سے یہ کہہ دے دربار پہ کوئی جا کے

عرفان کر بلا میں دینِ نبیؐ پچایا  
زینب نے دے کے چادر سرور نے سر کٹا کے

# نوحہ

کیوں فلک کیا آل احمد کی یہی توقیر تھی  
 دشمنوں میں سر برہنہ شاہ کی ہمیشہ تھی  
 جس پہ خنجر پھیر کے اٹھتا ہے ادھر لہجہ  
 بوسہ گاہ مصطفیٰ تھی گردن شبیر تھی  
 چین آیا باپ کی آغوش میں ہو کر شہید  
 آگئی اصغرؑ کو غنیمت ایسی ہوا تیر تھی  
 قبریٹے کی بنا کر اٹھ نہ سکے تھے حسینؑ  
 داغ دل تھا سامنے یا تربت بے شیر تھی  
 قتل کر ڈالا جسے اکبر سمجھ کر بے گنا  
 شام دالو یہ رسول اللہ کی تصویر تھی  
 رونے والا لاشہ منظم پر کوئی نہ تھا  
 کون آتا پاؤں میں سجاد کے زنجیر تھی  
 جہاں گداز ہے داستان آل پاک مصطفیٰ  
 بے کفن جہاں تھارن میں بے ردا ہمیشہ تھی

# نوحہ

تباہی وشت غربت میں بنی کے گھر پہ آتی ہے  
 ہوتے سب قتل وارت ہاتے بے ڈانڈہ کی جاتی ہے  
 یہ ماں کہتی تھی زینب سے مجھے جانے دو جنگل میں  
 بہت بے چین ہیں اصغر صدرونے کی آتی ہے  
 لکھا تھا خط میں صغرانے قریب لڑکے ہوں بابا  
 نہ لینے آئے اکبر کیا یہی وعدہ وفائی ہے  
 کہا قاصد نے اکبر کون ہے مولا تڑپ اٹھے  
 پکارے دیکھ لولاشہ یہی صغرا کا بھائی ہے  
 بڑی ڈھارس دل زینب کو تھی عباس کے دم سے  
 علم شبیر کا لانا پیام بے روانی ہے  
 سہارا کون دے عباس غازی بھی نہیں زندہ  
 بڑی شکل سے شاہ نے لاش اکبر کی اٹھاتی ہے  
 تڑپ کر باپ کے ہاتھوں پہ دیدی جان اصغر نے  
 رستم کے تیرنے یوں پیاس بجھے کی بھائی ہے  
 سکیہ اس طرف تڑپ ادھر عباس کا لاشہ  
 سنگمر کے طمانچوں نے قیامت کیسی ڈھاتی ہے

حرم ہے بے ردا نظری اٹھائے کس طرح عابد  
 نہ ڈالو طوق گردن شرم سے اس نے جھکائی ہے  
 نبی زادئی کو یہ غم خون کے آنسو رلاتا ہے  
 ردا سر پہ نہیں اور بے کفن مظلوم بھائی ہے  
 دم رخصت گلے زینب کو لپٹا کر کہا شاہ نے  
 خدا حافظ بہن پردیس میں تم سے جدائی ہے  
 پکارا ہے ردا چھیننے پہ شاید بنت زہرا نے  
 کہ بازو کانپ اٹھے ہیں لاشِ غازی تھر تھرائی ہے  
 نہ مر جائے کہیں صدمے سے یارب دخترِ زہراء  
 اجڑ کر کر بلا سے ننگے سر کوفے میں آتی ہے



# نوحہ

(ناصر)

وحید کی ہر بات بتاتی رہی زینبؑ  
ملت میں شمع دین کی جلاتی رہی زینبؑ

نوٹکڑے تیری لاش کے ہشیر نے دیکھے  
پھر اپنے تنہیل سے ملائی رہی زینبؑ

لہٰذا کی تو حید پیسبر کی رسالت  
آن و امامت کو بچاتی رہی زینبؑ

قرآن پہ جو اہل سقیفہ نے لگائی  
خطبوں سے وہی آگ بجھاتی رہی زینبؑ

صروحِ نبیؐ پاک پہ نہریاں نے لگایا  
رحمٰں پر وہ داغ مٹاتی رہی زینبؑ

## نوحہ

کرو بند بازار مسلمانو سرننگے زینبؑ اگئی اے  
ایہہ محسنہ دین دے بانی دی وسین فضہؑ فرما گئی اے  
نہ پتھراں نال تعظیم کرو زینبؑ دے سنگ سہ جاتیاں نے  
اللہ جانے کیوں چپ کر کے ہر موڑ تے رُک رُک جارتی اے  
کچھ سوچو سمجھو عقل کرو آخر کلمہ گوہ سارے او  
مشرودی دھی بازاراں پچ منہ والال نال نکارتی اے  
جینکوں ول ول باغی اکھڑے او وہ جگتے عجب نازی اے  
ایہو گل سجاد دے جگر اُتے گئی ظلم دے تیر جلا رتی اے

# توحہ

میں دھی آں حیدر دی ماں فاطمہ زہرا لے  
 میرے نام نے اتے رب نے قرآن اتارا لے  
 سرتنگے شام وچ آئیاں میرے نال تنداں بھر جاتیاں  
 سائل ہاں چادر دی لے ملک پرایا لے  
 میں اون ویلے مرگیاں جدوں گھر چل باہر آئیاں  
 لے میرا جنازہ لے جیڑا شام وچ آیا لے  
 جیڑی رونق ہے ساڈے گھردی اوقید خانے وچ مرگئی  
 اونوں اودے چولے دا اساں کفن پوایا لے  
 جس ویلے شام وچ آئیاں بن قیدی زہرا جاتیاں  
 سبھاؤ ہمارے توں ہاتے خون رلایا لے  
 آدیرن میں رُل گیاں جس ویلے شام وچ آئیاں  
 عباس دلاور توں ہمیشہ بلایا لے  
 پتھراں دے نے نذرانے ہاتے فاطمہ دی جاتی تے  
 نہ مارو مسلمانو اس دین بچایا لے  
 لکھ حیدری رسن دا حال لے ملی قبر نہ دیر دے نال  
 بھیناں دود بھراواں توں انج امت رلایا لے

# نوحہ

( لال )

تطہیر دی وارث ہے امت توں روا منگدی  
 ہو غرق جہاں جا نذا زینٹ جے دُعا منگدی  
 دُھپاں تے بین والی بی بی دا سُنرا لے  
 دُر منگدی سکینہ دے اصغر دی عبا منگدی  
 کوئی نہ بنیا دردی پردیس وچ ستیاں دا  
 بیمار دے زخاں لئی کھندے توں دوا منگدی  
 رورو کے فتنہ کھندے بازار نہ لے جاؤ  
 دے واسطہ ایناں دا دنیا لے جیا منگدی  
 کجھ ظالمو شرم کرو موڑو لٹ کر بل دی  
 لے لال ملے اکبر صغراء لے دُعا منگدی

# نوحہ

بازاراں دے وچ جانا بھلدا نئیں تیرا زینبؑ  
 دربارِ نذید بلانا بھلدا نئیں تیرا زینبؑ  
 ہر شبیرؑ دا نوک نیرے تے عابد وچ زنجیراں  
 روکے ہر قدم اٹھانا بھلدا نئیں تیرا زینبؑ  
 گل وچ طوق پیراں وچ پیری غش بیمار فل آوے  
 عابد نوں ہوش کرانا بھلدا نئیں تیرا زینبؑ  
 کون تسلی دے زینب نوں سارا دیس پرایا  
 پڑھ خطبہ آپ سنانا بھلدا نئیں تیرا زینبؑ  
 مٹے معصوم سکینہ مرگئی وچ زندان گہرا کے  
 اہنوں شام شہر دفنانا بھلدا نئیں تیرا زینبؑ  
 بچھ دی صغرا کی گزری پھو پھی وچ پردیاں  
 رسیاں دا داغ دکھانا بھلدا نئیں تیرا زینبؑ  
 خیمیاں نوں اگ لاکے نانا غلاماں لوٹی پائی  
 کبرا دا داج لٹانا بھلدا نئیں تیرا زینبؑ

# نوحہ

(نثر)

اجڑے دیلے آکے چھڑی زینب پیاسے ویر دی گل  
 سن کے صغراء نہ مر جاوے نانے دی تصویر دی گل  
 آخری دیلے زہرا جایا زین تل فرش زمین تے آیا  
 جانے رب کی راہ دہج ہوتی تیراں نال شبیر دی گل  
 دریا دریا سائل سائل بستی بستی جنگل جنگل  
 آکے سنائی منزل منزل رینب پیاسے ویر دی گل  
 ماتم کر دی سرنوں پیٹھی صغراء کہہ کے روندی  
 بھین یوسف دی جے سن لیندی اکبر دی ہمشیر دی گل  
 اکھدی زینب تے غش کھاندی غازی جیوندا میں مرجاندی  
 جے مرجاندی تے نہ سن دی مشک پروئے تیر دی گل  
 قبر بنا کے تازی تازی رب اپنے نول کر کے راضی  
 سجدے تھکیا پاک غازی پھیر چھڑی شمشیر دی گل  
 لٹ جاوے پاویں سہرا مہندی خنچ دی پاویں اک نہریندی  
 کاش کدی تاریخ نہ کیندی زینب دی تشہیر دی گل

زینب رووے تے فداوے کوئی نہ میری چادر لاوے  
 پاک نبی دے واسے پادے سدا کون اسیر دی گل  
 ویکھ تار عجب رویا آکھدی سی اولاد اُمیہ  
 تیغاں تیراں رسیاں والی ساری سی تقدیر دی گل

## نوح

(شار)

اکھل مل زینب ویکھ دی اے نئیں ویر پچھانیا جاندا ہے  
 گل بہن لباس غریبی واسے در غریب کھاندا ہے  
 اوندا غازی کمرنوں توڑ گیا اوندا قاسم جگر مروڑ گیا  
 اوندا اکبر نظر وچھوڑ گیا اونوں رستہ نظر نہ آندا ہے  
 روح اکبر دی اڑ جاوے گی ادنوں موت یقیناً آوے گی  
 شبیر دی یارب خیر ہووے پیا برچھی نوں تہہ پاندا ہے  
 دیکھو ابراہیم غلیل خدا برچھی تے کلیجہ اکبر دا !  
 کلا لال بتول واسلّ علی پیا لاش جواں دی چاندا ہے  
 بن کفنوں پیر شبیر دے بن چادر دے ہمشیر دے  
 علی عابد و پر زنجیر دے پیا غش و پر کوڑے کھاندا ہے  
 جس بستی پیو دا راج ہوتے دھی چادر دی تھاج پئے  
 زینب دیاں نبضں ڈب دیاں نے دل سینے وچ گھبراندا ہے

بیار تصور کر دی اے اصغرؑ نوں سکینہ پھڑدی اے  
 گلاں طوطلیاں وچ گودی دے ہمیشہ نوں دیر سناںدے  
 گل حق دی نشانہ توں کہہ دے کھری جنوں غیرت نہیں جے زینبی  
 پوچھ اوس نوں پاک محمدؐ داکیوں کلمہ گو کہہ لاندے

## نوحہ

(گلزار)

وچ کر ل ویر کوہا کے زینبؑ روندی پئی  
 منظوم دی لاش تے جا کے زینبؑ روندی رئی  
 جدعون و محمد مارے گئے لٹ ویر جتھے مارے گئے  
 تپدی ریت نوں سر وچ پاکے زینبؑ روندی رئی  
 لٹ چادران دی پے گئی اے زینبؑ دی چادر لے گئی اے  
 منہ والاں مال لوکا کے زینبؑ روندی رئی  
 می پتھراں دا گلزار آیا دو جاشام دانگ بازار آیا  
 وچ پردیس پرآتے آکے زینبؑ روندی رئی  
 اکبر دی لاش تے خط آیا صغراؑ بیار نیامی دا  
 خط مال سینے دے لاکے زینبؑ روندی رہی



# نوحہ

(عادل)

زینب تیرے درداں توں اے حال ہو گیا اے  
سجاد دے کفن دا رنگ لال ہو گیا اے  
آکھے سجاد مولا پادیں آخری نے سانواں  
بھلیاں اے وی مینوں نہیں شام دیاں راواں  
زینب تیرا کیوں پردہ پامال ہو گیا اے  
ٹرپے یتیم باقرچے بیو دا لمے جنازہ  
حیران کل خدائی وگدا اے ، خون تازہ  
عابدِ ظلم انوکھا تیرے نال ہو گیا اے  
صدے نے لہو رواندے بازار جانے والے  
دکھڑے جگر نوں کھا گئے دربار جان والے  
اکھیاں چوں دل دا ظاہر اے اوبال ہو گیا اے  
کسیاں ہویاں نے رسیاں معصوم گردناں تے  
کچھ رحم کھاؤ لو کو مجبور متیدیاں تے  
پیاسا بیہوش ساڈا ہر بال ہو گیا اے

بے نیتیں غلافِ کعبہ کعبے دی شان کٹھنیں !  
 دینِ نبیؐ تے زینبؓ تیرا احسان کٹھنیں  
 زینبؓ جہادِ امیرِ بے مثال ہو گیا اے  
 اونٹھال دی رسیاں نول چھٹکے جے بہنِ قیدی  
 برسات کوڑیاں دی بے تاب سہیندا قیدی  
 کر بل توں شام تائیں بے حلال ہو گیا اے  
 پتھرال نے کیا زخمی زینبؓ دے پاک سرونوں  
 بجھیاں ہو یاں نے زکفانِ زینبؓ دکھا دے ہرنوں  
 عابد ٹپ ٹپ کے بے حال ہو گیا اے  
 کیتا کلام عابد گھبرا گیا شرابی  
 وربار توں بلا گئی گفتار ابو ترابی  
 صاحبِ فتح اُوں ویلے لچ پال ہو گیا اے  
 سن قیدی مالے صدمہ جس پاتیاں زنجیراں  
 سن خونِ نال سکھیاں جا شامِ تحریراں  
 مادلِ توقیر شاعرِ افضال ہو گیا اے

# نوحہ

(نثار)

شہزادی آتی کو فے دی شہزادہ نال مہادی لے  
 صلوة کینزاں پڑھ دیاں نے تطہیر دی پڑے داری لے  
 اودے سرتے چھاں یاسین دی لے نال بہن امام حسین لے  
 بی بی محافظ دین دی لے پانویں قیداں پوج دکھاری لے  
 کدی پڑے آپ بناندی لے بیایاں نوں پرچاندی لے  
 کدی روندے بال سوار لے اک زینب در داں ماری لے  
 آکھے صغرا ستر گیا سینہ لے میرا اجڑ یا شہر مدینہ لے  
 خوش قسمت بہن سکینہ لے جیڑی پاجا جی نوں پارچی لے  
 بی بی پیر کنالوں کیندی نہیں آ بابل کیوں ریندی نہیں  
 مینوں نام حسین دا لیندی نیتی جیڑا خوت ستر داتاری لے  
 اس بستی نوں کی کیندے نے جتھے ظالم شامی ریندے  
 زینب نوں غش پندے نے کیوں روند خون مہاری لے  
 اسلام تے دیا چین دا لے لے کرم نثار حسین دا لے  
 احسان حسبی دی بہن دا لے جینے ونڈیاں مگر گزاری لے

# نوحہ

(ناصر)

کیوں لاش تیری نوں چھڈ کے شام دے پاسے جاواں میں  
 ویری لوگ تے دیس پر یا جیواں یا مرحباواں میں  
 بنیاں آل نبی تے کیاں کفن دفن توں لاشاں پتیاں  
 گھوڑیاں دے قدیاں چوں کیوں اہیہ جاگیر بچاواں میں  
 رو رو آکھے زہرا جانی جد میں وچ دربار بھلائی  
 باغی آکھن موکی سانوں کس کس نوں سمجھاواں میں  
 سامنے میرے اکبر اصغر قاسم تے عباس گتے  
 کس کس نوں میں روواں نانا کس داسوگ سداواں میں  
 بیوہ تے بچیاں داسہارا بہہ بہہ جاوے غم دا مارا  
 طوق دا بار نہ جاوے جھلیا عابد صدقے جاواں میں  
 نیرے نوں سر لکے دیرن اپنی جھولی پالیندی  
 چادر لے گئی بانواں بدھیاں کیوں سانگ توں لاواں میں  
 اک زینب تے درد بتیرے ناصر دتے کیڑے کیڑے  
 اکبر اصغر دادتاں میں یا موت عباس سداواں میں

## نوحہ

بے ردا ویر میں شام ویندی پتیاں  
کر بلا شام چون بولے عام چون  
منہ لوکاندی پتیاں

سیرتے چادر نہیں شام بازار ہے  
میں ہاں زینب شرابی دار بارے  
دین لائے نبیؐ و ابچان دی پتیاں

ویر رب دی قسم میں تے محبوب ہاں  
کول آندی تنڈے پر میں مستور ہاں  
تینڈے سارے زخم میں گسیندی پتیاں

دیکھنا میں بے آسرا ہو گئی  
ویر مارے گئے بے ردا ہو گئی  
پردہ والاں دا میں اچ کریندی پتیاں

# نوحہ

(خاکی)

نانا تیری امت نے بازار دکھایا ہے  
 زہر دیاں جاتیاں نوں دربار بلایا ہے  
 اے کہہ کے مدینے زینبؓ روئے نبیؐ تے روئی  
 گل بی بی نے روئے نوں روڑ کے لگایا ہے  
 اے نانا میرے ہتھ تے اے داغ نے رساں دے  
 مینوں قیدی ایناں کر کے نو میل ٹرایا ہے  
 دربار وچ بیٹھے نے جہڑے چورِ فدق دے  
 میں سمجھ گئی ہاں نانا ایناں مینوں ستایا ہے  
 آئی نانا میں جس ویلے دربار شرابی دے  
 میں نادِ علی پڑھ کے بابے نوں بلایا ہے  
 پتھراں دے ملے تحفے تو قیر میری کیتی  
 ہر موڑ تے رُک رُک کے میں خطبہ سنایا ہے

# نوحہ

## تذقیر

ب شرف زادی قیساں لئی رہ نہ جلتے  
 ل جاوے سرتوں چادر ایسا نہ وقت آوے  
 جس بی بی دی آمد تے کچھی دی پر نہ ماسے  
 اچ اوس دے آون تے سج گئے بازار سارے  
 افہ شام دی گلیاں وچ راہ کیویں بناوے  
 بنے تے سون والی راماں نوں اٹھ کے روئے  
 ماں چوں سیک نکلے کناں چوں خون چوئے  
 از سن شمر دی کناں نوں پتی لکاوے  
 غربت دی انتہا سی سیداں دے پاک گھرتے  
 ٹڑیا سی قافلہ جدا تے شام دے سفر تے  
 کوشش سی اے سپاہ دی عابدہ نہ چین پاوے  
 عداوت کیوں نہ روئے اکھیاں چوں لہو مہاری  
 ہٹ جاوے درد کیویں مکتے کیویں بیاہری  
 جرم بہن جس دی تھاں تھاں تے جھڑکاں کھاوے

اک کال کو ٹھہری چوں آواز سی اے آندی  
سجاد ویر میں کوں اے رات بھوں دراندی  
آجا کہ بہن تیری زنداں چہ مر نہ جاے  
سجاد دی کرتے امت ظلم پی کر دی  
مظلوم تیری بچڑی زنداں دیچ پی مردی  
شبیر تیرا کنبہ زینب کیوں بچاے  
توقیر کر داتا تم جسٹری ہوئی زینب دا  
تکمیل کیتا جس نے ہے دین سوئے ربا دا  
خچے جیندے دا صدقہ اسلام دی بقاے



## نوحہ

رنگے کیوں شام وچ آتیاں ہتے زہرہ دیاں جاتیاں  
 سیال نوں جدو بھائیں گکیاں بییاں دین دہاتیاں  
 اکبرؑ غم وڈ وڈ کھاوے ویرن مینوں نظر نہ آوے  
 ویرن تیرے درد وچھوڑے کیتا وانگ سودا تیاں  
 م نے جدو وار جلایا اکبرؑ دا دل باہر نوں آیا  
 یاں ویکھ کے لاش اکبرؑ دی سرج مٹیاں پاتیاں  
 کھوہ کے دُر معصومہ دے ہتے منہ تے طانچے مارے نے  
 چھوٹے چھوٹے مہتاں دے وچ ظالماں رسیاں پاتیاں  
 ت توں بعد کی ویلا آیا سُن لے ویرن آماں جایا  
 بد دی وی کنڈتے ظالماں سُرخ ککیراں لاتیاں  
 تنگ بازار نے شام دے رہا گکیاں دے وچ گرمی لے  
 کوئی شامی عورتاں رل کے قیدی دیکھن آتیاں  
 برے عرش فرش دے والی پانی دے اج ہین سواں  
 می سب کلمہ گو بھل گئے رب دیاں بے پروا تیاں

## نوحہ (عاشق علی)

اٹھ دیکھتے ہی زہرہ جایا میں شام دی قید نبھا آئیاں  
 میں تیری شہادت نوں ویرن خطبے پڑھ کے زنگ لائیاں  
 میں تیرے ظالم قاتلوں توڑ و کفن کیوں مسنگدی ویراں  
 مجبور مل تیری بچڑی نوں اک چولے وچ دفن آئیاں  
 نکل نبیاں واسطان نبیؐ میں تیرے دین دے صدقے چوچ  
 بھر جائیاں دے برقعے نالے کبراء داتاج لٹا آئیاں  
 اے حق باطل دی جنگ آہی کوئی شاہی دا جھگڑنہ ہی  
 درباراں تے بازاراں وچ باغی دی بہن سٹا آئیاں  
 تصویر تیری دی نانا سائیں میں ہو رتے خدمت نہیں کیتی  
 پھول چن چن سہرے قاسم دے اکبر دی قبر تے پا آئیاں

# نوح

(تنویر)

احمد کے نواسے کا جو پیغام نہ ہوتا

اسلام کا دنیا میں کہیں نام نہ ہوتا

قربانی شبیر پہ ملتی نہ گواہی  
مقتل میں جو اصغر کا لہو عام نہ ہوتا

سر پٹے بازاروں میں روتے نہ عزادار

زینب کا سر کھلا سر عام نہ ہوتا

زینب تیرے خطبوں نے ٹلے ہیں کلیجے  
توقید نہ ہوتی تو کوئی کام نہ ہوتا

شبیر اگر نیزے پہ قرآن نہ پڑھتے

کونین میں اللہ کا پیغام نہ ہوتا

امت کو محمد کے گھرانے سے نہ ملتی

اسلام کی تاریخ پہ الزام نہ ہوتا

تنویر اگر بنت علی شام نہ جاتی

منظوم کا یوں ذکر کبھی عام نہ ہوتا

# نوحہ

اے غیرتِ مریم تیرا بازار میں جانا  
 نہ بھول سکے گا اسے تاحشر زمانہ  
 آہ زینب دکھڑم کی چھنتی ہیں روئیں  
 جاؤ اے لوگو میرے غازی کو بلانا  
 تو دخترِ زہرا ہے تو اسی ہے نبی کی  
 سرنگے تیرا شام کے بازار میں جانا  
 کنیزِ یتیم جو گری لاش پہ رو کر  
 کہتا ہے شتر لاشے پہ آنسو نہ بہانا  
 اب خاک پہ سوتے گی سکیئہ تیری کیسے  
 تھا تو نے سکھایا اے سینہ پہ سُلانا  
 مر جاتے جو شوہر تو پناہ دیتے ہیں بھائی  
 کبڑا کہاں جاتے نہ رہا کوئی ٹھکانہ  
 اٹھتی نہیں! اے تیری لاش علی اکبرؑ  
 تھا تو نے ہی بیٹے میرے لاشے کو اٹھانا  
 جس در پہ سلامی دیا کرتے تھے شبیرؑ  
 رک جاؤ مسلمانو وہی گھر نہ جملانا

# نوحہ

زینب کے لٹ جانے کا جس دل میں غم نہیں  
اُس دل پہ کبریا کا ہوتا کرم نہیں

متر قدم کا فاصلہ سید کی قتل گاہ

زینب کے حوصلے کی نہیں کوئی انتہا

رکھتی ہے دید بھائی پہ ہلتے قدم نہیں

آیا شام کا بازار تو گھبرا کے پردہ دار

پوچھا سکنہ بی بی نے زینب سے بار بار

منزل بازارِ شام کیوں ہوتی ختم نہیں

مت مارو مجھ کو کونیو بابا میرا علیؑ

اماں میری بتول ہے نانا میرا نبیؐ

باعنی کی بہن کہتے ہو آتی شرم نہیں

پہنچا بازارِ شام میں بیٹا شبیرؑ کا

منظر جو دیکھا شام کا عابدؑ نے خون بہا

کنبہ رسولؐ پاک کا سر پہ ردا نہیں

چرچہ تھا جس کی شادی کا ہونا تھا جسکا بیاہ

اتنے شگروں نے ریا خاک میں ملا

قاسمؑ کے ٹکڑے کر دیئے سالم بدن نہیں

مالک تھے عرش فرش کے کوثر تھا جن کا جام  
لمے یہ کیسے دقت میں آیا ہے امتحان  
رن میں پڑے شبیر ہیں تن پہ کفن نہیں

## نوحہ

(چاند)

علی کے شہر کوفہ میں تھی زینب بے ردا آئی  
محمد کی نواسی ہے نہ امت کو حیا آئی  
رہے عباس نہ قاسم نہ شکل مصطفیٰ لوگو  
علی اصغر کو ہاتے تیر بن کے قضا آئی  
لب فرات پیاسے کٹ گئے ہوتے والی کوثر  
نبیؐ کی آل کے بس کلم غازی کی وفا آئی  
ہوئے عون و محمد جب قدا دین محمد پر  
شکر تیرا میرے اللہ لب زینب دعا آئی

لگے پتھر محمد کی نواسی کو عسرسش کا پنا  
 نبھانے قیدامت کی ہے زینب بے خطا آئی  
 آذیناں ہیں سرنیروں پر جو قربان ہو گئے دین پہ  
 بیار کر بلا کے واسطے کیسی سزا آئی  
 جو مٹی کو فے کی شہزادی بنی قیدی وہ امت کی  
 چمن میں مرتضیٰ کے ہے سقیفے کی ہوا آئی  
 سیکنہ کا در زنداں سزا کس طرح بھولے  
 جیسے دم گھٹنے سے لوگو زنداں میں قضا آئی  
 جو وارث چادر پھرتی تماچ ہے پڑے کو  
 چھپائے بالوں سے چہرہ ہاتے غیت مصطفیٰ آئی  
 بھر دربار میں اے چاند پڑھ کے خطبے معصومہ  
 حسین ابن علی کی ہے شہادت بچا آئی

# نوحہ

( اثر )

ہجوم عام میں زہرا کی بیٹی بے روا آئی  
 لبِ سجاد پر آئی تو مرنے کی دعا آئی  
 یہ کیا انقلاب آیا کہ دربارِ شرابی میں  
 خدایا سرِ برہنہ دخترِ مشکل کشا آئی  
 وہ اجڑی ماں نہ کیوں لاتوں کو اٹھاٹھ کرے ماتم  
 قضا کی گود میں جو چاند سا اصغرِ سلا آئی  
 بلا کے دشت میں راہوں میں زبلاں کے اندھیرے میں  
 مسلسل فاطمہ زہرا کے رونے کی صدا آئی  
 مسلمانوں نے دیکھا ننگے سر آلِ محمد کو  
 نہ دل میں خوف ہی آیا نہ آنکھوں میں حیا آئی  
 علی کی لاٹلی اٹھارہ بھائیوں کی بہن زینبؓ  
 علیؓ کے شہر میں ہو کر اسیرِ اشقیا آئی  
 یہ استقبال تھا کوفے کی شہزادی کا کوفے میں  
 کہ بھر کر پتھروں سے جھولیاں قومِ جفا آئی  
 سرِ دربارِ آ یا قیدیوں میں نامِ زینبؓ کا  
 دلِ زینبؓ سے یا عباسِ غازی کی صدا آئی



پسر مارے گئے دونوں بردا بھی چھن گئی سر سے

یہی دولت تھی زینب کی جو بھائی پر لٹا آئی

پڑا تھا دھوپ میں بھائی کا بے گور و کفن لاشہ

رسن پہنے ہوئے زینب غریب و بے لوا آئی

بھرے گھر کی تباہی کر بلا میں دیکھی زینب نے

نکل کر کر بلا سے ہر قدم بد کر بلا آئی

زبان سے ہاتے بابا کہہ کے جان دیدی سکینہ نے

سرشہ دیکھ کر بچی کو زندان میں قضا آئی

دیارِ شام میں مرقی رہی تشہیر ہو ہو کر

اگر زندہ وطن میں آئی بھی زینب تو کیا آئی

حرم کے ساتھ راہوں میں لہو سجاد روتے تھے

تماشا دیکھنے نانا کی امت جا بجا آئی

وطن سے جب چلی کہنہ تھا سارا ساتھ زینب کے

بہتر تربتیں صحرا کے دامن میں بنا آئی

وطن میں جا کے زینب نے کہا روضے پہ نانا کے

کمانی آپ کی ساری میں جنگل میں لٹا آئی

یہ حالت تھی کہ صغرا نے کسی کو بھی نہ پہچایا

مدینہ میں رہا ہو کر جو آلِ مصطفیٰ آئی

ضعیف و ناتواں جس نے اثر عابد کو کر ڈالا

وہ دربارِ شقی تھا جس میں زینب بے ردا آئی

# نوحہ

(اختر)

امتِ صاحبِ معراج کو قرآن ملا  
آلِ احمد کو مگر شام کا زندان ملا  
خلد کی مالک و مختار نبیؐ کی بیٹی  
تجھ کو رونے کے لئے گوشہٴ دیران ملا  
کتنے احسان ہیں اسلام پہ ابوطالب کے  
اسکی اولاد کو کیا بدلہ احسان ملا  
تیز رفتار کوئی حُرّ جبری سا نہ ہوا  
قافلہٴ والوں سے منزل کے قریب آن ملا  
قتلِ شبیرؑ کا پُرسہ بھی کسی نے نہ دیا  
گرچہ عابد کو ملا جو بھی مسلمان ملا  
قاصدِ صفراء نے اکبرؑ کو تڑپتے دیکھا  
ہائے کس حال میں مہمان سے مہمان ملا  
قاتلانِ شبہِ مظلوم کے زمرے میں ہیں  
کوئی قاری تو کوئی صاحبِ قرآن ملا  
جل بھی آگ تو خیموں کی جگہ لے اختر  
اہلِ اسلام کو جلتا ہوا قرآن ملا

# نوٹہ

جب کبھی غیرتِ انسان کا سوال آتا ہے  
 بنتِ زہرا تیرے پردے کا خیال آتا ہے  
 درمیان لاشوں کے تنہا نظر آتے ہیں حسین  
 جبکہ عاشور کے سورج پہ زوال آتا ہے  
 موت کس سوچ میں ہے لاشہ اکبر پہ کھڑی  
 کیا پیغمبر کی جوانی کا خیال آتا ہے  
 یہ علمدار کا بیٹا ہے کہ پانی جو ملے  
 جا کہ بیمار کی زنجیر پہ ڈھال آتا ہے  
 حق زہرا تیرے چہن جانے کا افسوس نہیں  
 پر گواہوں کی شرافت کا خیال آتا ہے  
 نیام میں رہنے دو تلوار حسین ابنِ رسول  
 موت کی بات کو اصغر تیرا مال آتا ہے

# نوحہ

(اختر)

زینب اسیر رنج و الم شام آگئی  
عابد کے رُک رہے ہیں قدم شام آگئی  
نیزے پہ سر بلند ہوا سر حسین کا  
گردن ہوئی یزید کی خم شام آگئی  
بالوں سے منہ کو ڈھانپ لے لے بانو  
اکبر کے گیسوؤں کی قسم شام آگئی  
زینب جھوم عام سے کرنے لگی خطاب  
باطل کا کھل رہا ہے بھرم شام آگئی  
چہرے پہ قیدیوں کے لکیریں ہیں خون کی  
تاریخ ہو رہی ہے رقم شام آگئی  
باطل کے اقتدار کا سورج ہوا غروب  
اے بانیانِ ظلم و ستم شام آگئی

عابد کے آنسوؤں میں شفق ڈوبنے لگی  
اے کاروانِ اہل حرمِ شام آگئی

آنکھوں میں پھر رہی ہے وصیتِ رسول کی

اے وارثانِ لوح و قلمِ شام آگئی

عابد کے آنسوؤں سے نیا باب کر رقم

تاریخِ انقلابِ امِ شام آگئی

وانڈوں کا دھیاں کبھی بیمار کا خیال

زینب ہے اور سینکڑوں غمِ شام آگئی

اخترِ پھر اٹھ رہا ہے جنازہِ رسول کا

تازہ ہوا بتول کا غمِ شام آگئی

# نوحہ

زینب ہے سر بر مہنہ چراغوں کو بجھاؤ

اے کلمہ پڑھنے والو نہ بازار سجاؤ

سُن لو یہ آ رہی ہیں اذانوں کی صدائیں

زہرا کی بیٹیوں کے نہیں سر پہ ردا آئیں

یہ اجرِ رحمت ہے مسلمانو بتاؤ

کتنے ہی درد لے کے چلی کرب بلا سے

رنگ لال ہوا بالوں کا امت کی جفا سے

چھروں سے نہ مارویں ستم لوگو نہ ڈھاؤ

مظلوم کی بیٹی پہ یتیمی کا یہ عالم

بہلاتے طمانچوں سے رہے بی بی کو ظالم

معصومہ ہے پیاسی اے پانی تو پلاؤ

روتا ہے لہو عابدِ مہیار کو دیکھو

ہاتے طوق و رسن قافلہ سالار کو دیکھو

زخمی ہے زیادہ نہ یوں زنجیر بلاؤ

مصدق پر یہ اللہ نواسی ہے نبی کی

حسنین کی ہمیشہ بیٹی ہے علی کی

کچھ خوفِ خدا لوگو کرو پردہ بناؤ

# نوحہ

زینب کے اجرٹنے کے آتے ہیں زمانے  
بی بی تیری عظمت کو یہاں کوئی نہ جانے  
یارب میری جھولی کو اجرٹنے سے بچالو  
ظالم میرے اصغر پہ لگا تیر چلانے  
ارے میں تاپے تو میرے بال بھی نوچے  
جاتی ہوں میں دریا پہ چاچا کو دکھانے  
معصومہ نے پوچھا کہ بھو بھی یہ تو بتاؤ !  
کیوں لوگ آرہے ہیں خیموں کو جلانے  
شبیر کے لاشے پہ نہ روتی جو نہ بیٹی  
روٹھے ہوئے بھائی کو وہ آتی ہے منانے



ردا ہے سر پہ نہ بھائی کا سر پہ سایہ ہے  
الہی خیر ہو بازارِ شام آیا ہے

وہ جس کی شادی کا سامان ہی نرالا تھا  
وہ جس کو ماں نے بڑی منتوں سے پالا تھا  
کہاں سے خون کی ہندی لگا کے آیا ہے

وہ جس کے پھول نشان ضائعِ یران تھے  
وہ سہل مادرِ قاسم میں جس کے ارمان تھے  
شگروں نے اسے خاک میں ملایا ہے

سکینہ کہتی تھی سر پیٹ کر کوئی جساؤ  
کیوں غازی روٹھ گیا ہے اسے منالاؤ  
لبِ فوات سے خالی علم کیوں آیا ہے



خلیل دیکھ کے بوئے زبانِ حیرت سے  
نہ جانے کیسی ضعیفی میں دشتِ غربت سے  
حسین لاشۃ اکبر اٹھا کے لایا ہے

اب ایسے حال میں بھاتی میں کیا کروں یہ بتا  
ہیں سر بر ہنہ ادھر دخترانِ شرم و حیا  
ادھر نرید نے دربار میں بلایا ہے



jabir.abbas@yahoo.com

# نوحہ

برباد ہوئی نہ کیونکر یارب تیری خدائی  
 بے پردہ نبی زادی دربار میں جو آئی  
 بولی سکنہ اصغر تیری قسم مجھ کو  
 پانی نہیں پیا ہے تیرے واسطے میں لائی  
 رُخسار پر گرا خون سینے سے اُگل کے  
 اکبر کے لب پر ہجکی جب آخری تھی آئی  
 اب آ بھی جاؤ بابا سینے لگا لو مجھ کو  
 کئی دن گزر گئے ہیں مجھے نیند ہی نہ آئی  
 گرتا علم جو دیکھا سر پیٹ شاہ بولے  
 زینب میری کمر کو گیا توڑ تیرا بھائی  
 عابد گرے تڑپ کر ہوا خون منہ سے جاری  
 شاید کسی ظالم نے زنجیر ہے ہلائی  
 عون و محمد کے ہیں بے آسرا دولائے  
 بابا نے کفن ڈالا نہ ماں ہی رونے آئی  
 صغرا کہے نہ رو کر رونے سے مجھ کو لوگو  
 بچھڑے کسی بہن کا مانگو دُعا نہ بھائی  
 خوشیاں رہیں ادھوری اک بیوہ ماں کی ساری  
 خود موت بن کے مہندی قاسم کے ہاتھ آئی

# نوحہ

(اسلم)

وطن میں بے وطن زینب اسیر کر بلا آتی  
درو دیوار سے زینب کے رونے کی صدا آتی

تڑپ کر رہے سرور پر کی فریاد زینب نے  
اٹھو بابا مجھے دیکھو میں دیرانیے بسا آتی  
قیامت تھی شہید کر بلا پر صبح عاشورہ  
مگر سجاد پر وہ شام محشر سے سوا آتی

اٹھالائے ہیں لاشہ ستیر سجاد زنداں سے  
رہا ہو کے سیکھنے قید سے آتی تو کیا آتی؟

خدا جانے طمانچے کس قدر مارے ہیں ظالم نے  
کہ پھر تاریک زنداں سے نہ بابا کی صدا آتی

گرا تھرا کے سر عباس کا کیوں نوکِ نیزہ سے  
کہیں کیا زینب دلگیر عسرومِ روا آتی

نگاہ پاس نے ڈھونڈا بہت عباس غازی کو  
ہجومِ عام میں جب دختر خیر النساء آتی

دلِ سجاد سے پوچھے کوئی تشہیر کی چوٹیں  
جسے تقدیر شہرِ شام کی گلیاں دکھا آئیں  
اٹھا کر خاک سر میں ڈال لی زہرائے راہوں کی  
بناتی نقشِ عابد کی جہاں زنجیرِ پا آئی  
جگر میں درد اٹھتا ہے کہ اٹھنے بھی نہیں دیتا  
ہو آئیں شام صغرا کو نہ جانے کیا سنا آئیں  
یہ کس کا گھر اجڑ کر رہ گیا یارب مدینے میں  
یہ کس کے آنسوؤں میں بھیگ کر بادِ صبا آئی  
برستے ہیں علی کی بیٹیوں پر ہائے کیوں تپھر  
یہ پابند کس حرم میں آلِ عبا آئی  
گنا جس دین کی خاطر سرِ سبطِ نبیؐ یوسف  
اُسی کے واسطے زینب کہاں تک بے را آئی

# نوحہ

(ناصر)

بھائی کی شہادت سے پریشان ہے زینب  
 خیام جلے بے سرو سامان ہے زینب  
 اسلام کی تاریخ میں سرخی سے قلم ہے  
 شبیر کے افسانے کی تو جان ہے زینب  
 کہتا ہے لعین کون ہے بیعت سے گریزاں  
 آئی تھی ضدِ غیرتِ عمران ہے زینب  
 امت نے قتلِ ناطقِ قرآن کا کیا ہے  
 تفسیروں کی جنگل میں نگہبان ہے زینب  
 یہ حکم دیا شامیوں کو اہلِ جفا نے  
 نذرانے کرو پیش کہ مہمان ہے زینب  
 شاہ کہہ گئے ہر دور میں تبلیغِ خدا ہو  
 ہے فرض تیرے ناما کا فرمان ہے زینب

سرنگے تیرا شام کے بازاروں میں جانا  
 اسلام پہ یہ آپ کا احسان بے زینب  
 کہتی ہے بھو بھی رو نہ لہو درد کے خالق  
 عابد تیری غیوری پہ قربان ہے زینب  
 ناصر کہا امت نے خاک مل نہیں سکتا  
 یہ اس کے عوض شام کا زندان ہے زینب

نوحہ

(ناصر)

احمد کے گھرانے پہ کیسا یہ ستم لوگو  
 بے پردہ نبی زادی حیران ہیں ہم لوگو  
 بے شیر معصوموں پر کوئی تیر چلاتا ہے  
 مشرک نہ یہودی ہو پھر کون ہو تم لوگو  
 دُر چھینے سکینہ کے نہ قید میں مر جاتی  
 زمان نبی سن کر دیتے جو قسم لوگو

مل جاتی جو اجازت غازی کو لڑائی کی  
جلتے نہ کبھی خیمے اللہ کی قسم لوگو

اکبر کی جوانی کے ارمان رہے باقی  
یہی سے کوئی پوچھے برجھی کا ظلم لوگو

ذمیل سفر ہاتے زینب کا وہ سرنگے  
عابد کو رلاتا ہے یہ درد پیہم لوگو

زخمی ہے بدن سارا بازو بھی نہیں تن پر  
ستاتے سکنہ کا گرتا ہے علم لوگو

آئیں گے چالیس دریا سے ابھی پانی  
دل میں یہ سکنہ کے کیسے ہیں بھرم لوگو

خوشنودی زہرا ہے ناصر یہ غزاداری  
جنت کا ہے پروانہ شبیر کا غم لوگو



ہٹے شامِ غریباں ہٹے شامِ غریباں  
 دن ڈھل گیا ہے لوگو گھر جل گیا ہے لوگو  
 زینب اجڑ گئی ہے  
 ٹوٹا مے ظالموں نے زہرا کے گلستان کو  
 دیکھو لگے طمانچے ننھی سی اک جان کو  
 بے آسرا سکنہ بھاتی پدر بھی جھینا  
 زینب اجڑ گئی ہے  
 دامن کسی کا دیکھو آتش سے جل رہا ہے  
 لوگو یہی سکنہ اصغر سے جو جدا ہے  
 بھاتی کسی کا بچھڑا گلشن علی کا اجڑا  
 زینب اجڑ گئی ہے  
 زینب کے سر سے دیکھو چادر بھی چھین لی ہے  
 بیمار ایک جان کو کیسی سزا یہ دی ہے  
 عابد بھی رو رہا ہے دامن بھگور رہا ہے  
 زینب اجڑ گئی ہے



آیا سوار کوئی خیموں میں اک حجاب میں  
بوچھا بتول زاوی تو کون ہے نقاب میں  
بوئے علی نہ گھرایہ کیا ہوا ہے بستان  
زینب اجڑ گئی ہے

رو کر کہا یہ زینب نے ہم لٹ گئے ہیں بابا  
میدان کربلا میں ہم مٹ گئے ہیں بابا  
کیا کیا ستم ہوا ہے کیا کیا ظلم ہوا ہے  
زینب اجڑ گئی ہے



زہرا کی وہ فاتح بیٹی غم سے نہ گھبرانے والی  
 بن چادر اسلام کی خاطر گھر سے باہر جانے والی  
 نام نہ پوچھو سر پیٹو گے کام کی غفلت سے پہچانو  
 کون ہے بیڑا پار لگا کر ساحل پہ مرنے والی  
 گھر کے اندر ہوئے ہوئے چلنا پھرنا سیکھ رہی ہے  
 پیروں نو ذمیل مسلسل پیدل چل کر جانے والی  
 کس کو خبر بھتی دیس پرانے جا کے بسیر بھی کریگی  
 ہر منزل پر سبطِ نبی کے ساتھ برابر جانے والی  
 نوحہ کی خیرات ذکی کو اپنے ور سے بھیج رہی ہے  
 ماتم کی شہزادی بن کر خالق کے گھر جانے والی

# نوحہ

روکے کہنے لگی مقتل میں گئی جب زینب  
مرنے والو تمہیں پائیں گی کہاں اب زینب

بھائی عباس و فاطمہ نے جو دکھلائی ہیں  
جا کے اماں سے کرے گی وہ بیاں سب زینب

علی اصغر تجھے پائیں گی کہاں اب بانو  
علی اکبر تمہیں ڈھونڈیں گی کہاں اب زینب

کون اٹھکر مجھے راتوں کو تسلی دے گا  
زلف والے تجھے روئے گی جو ہر شب زینب

آپ کی قبر پہ آنے میں قیامت کیا تھی  
شنگے سر بلوۃ اعداء میں گئی جب زینب

## نوحہ

احساں رُلاتا ہے زینب تیری غربت کا  
 دم خوب بھرا بی بی بھائی کی محبت کا  
 بیٹوں کو فدا کر کے شکرانہ بجا لائیں  
 چلتا ہے پتہ اس سے زینب تیری عظمت کا  
 پامال ہوا لاشہ فسر زہر پیہر کا  
 امت نے دیا شاید یہ اجر رسالت کا  
 بھیجا تھا سکنہ نے پانی نہ چچا لائے  
 احساں نہیں باقی اب پیاس کی شدت کا  
 جب سے گئے بابا ویران مدینہ ہے  
 باقی ہے سہارا اک نانا تیری تربت کا  
 جھولے سے گرے اصغر کہرام ہے خمیوں میں  
 بچے کو خیال آیا بابا کی رفاقت کا  
 وفا چکے اصغر کو اب کوئی نہیں باقی  
 اندازہ کرے کوئی شبیر کی حالت کا



عجیب یاس کے عالم میں زہرا جاتی ہے  
 برہنہ سر پہ نہ بیٹے ہیں اور نہ بھاتی ہے  
 کہاں کی پیاس وہ بے کل تھا تیر کھانے کو  
 قضا کی گود میں اصغر کو نیند آتی ہے  
 رباب کہتی تھی اصغر تجھے کہاں ڈھونڈوں  
 امام نے تیری تربت کہاں بناتی ہے  
 جوال بیٹے کا دم چپکیوں میں اُکا ہے  
 ضعیف باپ نے کس دل سے لاش اٹھاتی ہے  
 وطن میں بھاتی کا تھا انتظار صغیر کو  
 خبر نہ تھی علی اکبر نے بر چھی کھاتی ہے  
 کہا یہ لاشِ عباس پر شہرِ دین نے  
 تمہاری موت نے میری کمر جھکائی ہے  
 جفا طمانچوں کی شاید ہوئی سکنہ پر  
 چچا کی لاش جو دریا پر تھر تھراتی ہے

سکینہ روتی ہے لپٹی ہوتی شہ دین سے

اسے یقین ہے کہ بابا سے اب جدائی ہے

رسول آگئے اے شہر پیٹتے روتے

یہ کس کے حلق پہ تو نے چھری چلاتی ہے

جلے خیام چھینی چادریں بنے قیدی

یہ کیسی شام ہے جو بیکسوں پہ آئی ہے

جو ایک دن میں بہتر کی سگوار ہوئی

رسول زادی ہے زینب لک ستائی ہے

پڑا ہے دھوپ میں سید کا بیکھن لاسہ

علی کی بیٹی کے سہے میں بے روائی ہے

پھوپھی کے حال پہ سجاد خون روتے ہیں

جگر میں آگ یہ تشہیر نے لگائی ہے

بتاؤ کو فیو کس جرم میں نبی زادی

تہماری میت میں دشتِ ستم سے آئی ہے

سیاہ پوش ہے کعبہ حسین کے غم میں

خدا نے بھی صفِ ماتم اثر بچپائی ہے

## نوحہ

سر پیٹ کر زینب نے یہ دی دن میں دہائی  
 مارا گیا شبیر مجھے موت نہ آئی  
 سجاد لے آتے ہیں ہاتھوں پہ جنازہ  
 اور مل گئی زنداں سے سکینہ کو رہائی  
 زینب بھرا گھر لے کے مدینہ سے چلی تھی  
 کوئی تو نہ بچے نہ بھتیجے تھے نہ بھائی  
 زہرا کو بھی بلوایا گیا تھا سرِ دربار  
 زینب مگر آئی تو بڑی شان سے آئی

# ۳۱۶ نوحہ

(نثار)

علی کے شہر کو فے میں سماں زینب کیا آیا  
کجا برقعہ شریعت کا ردا کا بھی نہیں سایا  
جنازہ جس کی مادر کا اٹھا تھا پردہ شب میں  
رمانہ اس کی بیٹی کو سر بازار لے آیا

کہا رو کے سکینہ نے چچا مسلم دہاتی ہے  
وہ دیکھے پھر مجھے ظالم طلبہ مارنے آیا  
درازی منزلوں کی ریت کے پتے، موئے رستے  
انوکھا سارباں ہے بیڑیاں پہنے ہوئے آیا

کہا سجاد سے زینب نے روکے کچھ تو بستانو  
نجف سے لیکر چادر کیوں میرا بابا نہیں آیا  
سجے ہیں بام و در کو فہ میں آمد ہے ایسوں کی  
تماشہ آل احمد کا مسلمان دیکھنے آیا  
وہ خطبہ تھا کہ ہیبت چھا گئی دربار سے پر  
علی کی شیر دل بیٹی کو حیدر صاحب دال آیا

جہاں بابا کی شاہی تھی اسی دربار میں زینب  
نثار آتی ہر منہ سر پر کیسا انقلاب آیا



## نوحہ

سورج سے ذرا کہدو پردے میں چلا جائے  
 زینب کی اسیری کا فسانہ کہا جائے  
 دریا کے کنارے پر پہرے تھے لعینوں کے  
 کونین کے دالی کو پانی نہ دیا جائے  
 اے ثانی زہرا منہ بالوں سے چھپا لینا  
 تطہیر کی چادر کو جب پھین لیا جائے  
 یہ حکم امامت تھا دریا پہ رہے غازی  
 پہنے ہوئے زنجیریں بیمار چلا جائے  
 دریا کا کنارہ ہو قبضے میں تیرے ظالم  
 اور سبطِ محمد کو پانی نہ دیا جائے  
 اللہ سے قیامت ہے کر بل کے بیابان میں  
 تاسم کا جواں لاشہ پامال کیا جائے  
 سوچا یہ سنگمرنے شبیر کو تڑپا کر  
 تربت میں محمد کو بے چین کیا جائے

## نوحہ

کیوں حیا آتی نہیں تم کو مسلمانو  
بے ردا شام چلی کون ہے پھپھانو

منہ ہے سورج نے چھپایا ایسی تو قیر بھی ہے  
شان میں ان کی گواہ آیت تطہیر بھی ہے  
جن کو بازاروں میں لے آتے ہونا دانو

سب مسلمان تھے قائم تھی مسلمانی بھی  
تقویٰ و زہد بھی پانی کی فراوانی بھی  
پھر کیوں دریا پہ بھی پیا سے رہے مہانو

وہ جو بن بابا کے سینے پہ نہ سوتی تھی کبھی  
کیسے عیش کھاتی تھی زندان میں صدارتی رہی  
تم ہی کہہ دو لے ذرا شام کے زندانو

نفتِ حیدر کا ہے سرِ طشت میں لایا کیوں گیا  
سرِ برہنہ سرِ دربار بلایا کیوں گیا  
محس نے نیروں پہ چڑھایا تہیں دستِ کُرو

پہن کے طوق و رسن کیسے سوئے شام گئی  
کیسے اونٹوں سے تھی گرتی رہی اولادِ نبی  
تم نے دیکھا ہی تو ہوگا ارے دیرا نو

آلِ احمد کو تماشا نہ بناؤ لوگو  
بلشہ کچھ خوف کرو پردہ بناؤ لوگو  
تم فضیلت کو نبی زادی کی کیا جانو



# نوح

کوفے کے رہنے والو میلہ نہ تم بنا لو  
رہبر کی بیٹیاں ہیں اے کلمہ پڑھنے والو

ہے شام میں چراغاں اور وقتِ شام بھی ہے  
زینٹ ہے سر برہنہ لوگو دیتے بجھا لو

دکھ نہ دیو دکھی کو دکھ بانٹ لو دکھی کا

زنجیر کی بجائے شانہ ذرا ہلا لو

آؤ مسکینہ آؤ اکبر کا سر ملا ہے  
غیور بھائی جان کو کانوں کا دکھ سنا لو

اُف مار کر طمانچے کہتا تھا اک کمینہ

اے لاڈلی چچا کی عباس کو ہلا لو

بیمار ناتواں ہے صد مہوں سے نیم جاں ہے

غش آکے گر نہ جائے آکر ذرا سنبھالو

مدنی یہ تین بچے چلاتے ہائے پانی

آیا جواب طنز اکوثر سے ہی منگا لو

غش کر گیا ہے شاد مارو نہ تازیا نے

اب کر بلا نہیں ہے پانی ذرا ہلا لو

غم کھا کے مرث جاتیں شہزادیاں تمہاری  
 بستی کا نام کیا ہے اس راز کو چھپا لو  
 پاؤں ہیں ڈنگاتے عابد ہیں لڑکھڑاتے  
 مسلم ہیں مسکراتے دیکھو زمانے والو

## نوحہ

بھولا ہے نہ بھولے گا تا حشر زمانہ  
 دربارِ یزیدی میں تیرا خطبہ سنانا  
 تیرے پردے پہ قربان تیرے بھائی کے صدقے  
 آتے جے دین پہ گھر بار لٹانا  
 شبیرؑ نے یہ درس زمانے کو دیا ہے  
 آگے کسی ظالم کے کبھی سر نہ جھکانا  
 حمل یہ تیرا جرم کبھی چھپ نہیں سکتا  
 پانی کے عوض تیرے اصغر کو سلانا  
 شبیرؑ کی عظمت ہے یہ شبیرؑ کی جرأت  
 مقتل سے جو اکبر کے لاشے کو اٹھانا

# نوحہ

(عل)

مظلوم بے وطن میرا مولا رضا ہے  
ہم سے جس کو زہر لوگوں کو مسلمان نے دیا ہے

سب آنکھیں کرو بند وہاں ہے وہاں  
اک بی بی عزادیں یہاں شام سے آتی  
لپٹی ہے جنازہ ہے نہیں سر پر ردا ہے

آئے ہیں جنازے پہ نبی شاہِ امم بھی  
کلتھوم رقیہ بھی ہے معصومہ رقم بھی  
وہ بی بی ہے کربل میں جل چکی عبا ہے

امون عباسی کی غایت ہے یہ لوگو  
ہم سے آلِ پیبر کی اطاعت ہے یہ لوگو  
سیدوں سے ذرا دیکھو یہ امت کی فغا ہے

روتے ہیں فرشتے بھی زمین اور زمان بھی  
ہم سے لوح و قلم عرش بریں کون و مکان بھی  
خیر النساء کے لعل کے ماتم کی صلہ ہے

# نوحہ

(سرور)

زندگیاں سے کاظم کو ملی کیسی رہائی  
زنجیر بھی ہیں تن پہ اور ساتھ سپاہی  
دے کون خبر جا کے تیرب میں رضا کو  
بابا کو تیرے کس نے ہاتے زہر پلائی  
سید نے کتنی سال رکوع میں ہیں گزارے  
رو برد کے یہ زندان بھی دیتا ہے گواہی  
غربت کا یہ عالم ہے مظلوم کی میت  
مزدوروں نے کاندھوں پہ زندان سے اٹھائی  
یارب کوئی پردیس میں مر جائے نہ قیدی  
میت پہ نہ بیٹا ہے بہن اور نہ بھائی  
بے گور و کفن لاش تھی بغداد کے پل پر  
لشتی رہی بے جرم ہی زہراء کی کماٹی  
پابند سلاسل رہی میت نہ کسی کی  
یہ ساتویں مظلوم نے ہے رسم نبھائی

تاریکی زندان میں کہا مولا نے رو کر  
 پھینکی ہے زہر نے میری آنکھوں کی بنائی  
 کاٹے کوئی زنجیر تو پھر غسل و کفن ہو  
 دیتی رہی میت پہ زہرا یہ دہائی

بغداد میں سادات پہ جو ظلم ہوئے ہیں  
 ہر دور کی تاریخ یہ دیتی ہے گواہی  
 ہائے کانپ اٹھی میت کا ظلم کی کفن میں  
 جب شام سے رونے کو نبی زاد ہی آتی

گزر رہی ہے ظلم سہتے کاظم کی جوانی  
 افسوس مسلمانوں کو حیا پھر بھی نہ آتی  
 مظلوم کو ہم رد تیں تو سردار مسلمان  
 کافر ہیں کہتے ہیں سقیفہ کے سپاہی



# نوحہ

(اعجاز)

سومنو! اک حشر پھر برپا ہوا ماتم کرو  
ساتواں رکن ہدایت گر گیا ماتم کرو  
چل بسا باب الحوائج ہم کو دتا چھو کر  
دیکھتے ہی دیکھتے کیا ہو گیا ماتم کرو

یہ وہی پچیسویں ماہ رجب ہے دوستو  
فاطمہ کا چاند جب گہنا گیا ماتم کرو  
زہر کی تکلیف سے تڑپے ہیں مولا تین روز  
یاد کرو مجھے! کا واقعہ ماتم کرو

آرام ہے در پہ زنداں کے محبوں کا ہجوم  
ابن جعفر قید ہی میں چل بسا ماتم کرو  
خواب میں کہتے رہے ظالم سے حیدر بار بار  
میرے بچے کی ہے آخر کیا خطا ماتم کرو

قید خانے سے رہا کرے کہ یہ معصوم ہے  
پر کسی صورت نہ مانا ئیر جفا ماتم کرو

۲۲۹  
پاؤں سے میت کے کوئی بیڑیاں تو کاٹ دے  
رونے والو! ظلم کی ہے انتہا ماتم کرو  
ان کا تو جشن ولادت تک مناسکتے نہیں  
یوں کہ وہ ہوتے ہیں ایام عزاء ماتم کرو  
مے کے ایزائیں آئمہ پہ ستم ڈھائے گئے  
زہر قاتل ہو کہ وہ تیغ جفا ماتم کرو  
کہ بلا والوں کا غم اعجاز پونجی ہے میری  
بس زبان پر ہے یہی اک تذکرہ ماتم کرو

نوحہ

(لال)

پائیاں کیوں زنجیراں نے  
لمسے بابا پاک رضا دا  
چند زمہراء دا کفن مے وچ وی

دیکھو ظالم بھیج سپاہی کیتی اتے تدبیراے  
وانگو سید سجاد جے شاہ کول پائے آن بھیراے  
ریا چودہ سال اسیراے ہدر منیراے  
وچ پر دیاں لائیاں انج تعزیراے

جیں تید کوں زہر پلائی کلہ گو کوں یاد لے  
کیوں اجڑی سین حمیدہ لوگو وچ بعد لے  
جہاں سر وچ مٹیاں پائیاں زہر عباتیاں  
لاش تے آکے روپاں تقدیراں نے

لوگو ستواں ماتب نبیؐ دا کہو جی قید وچ آیا  
جیندی بہت کوں ہتے مزدور اں آکے پل تل چلایا  
انج ظلم تے امتی تل گتے اتھرو ڈول گتے  
کل نبیاں دے کیتے دین ہمشیراں نے

چھینواں لال بتوں دا ہا ہا تے جیندی ڈوکھانی  
ہاٹے مک گتے قید چالے جیندی پاک جوانی  
رورو کے نوک قلم دی قسم علم وی  
میت کوں تک کے کیتیاں تعمیراں نے



سب مل کے عزادار و زہرا کی دُعا لو  
 شبیر کے غم کو تم سینے میں با لو  
 ہمشکل پیسبر ہے ارمان ہے زینب کا  
 بھیا میرے اکبر کو دو لہا تو بنا لو  
 اک رات کے پیارے کا پا مال ہوا لاشہ  
 بہتے ہوئے اس خون سے مہندی کو سجا لو  
 دیکھی نہ گئی شاہ سے بے شیر کی میت جب  
 عباس تم ہی آکر مولا کو سنبھا لو  
 ہے عالم غربت اور سجاد نے فرمایا  
 پھوپھی ذرا بالوں سے چہرے کو چھپا لو  
 پابندِ رسن زینب حیرت ہے مسلمان پر  
 تطہیر کی وارث ہے نظروں کو جھکا لو  
 جلتے ہوتے خیموں سے زینب کی صدا آئی  
 اللہ امامت کو ظالم سے بچا لو  
 روتی ہوئی زندان میں کہتی تھی سکینہ یہ  
 بابا میرے بابا تم سینے پر سلا لو

# نوحہ

آج قبر مصطفیٰ پہ اک ہجوم عام ہے  
آگئی زینب مدینے میں بپا کہرام ہے  
جھک گئے ہیں نوجوان کی لاش پر رن میں حسین  
کیا علی اکبر کے ہونٹوں پر کوئی پیغام ہے  
نامہ بر کو لاش بیٹے کی دکھا کر بونے شاہ  
یہ ہے صفرا کی تنہا جس کا اکبر نام ہے  
کہتی تھی فضا چھینی جاتی ہے زینب کی بردا  
یا علی آؤ مدد کرنا تمہارا کام ہے  
لپٹے سایہ سے بھی شرماتی تھی جو بی بی سدا  
آج اس کا سر کھلا ہے اور ہجوم عام ہے  
بے بردا زینبؑ ہے سوچ آج کیوں چھپتا نہیں  
وہ مدینہ تھا نبی کا یہ دیار شام ہے  
کمر بلا کے واقعہ کو اک مدت ہو گئی  
سید سجاد کی آنکھوں میں اب تک شام ہے

# نوحہ

(لال)

بتلاؤ مسلمانو خاتونِ قیامت کو ہاتے کس نے ستایا ہے  
کلمہ گو نہیں تھے کیا جنہوں نے کربلا میں خیموں کو جلایا ہے

تاریخ اٹھا رہی یہ جھوٹا مہینہ تھا  
شبیر کے چہرے پہ کیا سرخ پسینہ تھا  
یہ پسینہ نہیں لوگو اصغر کا لہو ہے جو محل نے بہلایا ہے

میدانِ کربلا میں دیکھو غلیل آکر  
روتے ہیں نبی سائے آنسو بہا بہا کر  
منظوم کربلا نے کڑیل جوان کا لاشہ ہاتھوں پہ اٹھایا ہے

قرآن کے حافظوں کی دیکھو یہ وفائیں ہیں  
زہرا کی بیٹیوں کی ہاتے ٹوٹی راتیں ہیں  
تظہیر کی وارث کو دربارِ شرابی میں بے پیرہ بلیا ہے  
ہاتے لال مصطفیٰ کو کہتے رہتے جو باغی  
کائنات میں دکھا دے ایسا کوئی نمازی  
سجدے میں سرکٹا کے نیزے پہ چڑھ کر جس نے قرآن سنایا ہے

# نوحہ

(نثار)

سایہ نہ اٹھے باپ کا اولاد کے سر سے  
 آتی ہے سکینہ کی صدا خیمے کے در سے  
 خط آیا ہے صغرا کا لے جا کے لے آؤ  
 شبیر نے یوں روکے کہا لاشہ پسر سے  
 اصغر کے لگا تیر تو ماں پیٹ کے بولی  
 لے لے کاش اتر جاتی میں صدقہ تیرے سر سے  
 دقا چکے اصغر کو اٹھے جھاڑ کے دامن  
 اور قبر کو دیکھا کتے حسرت کی نظر سے  
 رُخ جانب دریا کیا زینب نے پکارا  
 عباس ہے لٹ جلنے کو چادر میرے سر سے  
 اصغر نے زبان خشک ادھر ہونٹوں پہ بھسیری  
 پیغام قضا لے کے چلا تیر ادھر سے  
 اس روز جو نکلے تھے سقیفہ کی گمان سے  
 عاشور کے دن تیر وہ شبیر پر بر سے

جس طرح اٹھے خیمہ زینب سے خدایا  
اٹھے نہ جازہ یوں بہتر کا کسی گھر سے

مکڑے بن قاسم کے اٹھا کر چلے شبیر

خون بہنے لگا غلہ میں شبر کے جگر سے

اب کس نے جلاتے ہیں تار آکے یہ خیمے

پھر شعلے اٹھے احمد مختار کے گھر سے

## نوحہ

سارا چین اداس کلی بھی کھلی نہیں

روتیں نہ گرجو موت ہے زندہ دلی نہیں

یہ درد کوئی بوچھے جاب بتول سے

اپنے پدر کی جسکو وراثت ملی نہیں

اصغر کو ایک بوند جو پانی نہ مل سکا

کم ظرف یہ فرات ہے دریا دلی نہیں

اصغر کا عزم پوچھے حرم مل کے تیر سے

گردن جھکی رہی ہے فراسی ملی نہیں

ہم غمی رہے ہیں دردِ مدینہ حسین کے

گر ماتم حسین نہیں زندگی نہیں



کرتے رہیں حسین کا ماتم یہ آفتاب  
 سب بیبیاں تو آپ کی پردہ نشیں رہیں  
 پردہ خیر رسول کو چادر ملی نہیں

مُن تو ظہیر کی غم شبیر ہے نجات  
 کہنا نہ پھر حضور شفاعت ملی نہیں

## نوحہ

ہے مسلمانوں نے گھر سبطِ پیبر کا جلا یا  
 بے ردا ثانی زہرا کو بازاروں میں پھرایا  
 آگیا خالی علم مولا علمدار کا لوگو  
 مگر گیا خالی جو تھا جامِ سکینہ نے اٹھایا  
 پاؤں میں چھالے پڑے آنکھوں سے تھا خون جاری  
 تازیانہ جو اٹھا پشت پہ بیمار کے آیا  
 ہتی جو مصداق مسلمانوں یُریدِ اللہ کی  
 لال بالوں سے اسی بی بی نے چہرے کو چھپایا  
 اتری محل سے جو بیمار کی غیرتِ شرفِ اہل  
 قبرِ مرسل کی ہلی عرش کو کرنا آیا

# نوحہ

( اختر )

دیران ہے مدینہ آباد کر بلا ہے  
گلشن میں ہے اداسی جنگل بسا ہوا ہے  
قرآن کے حافظوں نے مارا ہے شاہِ دین کو  
کچھ حاجیوں نے ملکر کعبہ گرا دیا ہے

اصغر کی لاش ہے یہ ام رباب دیکھو  
اسلام کو جگا کر معصوم سو گیا ہے

فضہ سے کوئی پوچھے اتنی مصیبتوں کی  
زہر سے ابتدا تھی زینب پہ اتھا ہے

کتنی حقیقتوں سے پردے اٹھے ہوتے ہیں  
کس نے کہا کہ زینب بچے میں بے راز ہے

فریاد کر رہی ہے کس درد سے سیکھنے  
عباس نامور کا لاشہ تڑپ رہا ہے

زین العبا نے اختر اس دکھ بھرے جہاں میں  
ہرزخم کھا کے جینا آسان کر دیا ہے

# نوحہ

کر بلا کے بن میں کوئی قافلہ لٹا گیا  
 اے عزیز و خاندانِ مسطقی لٹا گیا  
 ہوتی ہے ماں کو تمنا نوجوانی دولہا بنے  
 اُم لیلیٰ کا وہ ارمان بے خطا لٹا گیا  
 فاطمہ کی بیٹیوں کا آسرا عباس تھے  
 زینب و کلثوم کا وہ آسرا لٹا گیا  
 عصر عاشور کو دو بچے عطش سے مر گئے  
 نہر پر پیاسوں کے دل کا مدعا لٹا گیا  
 گیارہویں شب روشنی دیکھی تو زینب کہا  
 ظالمو لوٹو گے اب کیا گھر بھرا لٹا گیا  
 بولی صنم بیبیوں کی گودیوں کو دیکھ کر  
 بیبی تنہا سا وہ غنچہ بھی کیا لٹا گیا  
 شام کے زمانہ میں آکر مر گئی بنتِ حسین  
 ماں چھو بھی بہنوں کے دل کا آسرا لٹا گیا  
 یا خدا لوٹا نہ جاتے کوئی کنبہ اس طرح  
 جس طرح زہرا کا کنبہ جا بجا لٹا گیا  
 حلقہ جنت کے خدا نے بھیجے ہیں جس کے واسطے  
 پیر بن تک اس شہِ منظوم کو لٹا گیا

## نوحہ

کس طرح آل محمد پر ستم کرتے رہے  
اور وہ دین کو بچانے کیلئے مرتے رہے  
دخترِ مسلم نے پوچھا رازِ دستِ مہرِ ہاں  
شاہ کی آنکھوں سے پھر تو اشکِ غم بہتے رہے  
لوگ نیزہ پر تڑپ جاتا تھا سرِ عباس کا  
پتھروں پر جب بیمار کے قدم پڑتے تھے  
کنڈ خنجر تھا رداں اور گردنِ شبیرِ مہدی  
ابنِ حیدر شکر کا سجدہ ادا کرتے رہے  
اصغر بے شیر نے جب تیر سے پانی پیا  
تیر میں الجھا گلا شاہِ دیر تک تکتے رہے  
ہاتے وہ شعلے بھڑکنا مصطفیٰ کی آل پر  
کس طرح بیچارگی میں آگ سے لڑتے رہے

طوق کا ہار گراں اور پاؤں میں زنجیر تھی  
ظلم کی تاریخ عابد صبر سے کہتے ہے

بے سرو سامانی ہتے زینب و کلثوم کی  
لٹ گیا گھر بار سارا اور نہ پرے ہے

داستانِ پُر غم ہے ناصر شام کے بازار کی  
بے روا سیدانیوں پر کلمہ گو ہنستے ہے

اس طرح گوہر غریباں کو سجا یا شام نے  
لاکے لاشوں کو نگینوں کی طرح جھڑتے ہے

کس طرح صحرائیں ٹوٹا کارواں شبیر کا  
دیکھ کر معصوم بچے عمر بھر ڈرتے ہے

# نوحہ

ڈوبی ہوئی لہو میں پیاسوں کی داستان ہے  
دشمن ہوتے مسلمان بے درد آسمان ہے

اصغر کی بے بسی پر پتھر اگتی فضا میں  
خون رو رہا ہے پیکان سہی ہوئی کمان ہے

بانو سنبھال لینا اکبر کی لاش جا کر  
شبیر اکیلے ہیں میت بھری جوال ہے

بے گورو بے کفن ہیں آلِ نبیؐ کی لاشیں  
تفسیر رو رہی ہے قرآن رو رہا ہے

اکبر کا حال جلکے اے نامہ بر نہ کہن  
دم توڑ دے گی صغرا بیمار ناتواں ہے

شاید ٹرپ ٹرپ کے اصغرؑ نے جان دی  
بھڑا گئی ہیں آنکھیں نکلی ہوئی زبان ہے

جکڑی ہوئی رسن میں بنتِ رسولؐ نکلی  
مہل نہیں میسر ہمار ساراں ہے

# نوحہ

آبِ زم زم سر پہ خاکِ شفا کے سامنے  
ہوٹے پھیلاتے ہیں کبھ کر بلا کے سامنے

چند آنسو بھی نہیں دامنِ کردار میں  
دوستو کیا کیلے جاؤ گے خدا کے سامنے

دیکھتے آغوش میں ام البنین کے لال کو  
آئینہ رکھا ہوا ہے مر لقمے کے سامنے

کیوں بڑھی آتی ہو ہم کو بے سہارا جان کر  
مشکل چلو مشکل کشا کے سامنے

پھینک کر چلو سے پانی دی صدا عباس نے  
سوچ دریا کچھ نہیں میری وفا کے سامنے

کرتے ہیں تلوار کی دھاروں پر ماتم شاہ کا  
ہم جلاتے ہیں چراغ اپنا ہوا کے سامنے

دی صدا مال نے مدد کرنے کو آؤ یا عسیٰ  
گردنِ اصغرؑ ہے تیر حرملا کے سامنے

مل کر اصغرؑ کا لہو چہرے پر بولے شاہِ دین  
حشر میں جاؤں گا یونہی مصطفیٰ کے سامنے

لاش پر بیٹوں کی زینب کر تو سکتی تھی فغاں  
فرض آجاتا تھا لیکن ماما کے سامنے

# نوحہ

جو کہ مصروف سلام شہدار رہتا ہے  
 وہ رہتا نہیں پر نام سدا رہتا ہے  
 شمر کہتا تھا یہی ماں ہے علی اکبرؑ کی  
 جس کا اک ہاتھ کلیجہ پر دھڑ رہتا ہے  
 آن کر خواب میں عابد سے پوچھا شاہ نے  
 بیٹا احوال تیرا قید میں کیا رہتا ہے  
 آن کر بہن رو کی بیٹی نے سکینہ سے کہا  
 سر تیرا کس لئے اے بہنا کھلا رہتا ہے  
 روکے وہ بولی یتیموں کی نشانی ہے یہی  
 کرتا بے وارث بچوں کا پھٹا رہتا ہے  
 شام جب ہوتی ہے اذٹوں سے اترتے ہیں خم  
 پر سر شاہ تو نیزے پہ چڑھا رہتا ہے  
 ہے یہ شرمندگی پانی کے نہ پہنچنے کی  
 نیزے پر بھی سر عباس جھکا رہتا ہے  
 کر بلا میں مجھے اے سبط نبیؐ یاد کرو  
 یہ دبیر آپ کا مصروف دعا رہتا ہے



# نوحہ (ظہیر)

سبطِ رسولِ پاکؐ یہ کیا کیا ستم ہوئے  
جننے کئے شمار مگر پھر بھی کم ہوئے

مکھتے رہے وفا کی کہانی کی انتہا  
عباس تیرے ہاتھ بھی اسی میں قلم ہوئے

اتنی بڑی عنایت بنتِ رسولؐ ہے  
مظلوم کر بلا کے عزا دار ہم ہوئے

تھے فور و نار میں کتنے ہی فاصلے  
محرمِ جرمی چلے تو فقط دو قدم ہوئے

ہو گئی ہمیں زیارتِ سلطانِ کربلا  
جب ہم ظہیر راہی ملکِ عدم ہوئے

## نوحہ

ستم ہے روحِ پیغمبر کا دل دکھایا گیا  
 بلا کے دشت میں مسلمان کا گھر چلایا گیا  
 رسولِ پاکؐ کے روضے پر روشنی نہ رہی  
 چراغِ فاطمہؑ زہراؑ کا جب بجھایا گیا  
 حسینؑ کہتے تھے عباسؑ کو خبر میری  
 جوان بیٹے کا لاشہ نہ جب اٹھایا گیا  
 زبان ہونٹوں پہ اصغرؑ پھرا کے لوٹ چلے  
 سوالِ آبِ پر تیر ستم چلایا گیا  
 حسینؑ تیغوں کے نیچے نماز کر کے ادا  
 رسولِ پاکؐ کی امت کو بخشوایا گیا  
 بزمِ سر ہوئی گلزارِ کس لئے زینبؑ  
 اسیرِ شام کو ہے در بدر پھرایا گیا

# نوحہ

(اختر)

ان بیٹیوں کا رتبہ پوچھے کوئی خدا سے  
 جن بیٹیوں کے بیٹے گئے ہیں کربلا سے  
 اے شیرِ خوارِ ماں کو کر لے سلام آخر  
 تجھ کو بلا رہے ہیں تیرے لہو کے پیاسے  
 مقتل میں ہر مجاہد کہتا تھا ہاتھ اٹھا کر  
 جینا تیری رضا سے مرنا تیری رضا سے  
 صفحہ نے اس بھروسے ہر قافلے کو دیکھا  
 شاید کوئی مسافر آیا ہو کربلا سے  
 کوفے کے پاس آکر کہتی ہے شہزادی  
 کوئی گلہ نہیں ہے اس شہر بے وفا سے  
 اختر کو اس جہاں میں اختر کو اُس جہاں میں  
 کوئی کمی نہیں ہے مولا تیری دُعا سے

# نوح

(یوسف)

سرکٹا کر صبر میں کی انتہا شبیرؑ نے  
دین کی خاطر روا کر دی فدا ہمیشہؑ نے

بن کے نوح کو بلا میں آگیا صغرا کا خط

حشر برپا کر دیا صغراؑ تیری تحریر نے

نہر پہ عباس کا لاشہ ٹرپ کر رہ گیا

کھائے جب منہ پر طمانچہ دختر شبیرؑ نے

خون سے آغوش بھی تر ہو گئی شبیرؑ کی

اور ماں کو بھی رُلایا حشرؑ ملا کے تیر نے

لٹ گئیں صحرائیں آکر فاطمہ کی بیٹیاں

سر چھپا رکھا تھا جن کا چادرِ تہیرؑ نے

منزلِ صبر و رضا پر تھی نگاہِ انبیاء

کھینچی جب اکبرؑ کے سینے سے سناں شبیرؑ نے

نوجوانی میں ضعیفی کا یہ عالم الاماں

ڈالا خم ایسا کر میں طوق نے زنجیرؑ نے

حشرِ مقل میں پیا ہے دودھِ عباس کو

نیزہ اکبرؑ کے لگا تھا می کر شبیرؑ نے

# نوح (نثار)

کلمہ گو لاتے ہیں کیا آلِ پیغمبر کے لئے  
 بر بھی اکبر کے لئے تیرا صغیر کے لئے  
 حضرت یعقوبؑ تو روئے تھے یوسفؑ کو فقط  
 سید سجادؑ روتے ہیں بہتر کے لئے  
 ایک امانت جان کر شبیر نے منہ پر ملا  
 دے گئے اصغرؑ نشانی خونِ مادر کے لئے  
 زہر دامن کے لئے آئے فی سبیل اللہ حسینؑ  
 چھوٹا سالحت جگر تیرا ستمگر کے لئے  
 بند آنکھیں خون بھرا کرتا گلا ٹوٹا ہوا  
 تاب لا سکتی کہاں ماں ایسے منظر کے لئے  
 لڑکھڑاتے آرہے ہیں وہ کمر تھامے امام  
 مٹھر جا جان علمدار دم بھر کے لئے  
 چھوٹی چھوٹی بیٹیوں والو سُنو بے رحم نے  
 چیر ڈالے کان بھی دو دانے گوہر کے لئے  
 مدعی قرآن سنت اور سیرت کے نثار  
 گھر نبیؐ کے آگئے زہراؑ کی چادر کے لئے

# نوحہ

(اثر)

پانی کا بند کرنا کس قوم میں روا ہے  
آلِ نبیؐ کو پیسا کس نے ذبح کیا ہے  
مارے شمر نے بابا منہ پر میرے طمانچے  
بنت حسینؑ تڑپا میرے در بھی کھینچتا ہے  
زینبؓ سے کوئی پوچھے کیسے مری سکیں  
زندان میں ستمی اکیلی دم جس کا گھٹ گیا ہے  
اٹھا ہے شورِ ماتم خیموں میں پھر یہ کیسا  
شبیرؑ ایک لاشہ گٹھڑی میں لارہا ہے  
عباسؑ با وفا نے کیسی وفا دکھائی  
بازو کہیں پڑے ہیں لاشہ کہیں پڑا ہے  
ماری کسی نے بر بھی نیزہ کسی نے مارا  
دم توڑتا ہے بیٹا اور باپ دیکھتا ہے  
بے وارثوں کے گھر بھی ظلم جلا رہے ہیں  
غش میں پڑا ہوا بیابان کربلا ہے  
کوئی مارتا ہے پتھر بوٹے کوئی بردائیں  
آلِ رسولؐ انورؑ آفت میں مبتلا ہے

## نوحہ

وہ بڑی شان سے یہاں جو بولتے گئے  
بوند پانی کے لئے دشت میں ترساتے گئے  
بھوکے پیاسے ہیں محمد کے نواسے مظلوم  
ایک تیری جان پہ سینہ تیروں کے برساتے گئے  
تیری معصوم سکینہ کو طانچے مارے  
نازیانے تیرے بیمار کو لگواتے گئے  
علی اصغرؑ نے زبان کھولی جو پانی کے لئے  
تیرے پیاسے بجھی خون میں نہلاتے گئے  
چھینی زینبؑ کی ردا تجھ کو نہ پہنایا کفن  
سرکھلے بلوے میں پھر تیرے حرم لائے گئے  
اب کوئی اور ستم بھی ہے اسیروں کے لئے  
برچھیاں کھائی گئیں باند بھی کٹواتے گئے  
یہ جہاں حشر تلک روتا رہے گا سا حل  
ہاتے کیوں آلِ محمدؐ پہ ستم ڈھاتے گئے

# نوحہ

(محب)

تنہا سرِ مقتل وہ عین ابنِ علیؑ ہے  
افسوس درِ خیمہ پر ہمیشہ کھڑی ہے  
کیوں چاند سرِ دشتِ بلا ڈوب رہا ہے  
کیا غیرتِ مریمؑ کی رو اس سے چھینی ہے  
دور یا کو کبھی اور کبھی بالی سکینہ کو  
جلتے ہوئے خیموں کا دھواں دیکھ رہی ہے  
سجاد سے کہنا ذرا ہوشِ منبھالے  
دربارِ نیریدی میں رسن بستہ بھوچھی ہے  
کیوں خانہٴ زہراءؑ پہ مسلمان ہیں آتے  
امت کیا بھلا قولِ نبیؐ بھول گئی ہے  
معصومہؑ کو زمینؑ کی آہوں کا اثر ہے  
دنیا میں جو ماتم کی صدا گونج رہی ہے  
اے معرکہٴ کرب و بلا تو ہی بتا دے  
یہ کس لئے گردنِ شبیر کٹی ہے  
کیا کوئی بھلا اس کو محبِ رک سکے  
زہراءؑ کی دُعا نوحہ گیری سینہ زنی ہے



# نوحہ

عصیاں نہیں یہ ماتم کرتے رہے ہیں سارے  
 اس فرض میں شامل ہیں اللہ کے نبی ساریے  
 روتا فزات بھی ہے بچوں کی تشنگی پر  
 پانی سے پیٹتے ہیں عبت اس کو کنارے  
 میں دیکھوں کس طرح سے کرتے نہیں ہو ماتم  
 کر ٹیل جوان کا لاشہ ہو سامنے تہارے  
 بے گورو کھن ہوں کہنے تیرے کی لاشیں  
 خیمے جلا کے تیرے کوئی چادریں آمارے  
 پابند رسیوں میں زہرہ کی بیٹیاں ہتھیں  
 ہم کیوں نہ سر کو پیٹیں عابد کو کوڑے مارے  
 احسان حسنین کا ہے ذبح عظیم بن کر  
 قربان کر کے اپنے ہے بچا دیتے تہارے  
 نجفی حسینی ماتم مومن کی عبادت ہے  
 کرتی ہیں حورو غلاماں کرتے ہیں چاند تارے

# نوحہ

( شمار )

کوئی توقیر اہلبیت کی جانی نہیں جاتی  
حدیثِ مصطفیٰ تو ہے مگر مانی نہیں جاتی

خدا یا زینب و لکیر پر غربت میں کیا گریزی  
وطن والوں سے اب صورت بھی پہچانی نہیں جاتی

علی اکبر خبر تک بھی نہ آکے کرو گے ایسوں کی  
پھو بھی سے جنگلوں کی خاک اب چھانی نہیں جاتی

نبی کے بعد ایسا برباد کیا امت نے  
کہ اب تک فاطمہ کے گھر کی دیرانی نہیں جاتی

کہا، صغرانے یارب خیر ہشکل پیسبر کی  
کئی راتوں سے خوابوں کی پریشانی نہیں جاتی

لب دریا ترپ کر جان ہی عباس نے ندیری  
جواں سے مشک اب نیسے میں بے پانی نہیں جاتی

# نوحہ (تنویر)

دین کو زندہ و جاوید بنانے کیلئے  
تیرا تیار شاہ کرب و بلا کافی ہے

محر یہ کہتا تھا سونو غور سے اُسے شمر شقی  
کیا ہوا اگر نہ مجھے دولت و جاگیر ملی  
بال کھولے گی میری لاش پہ جب بنت علی  
میں گناہ گار ہوں زہرا کی دعا کافی ہے

دیکھ کر فوج شکر کو یہ زینب نے کہا  
بھائی تو بھی تو کوئی اپنا مددگار بلا  
مجھے کچھ غم نہیں اس بات کا سید نے کہا  
میری امداد کو غازی کی دغا کافی ہے

سوچا است نے کہ احمد کی نشانی نہ رہے  
 زوہِ مظلوم رہے ظلم کے بانی نہ رہیں  
 ہے یہاں کوئی آج فاتحہ دیتا بھی نہیں  
 دشمنِ دین پہ لعنت کی سزا کافی ہے

یہی تنویر کی ہے تجھ سے دعا شاہِ زمیں  
 وہ زمین دیکھو جہاں لٹ گیا زہرِ کاچن  
 لاش تیری رہی جس خاک پہ بے گور و کفن  
 میری بخشش کو وہی خاکِ شفا کافی ہے

jabir.abbas@yahoo.com



بحرئی خلق میں ان آنکھوں نے کیا کیا دیکھا  
 پر کہیں سبطِ پیمبر نہ آتا دیکھا  
 میں نے دیکھا علم شاہ کو آلودہ خون  
 میں نے نیرے پہ سبرِ دلبر زہرہ دیکھا  
 میں نے دیکھا علی اصغر کا گلہ خون میں تر  
 میں نے عباس کو ریتی پہ تڑپتا دیکھا  
 ایک گٹھری شہہ دین پشت پہ لائے اُسیں  
 میں نے ٹکڑے ہوتے قاسم کا سراپا دیکھا  
 ہاتے کیوں ہو نہ گیتیں کوڑہ کہ ان آنکھوں نے  
 قید خانے میں سکینہ کا جنازہ دیکھا  
 جا کے زینبؓ نے مدینے میں کہا صغیر سے  
 کہوں کہیں منہ سے کہ پردیس میں کیا کیا دیکھا  
 ظلم ہے بحرعی سبھاؤ نے کیا کیا دیکھا  
 گھر لٹا قید ہوئے باپ کا لاشہ دیکھا

# نوحہ

شالا جگ دنیا تے نہ کھڑے سانگا بھین بھرا دا  
جینیوں نکھڑیا بھین توں دیکر ویلے گوچن زہرا دا

آیا دچ خیمے دے انج فرزا دا لال اے

ہاں کوں ہتھ نہیں لبدے پتر دے ہندیاں والے

تک گھنڈڑی دے دچ سہا موت وی روپتی اے

چاکے حسن رضا دے جگر دے کمرے آیا پتو صفرا دا

آندی رتی اے عوین دی اٹری ویرنوں روکے

ڈینڈا کیوں جن ویرن غربت دے ہوکے

میں دیواں علم عباس دی بھین رقیہ عیون

نقشہ بدل اکھاواں جنگ دا اچ جے ہوئے حکم بھین دا

آدھا سید بھین اجڑی نوں گل نال لا کے

کیوں آسین خیموں باہر کڑیاں پا کے

احساس کیتا اے سورج تینڈے پردے دا

کیوں تک سی عابد بن دچ لٹنا تینڈی پاک روا دا

بی بی چم کے گل دیرن دا اے فرمایا  
توں نہ فکر کریں مینڈی اٹری دا جایا

میں خطے پڑھدی دلیاں شام دے موڑاں تے

مانے پاک دے دین نوں رنگ لادیاں وعدہ اہون دی ماں دا

ماں کوں کرن سلام اخیر اکبر آیا

اتم یلیا سین نے پتر کو رو فرمایا

میں سال اٹھارہ بچہ اتینکوں سڈیا نہیں

کیڑی آس تے وقت گزارسی اکبر تیری اجڑی ماں



jabir.abbas@yahoo.com

# نوحہ

(اثر)

آؤ مل کے کریے ماتم منظلوم کربلا دا  
بچڑا اے فاطمہ دا محبوب اے خدا دا  
دنیا نوں چھڈ دے دیلے فنا گئی اے زہرا  
ضامن روئے گا غازی زینب تیری ردا دا  
وچ شام کر دیاں پا کے انج خطبہ پڑھیا زینب  
ہو چاک گیا پردہ ملعون بے حیا دا  
زینب دا مان غازی عباس عبا و فاسی  
پابند ہو گیا اے ہتے بادشاہ دفا دا  
روضے رسول جا کے صغرانے کھوئے وال اے  
اکبر ملا دے بابا واسطہ شاہ کربلا دا  
غازی دا علم گھر گھر لہرائے گا حشر تک  
ہے اثر خون اکبر عتے سین دی ردا دا



# نوحہ

فتنہ تیری عظمت نوں ساڈا سلام لے  
 حسنین وی ماں آکھن کیسا مقام ہے  
 حبشہ دی تو شہزادی سفراں چہڑل کے موتی  
 سیداں دے ناویں لائی زندگی تمام ہے  
 جھک پیاس کٹ دی رہی زینب دے پیار کیتے  
 حاضر تیرے لئی بی بی ہنحوال دا جام لے  
 فتنہ دی کنڈ دے ادھے زینب لے دین پایا  
 آدکھو ذرا غازی کنج بھولتے عام ہے  
 پتھراں دے مین چہ فتنہ شامیاں نو آکھے  
 جہڑا سنگ تے پڑھیا لے حق دا امام ہے  
 فتنہ دے سروا جس دم پتھراں طواف کیتا  
 بسم اللہ پڑھدی رہ گئی کیسی غلام ہے  
 سب قیدیاں دا ناواں اک وار بولیا لے  
 زینب دے نال ہر جاہ فتنہ دا نام ہے  
 باقرؑ عجماد قاسمؑ ہتھیں کھڈائے سارے  
 زینب دے نال رُل کے مرنے دیکھی شام ہے

شامی نون وار چھڑیا زنیب دی بن کے نوکر  
 ملیا نہ ساری زندگی پل وی آرام ہے  
 سجاد آکھے دادی زہرا نے بہن صدیا  
 کئی مرتبے لے تیرے کیتا احترام ہے  
 اختر سجاد رورو ڈگیا بے ہوش ہو کے  
 فضلہ مے جد مرزا دایا پیغام ہے

## نوحہ

(نثار)

پلا سے دی گئی جان اُتے پتے مینہ وسدے نے تیراں دے  
 امت نے پروے لٹ لئے نے شبیر دیا ہمیشراں دے  
 جد حُر شبیر دے کول آیا شاہ دوزخ توں آزاد کیستا  
 مظلوم دی نظر کرم و بکھو رُخ موڑ دتے تقدیراں دے  
 عکس دے مرزا دی خبر آئی کہیا زنیب اج میں اجڑ گئی  
 غش کھا گئی جس دم نظر آئی وچر مشک پردی تیراں دے  
 میں قاسم نوں پرنا یا نہ اکبر نوں سہرا لایا نہ  
 افسوس میں صغرا نہ لائی ہتھ ہندی تیرے ویراں دے

یہاں تے پانی بھد کیتا ایہو اجر رسالت خوب دتا  
 ہر پاسیوں زہرا دے چن تے چھا بادل گئے شمشیراں دے  
 سر سجدے وچ شبیر داسی اتے خنجر شمر لے پیر داسی  
 مظلوم نماز ادا کیتی وچ دسدیاں پتھراں تیراں دے  
 اصغر نے کجھ دی بولیانا پر ظالم دا ہتھ ڈولیا نہ  
 انج جگ دنیا تے نہ ویکھے گل ٹٹ دے بال صغیراں دے  
 آکول مانی دے بھندی اے صغرا سلمہ نول کہندی اے  
 میں اجڑی وانہ ویر آیا جھیاں نول مان نے دیراں دے  
 لٹ پے گتی خیمے ٹر گئے نے سر نیزیاں اتے چڑھ گئے نے  
 کسے درخیمے ول تیکیا نہ کہیہ حال ہوئے دگیلاں دے  
 کوئی ظلم کرن توں ٹڈا نہیں کوئی ظالم دا ہتھ روکدا نہیں  
 ہتھ دسیاں دے وچ بندھ گئے نے بے وار تے بے تقصیراں دے  
 کوفے تے شام دے راہواں وچ اہناں سوہنیاں پاں فغناواں وچ  
 جھنکار ایہے دی آمدی اے سجاد دیاں زنجیراں دے  
 اٹھ منگ شد جو چاہیدا ہتھ پھڑکچول گدائی دا  
 درمل جائے زہرا جانی دا پا ہارے دانگ فقیراں دے

# نوحہ

(ناصر)

دین نبی دارو دشمن کیا لہو دے دیوے بالے  
 ظلم دی حد یزید کیتی کیا صبر حسین کمال ہے  
 اکبر دل دا حال سنایا بیٹھا خاک تے زہر جایا  
 کڈھ بر جھی دیکھی سید آیا دل بر جھی دے نال ہے  
 گل دیح طوق تے بٹیریاں پاتیاں رب دیاں بے پڑتیاں  
 ریت تہی تے عابد نریا پیراں پے گئے چھالے  
 صغراؑ نولے خواب سی آیا اکسبر مار مکایا  
 خاک پھوپھی دے سروچ دیکھی تن تے کپڑے کالے  
 پتھر مارے شامیاں مارے زحمنی ہو گئے بال ہے  
 ویرن مریاں باہواں کپیاں کون یتیم سنبھالے  
 وارث مر گئے خیمے ستر گئے سر سانگاں تہ چڑھ گئے  
 شام نول جاں دیاں زینب آکھے ویرن رب حوالے  
 صبر خیین دا دیکھیا اللہ لے معصوم نول چلا  
 ظالم دے اک تیر نے کیا اصغرؑ واکھی حال ہے  
 اک آنسو دی قیمت ڈاڈی ناصر قیمت ساڈنی  
 مومن پہنچ کے کوثر اتے بھر پھریں گے پیالے

# نوحہ

(نثار)

لشکراں وچ بہن نوں اک جان ڈس دی ویر دی  
منگدیاں نے خیر ہر ماں زینب دل گیر دی

وسا سی بھروپ ویر ہڑا  
کھا گئی کس دی نظر  
ہو گئی برباد بستی کس  
طرح شبیر دی

جیڑے ہاشم دے محلہ  
کل ابے سُن روکاں  
او تھے اج فریاد صغریٰ دی  
کلیجہ چیر دی

کس طرح مُردا بھسلا  
او ذوالجناح لے با وفا  
پیر دلدل دے پکڑ بیٹھی  
سی دھی شبیر دی

منزلاں دہج لاڈلی  
نوں نہید کیوں آگئی  
اوتے ہے عادی خدایا  
سینہ شبیر دی

صاحب غیرت مسلمان  
بھول نہیں سکدے نثار  
نیچاں داد ربار پیشی  
وارثِ تطہیر دی

نوحہ

الوداع اے غم شبیر منانے والے  
اربعین ختم ہوا اشک بہانے والے

فاطمہ دیتے ہیں پوسہ عزادار تمہیں  
پیٹ کر سینہ دسر بزم میں آنے والے

وقت اسلام پہ آیا تو نہ کام آیا کوئی  
لڑ گئے ہائے محمد کے گھرانے والے

بھائی کا سر جو تھا نیسے پہ بہن رسی میں  
ہائے دیکھا کنے کس دل سے زانے لے کر  
کر کے اڑھوں سے سرے راہ میں لے کر  
قید ہو کر جو چلے شام کو جانے والے

کس طرح تو نے سیکھ کر دکھا تربت میں  
طوق دزخبر کالے بار اٹھانے والے  
ایک ہے شام میں تو ایک کبلا کے بن ہیں  
ایک بچہ ہے نہ کوئی سینے پہ سلانے والے

قید سے چٹکے بہن آئی اٹھ اے بھائی  
اپنی ماں جانی کا دکھ درد دکھانے والے  
کس طرح دفن کئے تو نے بہتر لاشے  
ہائے اے گور غریباں کے بنانے والے

البتہ اراہی کی ہے ناطقہ زبرا ہو قبول  
پرستہ دیتے ہیں جو بہرہ رلانے والے

# نوحہ

(اعجاز)

اے زمین کربلا کے چاند تارو الوداع  
 فاطمہ کی جان حیرہ کے پیارو الوداع  
 آئے تھے جب کربلا میں پورا کنبہ ساتھ  
 گھر لٹا کے جا رہے ہو دل فگارو الوداع  
 خون بھرا شیعہ کا کرتہ دکھانے کے لئے  
 قبر پر نانا کی جاؤ سو گوارو الوداع  
 اصغر و اکبر کو جب پوچھے گی صغرا اس گھر  
 کس طرح تسکین دو گئے بے سہارو الوداع  
 کیا خبر مرعائیں یا زندہ رہیں اگلے برس  
 چھوڑ کر رہتا ہیں جاؤ سدھارو الوداع  
 قید سے چھوٹے تو نانا کی لحد پر جاؤ  
 منتظر صغرا ہے جاؤ اب سدھارو الوداع  
 کشتی امت بچال موجِ خون میں ڈوب کر  
 ہو تم ہی تو بحیرہ مستی کے کنارو الوداع  
 تم نے خون دے کر بچایا ہے سفینہ دین  
 پیاس میں سر دینے والو غم کے مارو الوداع



میراث کے لاج رکھ لی غیرتِ اسلام کی  
بدبختِ اسلام کے روشن بنیادِ اوداع  
کس شجاعت سے لڑے مولیٰ و محمدِ حبا  
اوداع اے بنتِ حیدر کے دلارِ اوداع

اسلام اے جادۂ حق کے شہید و السلام  
بن حیدر کے بہتر جانشین اوداع

حلقِ اصغر چادرِ کلثوم و زینب کو سلام  
تین دن کے بھوکے پیاسے غم کے مارِ اوداع  
میں نے جا کے اب صغرا کو دو گئے کیا جواب

اے شہیدِ کربلا کے سو گوارِ اوداع  
کٹ گئے عباس کے بازو چھدا اکبر کا دل  
اب کوئی باقی نہیں ہے سہارِ اوداع

لھائے بچی نے طمانچے جل گئے خیمے تمام  
رہبرِ مہم کو چھرایا غم کے مارِ اوداع  
ہے یہی اک البتہ مولانا غلامِ اعجاز کی  
پھر بھی اگلے سال یہاں نہ سارِ اوداع

# دعا

## برائے مومنین !

اے رب جہاں غنیمتیں پاک کا صدقہ  
 بچوں کو عطا کر علیٰ اس نعمت کا مستم  
 تم سن کو بڑے دلوں کو عون دھمت  
 ماؤں کو عطا کر انسانی زہرا کا سلیقہ  
 جو پردہ زینب کی عزادار ہیں مولا !  
 مولا تجھے زینب کی اسیری کی قسم ہے  
 جو دین کے نام آئے وہ ادلا دعا کر  
 مفلس پر زور و لعل دجواہر کی ہوا رش  
 اس قوم کے دامن کو غم شیر سے بھر دے  
 بوڑھوں کو حبیب ابنِ مٹا ہر کی نظر دے  
 ہر ایک جوان کو علی اکبر کا جگر دے  
 بہنوں کو سکینہ کی دعاؤں کا اثر دے  
 محفوظ رہیں ایسی خواتین کے پردے  
 بے جرم اسیروں کو رہائی کی خبر دے  
 جو مجلسِ شہداء کی خاطر ہو وہ گھر دے  
 مقرر دین کا ہر قرض ادا غیب سے کر دے

غم کوئی نہ دے ہم کو سوائے غم شیر

شہداء کا غم بانٹ رہا ہے تو ادھر دے

# عُشاقِ اہلبیت کی مَما

(سید شبیہ الحسن صاحب شبیہ زیدی)

اہلبی! عاشقانِ مصطفیٰ کو کامرانی دے  
اہلبی! عشقِ ہوم کو سدا آلِ محمد سے  
ہمارے بازوؤں کو قوتِ حید عطا کر دے  
ہمیں عشقِ حسن کی دولتِ بیدار بھی دیدے  
جنابِ سید تجاؤ کے ہم نام لیوا ہیں  
اہلبی! جعفر صادق کے صف میں کرم فرما  
اہلبی! موسیٰ کاظم کی الفت بخش دے ہم کو  
اہلبی! جذبہ پاکِ تقی ہو اپنے سینے میں  
اہلبی! عسکری کا نام ہو اپنی زبانوں پر  
ظہورِ منتظر سے عالمِ فانی بدل جائے

اہلبی! طالبانِ مرتضیٰ کو شادمانی دے  
نہ ہوں ہم مخوفِ آلِ فرہ اپنے راہِ مقصد!  
ہمیں تسبیحِ زہرا کی محبت اور مٹا دے  
حسینی عزم اور عباس کا کردار بھی دیدے  
علومِ باقری پر جان و دل سے ہم توشیہ ہیں  
ہر اک مشکل میں ان کے نام سے یکسو ہم فرما  
امامِ ثامن و ضامن کی دستِ بخشدے ہم کو  
نقی کی آفتِ معصوم ہو اپنے خنجرے میں  
کہ ہم کو فرسے آلِ نبی کی داستانوں پر  
اہلبی! ساری دنیا کی ستم رانی بدل جا

معبانِ علیؑ کو دہریہ میں بیدار فرما دے  
کہ جذبِ آلِ احمد سے ہمیں سرشار فرما دے

# فاتح فرات

مجموعۂ ملاحات

ترتیب

سید مہدی حسینی

طاشرہ

رحمۃ اللہ علیہ ایک ایجنسی

بالمقابل بڑا امام باڑہ، کھارادر، کراچی ۷۴۰۰